یار یارم

بنت ندیم

NOVEL HUT

All rights are reserved by the author , you can't copy or

steal any of the scenes written in this novel .

If you do so, serious action will be taken .

JazakAllah

NOVEL HUT

اوزل کمرے میں داخل ہوا تو گلاب کی خوشبو اسکے نتھنوں سے ٹکرائی ۔ کمرے کی روشنی مدھم تھی اور چاندنی کھڑکیوں سے آکر نرم سی روشنی بکھیر رہی تھی۔ ہر طرف سکوت تھا، جیسے لمحہ رکا ہوا ہو۔ آج سب کچھ بدلنے والا تھا۔ اسکے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی، اور آنکھوں میں ایک نیا خواب جاگ اٹھا۔

اوزل نے اپنی نظریں بیڈ کی جانب اٹھائی ، لیکن وہاں آیسل کو نہ پاکر اوزل حیران ہوگیا۔ اوزل نے واشروم کی جانب قدم بڑھائے ، لیکن واشروم میں بھی نہ تھی ۔ اوزل آیسل کے چھپنے پر ، اسکو اسکی حیا سمجھ کر گہرا مسکرایا۔ اوزل کے قدم چینجنگ روم کی طرف بڑھائے۔

اوزل نے دروازے کو کھولنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ اوزل نے دوبارہ زور لگایا، لیکن اس بار بھی ناکام رہا۔

"آیسل بےبی ! ! ! اندر کون سی مٹھائیاں بنٹ رہی ہے، جو تم اندر بند بیٹھی ہوں ؟؟؟ ۔ اوزل دروازے کو ٹانگ مارتے بولا۔

"آپ سے مطلب ! ! ! آپ جائے اپنی اگنور پالیسی کے ساتھ مزے کریں، میں تو ویسے ہی خوش ہورہی تھی کہ آپ نے شادی کے لیے کہا ہے لیکن مجھے آج پتا چلا کہ یہ سب تو میری پیاری بہنوں نے کیا ہے ۔ اور انھوں نے مجھے بتایا کہ آپ مجھے جان بوجھ کر اگنور کرتے تھے اور اپکی ہی بدولت تو میں کامیاب ہوئی ہوں۔ "آیسل اندر سے غصے سے بولی۔

" قسم سے کل میرے ہاتھوں سے نہیں بچنے والی یہ دونوں چمکانڈیاں ۔ ! ! ! "
اوزل اپنا ماتھا سہلاتا بولا ، نظروں کے سامنے ایزل اور ابابیل کی شکلیں گھومی ، دل تو کر رہا تھا جا کر ان دونوں کا سر پھاڑ دے ، جنھوں نے اسکے منع کرنے کے باوجود بھی آیسل کو سب بتا دیا۔

" خبردار ! ! اگر آپ نے انکوں کچھ کہا بھی ، اگر وہ نہ ہوتی تو میری آنکھوں سے پٹی کون ہٹاتا ؟ ، اور یہ بتائے کہ آپ نے مجھے اگنور کیوں کیا؟؟؟" آیسل نے روندی آواز میں کہا۔

NOVEL HUT

"میں نے اگنور نہیں کیا ! " اوزل نے ایک گہری سانس لی،

"لیکن تمہیں یہ بات سمجھنی ہوگی کہ تم میری نامحرم تھی، اور جو کچھ بھی تم نے کیا، وہ میرے لیے بہت کچھ تھا۔"

"ہمیں محرم اور نامحرم کے بارے میں فرق سمجھنا ضروری ہے۔ محرم وہ ہے جس کے ساتھ تمہیں بغیر کسی جھجک کے تعلق بنانا جائز ہو، وہ تمہارا بھائی، والد، یا کوئی ایسا شخص ہوتا ہے جس سے تمہاری فطری تعلقات مضبوط ہوں۔ لیکن نامحرم وہ ہوتا ہے جس کے ساتھ تمہارا کوئی فطری تعلق نہیں ہوتا اور ان کے ساتھ تعلقات کا آغاز اخلاقی اور شرعی طور پر ایک اور طریقے سے ہونا چاہیے۔"

NOVEL HUT

آیسل نے کچھ لمحوں کے لیے خاموشی اختیار کی، اور اوزل کی باتوں کو غور سے سنا۔ اوزل نے تھوڑی دیر کے بعد بات جاری رکھی،

"میرے لئے تم صرف ایک نامحرم نہیں تھیں، بلکہ تم نے وہ سب کچھ کیا جو ایک غیر محرم کے لیے کرنا مناسب نہیں ہوتا تھا۔ میں یہ نہیں چاہتا تھا کہ تمہیں میری کسی بات سے تکلیف ہو، لیکن یہ ضروری تھا کہ تم یہ سمجھو کہ جو تعلقات تمہاری اور میری زندگی میں تھے، وہ ایک خاص فریم ورک میں ہونے چاہئیں۔"

آئیسل کی نظریں دروازے کے پار اوزل پر مرکوز تھیں، اور وہ اس کی باتوں کو بغض یا غصے کے بغیر سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"یہ سب باتیں میں تمہیں اس لیے بتا رہا ہوں تاکہ تم سمجھ سکو کہ میری اگنور پالیسی کا مقصد تمہاری عزت اور ہماری زندگی کے درمیان ایک درست فرق قائم رکھنا تھا۔" اوزل کے الفاظ آئیسل کے کانوں میں رس گھول رہے تھے۔

" اور کچھ ؟؟؟ " آیسل اوزل کو اور سننا چاہتی تھی کیونکہ پہلی دفعہ اوزل کے منہ سے ایسے جملے سن رہی تھی۔

"میں نے اپنے آپ کو اپنے محرم کے لیے پاکیزہ رکھا ہے، آیسل," اوزل نے گہری سانس لی، اس کی نظریں دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔

"جب تک تم میری زندگی میں نہیں آئی، میں نے ہمیشہ اپنے اصولوں کے مطابق زندگی گزاری۔ اور تمہاری طرف سے جو کچھ ہوا، وہ میری عفت اور پاکیزگی کی حدود کو چیلنج کر رہا تھا۔ یہ صرف تمہاری عزت نہیں تھی، بلکہ میری اپنی عزت بھی تھی جو میں نے اپنے محرم کے لیے محفوظ رکھی۔"

آیسل کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں، اتنے گہرے الفاظ تھے کہ آیسل کو اپنے کیے پر پچھتاوا ہونے لگا۔

میں نے اپنی ذات کو اس لیے محفوظ رکھا تھا تاکہ جب وہ وقت آئے، تو میں اپنے محرم کے سامنے بغیر کسی شرمندگی کے کھڑا ہو سکوں۔"

آیسل چپ تھی، لیکن اوزل کی باتوں نے اس کے دل میں کچھ سوالات اُٹھا دیے تھے۔ اوزل نے ایک لمحے کے لیے رک کر کہا،

"ہم دونوں کے درمیان جو باتیں ہوئیں، وہ اس لیے ضروری تھیں کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ تم میری باتوں کو سمجھو۔"

"میں نے خود کو پاکیزہ رکھا ہے، تاکہ تمہارے سامنے جب وہ لمحہ آئے، میں تمہیں ایک بہتر انسان بن کر مل سکوں، اور تمہارا وہ محرم بن سکوں جس کی تمھیں ضرورت ہو۔"

"آپکی باتوں میں سچائی ہے، زل، لیکن یہ بھی تو بتائیں کہ آپ نے مجھے کتنی بار تکلیف پہنچائی۔" آیسل نے اس کی باتوں پر سوچا، اور ایک نرم آواز میں کہا۔

"جو تکلیف میں نے تمہیں دی، وہ تمہاری عزت کی قیمت پر تھی۔ اور تم جانتی ہو، میں کبھی بھی تمہاری عزت کو نقصان پہنچانے والا نہیں ہوں۔" اوزل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اتنی فلسفیانہ باتیں کہا سے سکھی ہیں؟؟؟" آیسل شرارتی انداز میں بولی۔

" وہ ہی مولوی ابابیل کا بھائی ! ! ! کیا بتاؤں میں اسکی باتوں میں ایسا جادو ہوتا ہے کہ سننے والا اسکا اسیر ہوجاتا ہے۔" اوزل اس دن کو یاد کرتے بولا جب اسنے احد کو ایک ریسٹورنٹ میں کچھ نوجوان لڑکوں کو درس دیتے سنا تھا ۔

" اور۔۔۔۔۔۔" آیسل بات کو طویل کرتے ہوئے بولی۔

" اور کی بچی باہر آؤ ! ! ! ! میری ویڈنگ نائٹ کو اسلامک نائٹ بنا دیا۔" اوزل سنجیدگی سے بولا۔

" میں نہیں آرہی ! ! مجھے شرم آتی ہے۔" آیسل اندر اپنے دل پر ہاتھ رکھتے بولی۔

"باہر تو آؤ، میں خود تمھاری شرم کو شرم دلا کر بھگا دو گا۔" اوزل ذو معنی لہجے میں ہنستے ہوئے بولا۔

"آج کی رات مزہ حسن کا آنکھوں سے لیجیے ۔۔۔۔۔

تھوڑی فرصت بھی میری جان کبھی بانہوں کو دیجئے

آج کی رات مزہ حسن کا آنکھوں سے لیجیے ۔۔۔

وقت برباد نہ بن بات کی باتوں میں کیجئے

آج کی رات مزہ حسن کا آنکھوں سے لیجیے ۔۔۔۔۔

میرے محبوب سمجھئے زرا موقعے کی نزاکت

کہ خریدی نہیں جا سکتی حسینوں کی اجازت

ناز اتنا مری جان، ناز اتنا بھی نہیں کھوکھلے وعدوں پہ کیجیے ۔۔۔۔۔۔

آج کی رات مزہ حسن کا ۔۔۔۔۔۔۔ آنکھوں سے لیجیے ۔"

اوزل نے حیرت سے پیچھے مڑ کر کمرے میں دیکھا لیکن کوئی نہیں تھا ، لیکن گانے کے الفاظ ابھی بھی کمرے میں گونج رہے تھے۔ وہ بھی ایزل اور ابابیل کی بدصورت آوازیں، دونوں کی آواز اس وقت اسکے زخم پر نمک کی طرح کام کر رہے تھے۔

" تم رہو ادھر ہی ، میں جارہا ہوں ان دونوں دشمنوں کی رات حسین بنانے ۔" اوزل دانت پیس کر بولا ، جیسے اسکے نیچے ابابیل اور ایزل کی گردن ہو۔

NOVEL HUT

" نہیں ! ! آپ کہی نہیں جائے گے ! ! ! دیکھے میں باہر آئے گئی ہوں " آیسل جلدی سے دروازہ کھول کر باہر آئی اور اوزل کو بازو سے پکڑ کر روکا۔

اوزل جیسے ہی آیسل کو دلہن کے روپ میں دیکھتا ہے، وہ وہیں ٹھٹک جاتا ہے۔ آیسل کا سرخ عروسی لباس، ہلکی زیورات کی چمک، اور چہرے پر حیا کی جھلک نے اسے مبہوت کر دیا تھا۔

اس کے چہرے کی نرمی اور آنکھوں میں چمک نے اوزل کو ایک پل میں سب کچھ بھلا دیا۔ وقت جیسے تھم گیا ہو، اور اس کی نظریں آیسل کے چہرے سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔

"آیسل..." اوزل نے دھیرے سے کہا، "تمہاری خوبصورتی نے تو مجھے بولنے کے قابل ہی نہیں چھوڑا۔ تم واقعی ایک خواب کی طرح لگ رہی ہو۔"

"اور آپ بھی بہت اچھے لگ رہے ہیں، زل۔" آیسل نے شرماتے ہوئے نظریں جھکا لیں، اور ہلکی سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر آگئی۔

"آج کی رات صرف تمہارے اور میرے لیے ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم ہر لمحہ محسوس کریں، ہر پل کو جیئیں، اور ان لمحات کو ہمیشہ کے لیے اپنے دل میں محفوظ کر لیں۔" اوزل نے نرمی سے آیسل کا ہاتھ تھاما اور کہا۔

پھر اوزل نے آہستہ سے آیسل کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا اور اس کی پیشانی پر اپنی محبت کی پہلی مہر ثبت کر دی۔ آیسل کی آنکھیں بند تھیں، اور وہ اوزل کے لمس کو محسوس کر رہی تھی، جیسے ہر چمکار اس کے دل میں اتر رہی ہو۔

NOVEL HUT

"آیسل، تمہاری محبت میری زندگی کی سب سے قیمتی چیز ہے۔ آج کا ہر پل ہمیشہ ہماری یادوں میں زندہ رہے گا، اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر دن تمہیں اسی طرح خوش رکھوں گا۔" اوزل نے نرمی سے کہا۔

آیسل شرماتے ہوئے اوزل کے سینے میں چھپنے کی کوشش کرنے لگی، لیکن اوزل نے شرارت بھری مسکراہٹ کے ساتھ اسے اپنی بانہوں میں اور مضبوطی سے جکڑ لیا۔

"کہاں جا رہی ہو، آیسل؟" اوزل نے نرمی سے مگر شرارتی انداز میں کہا، "اب تو تمہیں مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔"

"زل، بس کریں نا، بہت تنگ کر رہے ہیں آپ۔" آیسل نے شرماتے ہوئے کہا۔

"تنگ تو ابھی کیا ہی نہیں، ابھی تو زندگی باقی ہے، اور میری دلہن کو تنگ کرنے کا حق تو صرف میرا ہے۔"

NOVEL HUT

آیسل نے اس کے سینے پر ہلکی سی مکا مارتے ہوئے کہا، "زل ! آپ بہت شرارتی ہو گئے ہیں۔"

"شرارت تو ابھی شروع کی ہے، میری جان۔" ۔"اوزل نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"تم صرف میری ہوں، اور میں چاہتا ہوں کہ تمہیں ہر لمحہ یاد رہے کہ تم میری ہو، اور میں تمہارا ہوں ۔"

اس نے آیسل کو قریب کرتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

آیسل نے شرم سے سر جھکا لیا، لیکن اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

اوزل نے اسے نرمی سے تھامے رکھا، دونوں کی نظریں ملی اور دونوں ہی ایک دوسرے میں کھو گئے۔

یوں، اس خوبصورت لمحے کے ساتھ، وہ دونوں اپنی "زندگی" کو ایک یادگار اور محبت بھری رات میں تبدیل کرتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ خوشیوں کے سمندر میں ڈوب گئے۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

"یار ڈنگر عورت ! ! ! ڈھکن ابھی اس وقت کیا کر رہا ہوگا؟" ایزل نے ابابیل کو ہلاتے ہوئے تشویش سے پوچھا۔

ابابیل، جو گہری نیند میں تھی، نیم وا آنکھوں سے ایزل کو دیکھتے ہوئے بولی، "کون ڈھکن؟ کیا ہوا؟"

"اوزل بھائی ، یار ! وہی ڈھکن۔ کیا کر رہا ہوگا اس وقت ؟" ایزل نے مزید بے چینی سے پوچھا۔

"ایزل، رات کے اس پہر ڈھکن کیا کر رہا ہوگا؟ وہ اپنی دلہن کے ساتھ ہے، کوئی قوالی تو نہیں گانے بیٹھا ہوگا !" ابابیل نے جمائی لیتے ہوئے اور تکیہ ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔

"یار، مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ آیسل کو پاگل نہ کر دے اپنی فلسفیانہ باتوں سے۔" ایزل نے نظریں گھماتے ہوئے کہا،

"جا کر خود ہی دیکھ لو کیا کر رہا ہے ڈھکن ! اور مجھے سونے دو !" ابابیل نے تھوڑی دیر خاموشی کے بعد غصے سے کہا۔

"میں اتنی بے شرم نہیں ہوں کہ ان کے کمرے میں جا کر دیکھوں۔"ایزل نے توبہ توبہ کرتے ہوئے سر ہلایا۔

"تو پھر مجھے بھی سکون سے سونے دو، ایزل۔ صبح بات کریں گے تمہارے ڈھکن کی۔ ابابیل نے تکیہ سر پر رکھ لیا اور آنکھیں بند کرتے ہوئے بولی۔

"یار، تم کتنی سنجیدہ ہو گئی ہو۔ اگر وہ آیسل بھابھی کو تنگ کر رہے ہوگے تو !" ایزل آنکھیں چھوٹی کر کے، چھت کو گھورتے ہوئے بولی۔

" اور ابھی تم مجھے تنگ کر رہی ہو ، دھرتی پے بوجھ ! ! ! چپ کر کے سو جاؤ، صبح ڈھکن سے خود ہی پوچھ لینا۔"

ابابیل اپنی نیند سے بھری لال آنکھیں کھولتے ہوئے بولی۔

" اووووو ! ! ! مجھے سمجھ آگئی ، جیسے میں تمھیں سونے نہیں دے رہی ویسے ہی ڈھکن کر رہا ہوگا۔" ایزل اپنا ہاتھ تھوڑی پر پھرتے ہوئے بولی۔

" شکر ہے تمھیں سمجھ آگئی ہے ، اب چپ کر کے سو جاؤ اور مجھے بھی سونے دو۔" ابابیل کروٹ بدلتے ہوئے بولی۔

" آخری سوال ! ! یہ بتاؤ کہ کس طرح تنگ کر رہے ہوگے۔؟" ایزل اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے بولی۔

" کل تفصیل سے بتاؤ گی ، پلیز مجھے سونے دو میری ماں۔" ابابیل اسکے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔

جس پر ایزل ترس کھاتے ہوئے آنکھیں بند کر لی ۔ ابابیل نے شکر کیا اور اسکی طرف سے منہ موڑ کر لیٹ گئی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

صبح کے وقت سورج کی نرم روشنی کمرے میں پھیل رہی تھی۔ اوزل آہستہ سے بیدار ہوا، اور اس کی نظریں آیسل پر جا رکیں، جو ابھی بھی سو رہی تھی۔ وہ اسے محبت بھری نظروں سے دیکھتا رہا، جیسے دنیا کی سب سے قیمتی چیز اس کے سامنے ہو۔

NOVEL HUT

اوزل نے نرمی سے آیسل کے بالوں کو ہٹایا اور اس کے ماتھے پر ہلکا سا بوسہ دیا۔ آیسل نے آنکھیں کھولیں اور مسکراتے ہوئے کہا، "صبح بخیر، زل۔"

"صبح تو واقعی بخیر ہے، خاص کر جب تم میرے ساتھ ہو۔" اوزل نے شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

آیسل نے شرماتے ہوئے اپنا چہرہ اوزل کے سینے میں چھپانے کی کوشش کی، لیکن اوزل نے اسے اپنی بانہوں میں جکڑ لیا اور کہا،

"کہاں جا رہی ہو، میری جان؟ ابھی تو ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارنا شروع کیا ہے۔

اوزل نے آہستگی سے کہا ، اچانک دروازہ زور زور سے بجنے لگا۔

"ڈھکن ! آیسل آپی ! دروازہ کھولو ! " ایزل اور ابابیل کی آوازیں گونجنے لگیں، اور وہ دونوں دروازے پر ڈنگروں کی طرح زور زور سے دستک دے رہی تھیں۔

"یہ ڈنگر لڑکیاں ! ایک پل کا سکون بھی نہیں دے سکتیں !" اوزل نے غصے سے اپنا سر پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

"زل، جا کر دیکھیں کیا ہوا؟ وہ دونوں تو باز آنے والی نہیں۔" آیسل ہنستے ہوئے بولی۔

"اگر میں نے دروازہ کھول دیا، تو ان دونوں کا دماغ درست کر دوں گا !" اوزل نے زبردستی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"کیا مسئلہ ہے؟ کیا قیامت آگئی ہے؟" اوزل نے غصے سے دروازہ کھولا اور ایزل اور ابابیل کو گھورتے ہوئے کہا۔

"قیامت تو آپ کی رات گزرنے کے بعد آئی ہے، اب ہمیں بھی خوشی منانے کا موقع دو !"ایزل نے شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"آج ولیمہ ہے ، اور ہمیں ولیمہ کی تیاری کرنی ہے، اور آپ دونوں یہاں باتوں میں مصروف ہو !"ابابیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم دونوں کبھی سنجیدہ ہو بھی سکتی ہو؟"اوزل نے ماتھے پر ہاتھ مار کر کہا۔

"نہیں ! ! ہم سنجیدہ تب ہوگے جب آپکے بچے بھی آپ جیسے ڈھکن نکلے گے۔" ابابیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

" جاؤ اب یہاں سے ، میں شادی شدہ ہوگیا ہوں مجھے بار بار تنگ نہ کرو " اوزل انکے منہ پر دروازہ بند کرتے بولا۔

" اچھا ڈھکن ! ! یہ تو بتا دو رات کو کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ابھی ایزل اپنا جملہ مکمل کر پاتی اس سے پہلے ہی ابابیل نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا اور ایزل کو گھسیٹتے ہوئے کمرے میں لے کر گئی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

NOVEL HUT

"?Merhaba, Sinan. Neler öğrendin"

(ہیلو، سنان۔ کیا معلوم ہوا؟) فلزہ فون اٹینڈ کرتی تیزی ترکی زبان میں بولی ۔

Bilim adamının yerini öğrendik. Şu anda Meksika'da"

".ve iki çocuğu var

(ہمیں سائنسدان کا پتا چل گیا ہے۔ وہ اس وقت میکسیکو میں ہے اور اس کے دو بچے ہیں۔) سنان کی آواز آج کچھ زیادہ ہی سنجیدہ تھی۔

".Oğlunu kaçır, kızını Black Legion'a teslim et"

(اس کے بیٹے کو اغوا کر لو، اور اس کی بیٹی کو بلیک لیجن کے حوالے کر دو۔)

فلزہ اپنے اردگرد رش کو دیکھتے نارمل انداز میں بولی۔

"?Bu nasıl biliyorsun"

(تمہیں یہ کیسے پتا ہے؟) سنان حیران ہونے کی ایکٹینگ کرتے بولا۔

Sırları öğrenmek benim işim, Sinan. Herkesin bir açığı"
vardır. Ve biliyorsun, onun babası her zaman oğlunu
".dünyadan saklamaya çalıştı, ama bizden saklayamaz

(راز جاننا میرا کام ہے، سنان۔ ہر کسی کی کوئی نہ کوئی کمزوری ہوتی ہے۔ اور تم جانتے ہو، اس کے والد نے ہمیشہ اپنے بیٹے کو دنیا سے چھپانے کی کوشش کی، لیکن وہ ہم سے نہیں چھپ سکتا۔) فلزہ زبردستی مسکرا کر بولی ۔

"?Ama bu bilgi çok özel... Nereden"

(لیکن یہ معلومات بہت خاص ہیں... تمھیں کہاں سے معلوم ہوا ؟)

Bilim adamının dosyasını incelerken, bazı ipuçları"

".buldum. Kendi araştırmalarımı yaptım

(سائنسدان کی فائل کا جائزہ لیتے ہوئے، کچھ اشارے ملے۔ میں نے اپنی تحقیقات کیں۔) فلزہ آرام سے بولی۔

".Oğlunu kaçırmak mı? Bu çok tehlikeli bir hamle"

(اس کے بیٹے کو اغوا کرنا؟ یہ بہت خطرناک قدم ہے۔) سنان نے اسکو سمجھایا۔

Düşmanlarımızın zayıflıklarını kullanmalıyız, Sinan."

Oğlunu kaçırarak bilim adamını kontrol

".altına alabiliriz

(ہمیں انکی کمزوریوں کا فائدہ اٹھانا ہوگا، سنان۔ اس کے بیٹے کو اغوا کر کے سائنسدان کو قابو میں لایا جا سکتا ہے۔)

"?Ve kızı? Neden Black Legion"

(اور بیٹی؟ بلیک لیجن کیوں؟) سنان کے چہرے پر عجیب سی بے چینی ابھری۔

Kızı, bizim için çok değerli bilgiler taşıyor olabilir."

".Black Legion onunla ilgilenir

(بیٹی ہمارے لیے بہت قیمتی ہے۔ بلیک لیجن اس کا خیال رکھے گی۔) فلزہ مکرو قہقہہ لگاتے بولی۔

Bu iş daha da karmaşık hale geliyor. Ama güvendiğim"

".tek kişi sensin

(یہ معاملہ مزید پیچیدہ ہو رہا ہے۔ لیکن میں تم پر بھروسہ کرتا ہوں۔) سنان سنجیدگی سے بولا۔

NOVEL HUT

Güven doğru karar, Sinan. Sadece birlikte çalışarak"

".kazanabiliriz

(اعتماد صحیح فیصلہ ہے، سنان۔ ہم صرف مل کر کام

کر کے جیت سکتے ہیں۔) فلزہ نے بولتے ہی فون رکھ دیا۔

سنان نے فون بند کرتے ہوئے ایک گہری سانس لی۔ فلزہ کی باتوں نے اس کے دل میں بے چینی پیدا کر دی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ فلزہ ہمیشہ حقیقت کے پیچھے چھپے رازوں کو ڈھونڈ نکالتی ہے، لیکن اس بار معاملہ کچھ اور ہی پیچیدہ تھا۔

NOVEL HUT

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

رات کے سائے ترکی کی قدیم گلیوں میں پھیل چکے تھے۔ مسجد کے مینار چمک رہے تھے، مگر سنان کا دل تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ مسجد کے صحن میں ایک

ستون کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا تھا، سگریٹ کی راکھ زمین پر گرتی جا رہی تھی۔ وہ عبادت کرنے والا نہیں تھا، اللہ سے مانگنے والا نہیں تھا، کیونکہ اس نے ہمیشہ سب کچھ اپنے طریقے سے حاصل کیا تھا—چاہے وہ طاقت ہو، دولت ہو، یا لوگ۔

مگر آج، پہلی بار، وہ بے بس تھا۔

NOVELHUT

سامنے احد میر مسجد کے اندر بیٹھا تھا، قرآن اس کے ہاتھ میں تھا، مگر نظریں سنان پر ٹکی تھیں۔ وہ جان چکا تھا کہ یہ شخص کسی کشمکش میں ہے۔ کچھ دیر بعد، سنان نے سگریٹ زمین پر پھینکی، جوتے کی نوک سے اسے کچلا، اور آہستہ

سے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھانے لگا۔ احد نے قرآن بند کیا اور اسکے قریب آیا۔

"کیا بات ہے ؟ رب کے گھر سے مایوس ہو کر کیوں لوٹ رہے ہوں ؟ کیا میں تمھاری مدد کر سکتا ہو؟۔"

سنان نے احد میر کو عجیب نظروں سے دیکھا، اور پھر تھوڑی وقفے کے بعد بولا۔

"محبت ہو گئی ہے،" اس نے کہا، جیسے یہ الفاظ اس کے حلق سے بمشکل نکلے ہوں۔

احد نے سر اٹھایا، اس کی آنکھوں میں نرمی تھی، مگر سنان کو وہ نرمی ہمیشہ کمزوری لگتی تھی۔

"یہ وہ محبت نہیں جو تم سمجھ رہے ہو،" سنان نے مزید کہا۔ "یہ محبت مجھے سکون نہیں دے رہی، یہ مجھے برباد کر رہی ہے۔ مجھے اپنے کام سے گمراہ کر رہی ہے"

NOVEL HUT

احد خاموش رہا، جیسے اسے پورا موقع دے رہا ہو کہ وہ خود اپنی الجھن کو الفاظ میں باندھ سکے۔

"میں نے ہمیشہ سب کچھ لیا ہے، جو چاہا، چھین لیا۔ مگر اس بار... یہ چیز میرے قابو میں نہیں آ رہی۔ وہ مجھے میری لگتی ہے، مگر میری نہیں ہے۔ میں کسی اور کی چیز کو نہیں چاہتا، مگر اسے کھونا بھی نہیں چاہتا۔"

احد نے گہری سانس لی، "محبت کو 'چیز' کہنا ہی اس کا سب سے بڑا نقصان ہے، ۔ محبت چھیننے یا جیتنے کی چیز نہیں، یہ ایک آزمائش ہوتی ہے۔ اگر یہ صحیح ہو تو دل کو سکون دیتی ہے، اور اگر غلط ہو تو تباہ کر دیتی ہے۔ تم خود کہہ رہے ہو کہ یہ تمہیں برباد کر رہی ہے، تو پھر سوچو، یہ کس راستے پر جا رہی ہے؟"

سنان ہلکا سا ہنسا، ایک تلخ مسکراہٹ کے ساتھ۔ "میں وہ راستے نہیں دیکھتا جو دوسروں کو سیدھا رکھتے ہیں۔ میں وہ راستہ دیکھتا ہوں جو مجھے میرے مقصد تک

لے جائے۔ اور ابھی، میرا مقصد صرف وہ ہے۔ اگر یہ غلط ہے تو بھی، میں رکوں گا نہیں۔"

احد نے گہری نظر اس پر ڈالی، "تم سمجھتے ہو کہ دنیا کی ہر چیز تمہارے قابو میں ہے، مگر محبت تمہارے قابو میں نہیں آئے گی۔ اگر وہ تمہاری قسمت میں ہے، تو تمہیں ملے گی، اور اگر نہیں، تو چاہے تم ساری دنیا جلا دو، پھر بھی کچھ حاصل نہیں کر پاؤ گے۔"

NOVEL HUT

سنان کا چہرہ سخت ہو گیا۔ وہ ہمیشہ سب کچھ اپنی طاقت سے حاصل کرتا آیا تھا، مگر احد کی باتوں میں ایک ایسا یقین تھا جو اسے کمزور محسوس کروا رہا تھا۔ وہ ایک لمحے کے لیے خاموش رہا، پھر سر جھٹکا اور پلٹ کر چل دیا۔

"دیکھتے ہیں، قسمت زیادہ طاقتور ہے یا میں۔"

احد نے اس کی پشت کو دیکھا، جیسے جانتا ہو کہ سنان کا راستہ تباہی کی طرف جا رہا ہے۔ مگر وہ جانتا تھا کہ کچھ لوگ ہدایت الفاظ سے نہیں، وقت سے سیکھتے ہیں۔

NOVEL HUT

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

اوزل اور آیسل کے ولیمے کی تقریب شاندار رہی۔ روشنیوں سے جگمگاتا ہال، خوشبو بکھیرتے پھول، اور خوشی سے دمکتے چہرے—سب کچھ ایک خواب کی طرح گزرا تھا۔ مہمانوں نے دعائیں دیں، قہقہے لگے، کیمرے چمکے، اور

پھر آہستہ آہستہ سب رخصت ہو گئے۔ رات گہری ہو چکی تھی۔ پورا گھر خاموش تھا، جیسے دن بھر کی رونق کے بعد اب ہر چیز آرام کر رہی ہو۔ گھر کے افراد بھی اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔ کچھ دنوں سے چلنے والی مصروفیت اور ہلچل کے بعد اب ایک عجیب سا سکون تھا، جیسے وقت تھم سا گیا ہو۔ لیکن اس سکون کے باوجود بھی ایزل کی بے چین روح اوزل کے کمرے کے باہر بھٹک رہی تھی ۔۔۔۔۔ ابابیل بھی کسی پھڑ پھڑاتے پرندے کی طرح ادھر سے ادھر چکر لگا رہی تھی ۔

" ڈھکن ! ! ! دروازہ کھولو۔۔۔۔ ورنہ میرے سے برا کیوں نہیں ہوگا ۔" ایزل دروازے کے ساتھ منہ لگا کر آہستہ آواز میں غرائی۔ کیونکہ اوزل کے بلکل سامنے حدید کا کمرہ تھا جسکی وجہ سے اسے آواز آہستہ کرنی پڑی ۔۔۔ مجبوری یہ تھی کہ وہ دروازہ بجا بھی نہیں سکتی تھی۔

ایزل نے دروازے پر کان لگا کر سننے کی کوشش کی، لیکن اندر سے کوئی آواز نہ آئی۔ اس نے ابابیل کی طرف دیکھا، جو خود بھی پریشانی سے انگلیاں مروڑ رہی تھی۔

"یہ تو بہت زیادتی ہے، ہم نے ڈھکن کی شادی کروئی اور اب ہم ہی دروازے پر رُل رہے ہیں؟" ایزل نے غصے سے کہا۔

NOVEL HUT

"دھرتی پے بوجھ ، کہیں ڈھکن سو نہ گیا ہو؟" ابابیل زمین پر لیٹتی ، دروازے کے نیچے سے جھانکنے کی کوشش کرتے بولی ۔

"سو گیا ہو؟ ہونہہ ! ولیمے کی رات ہے، یہ عام رات نہیں کہ کوئی آرام سے نیند لے لے !" ایزل تڑخ کر بولی۔

پھر تھوڑا سوچ کر بولی، "اچھا ایک کام کرتے ہیں، دروازے کے نیچے سے پرچی ڈال دیتے ہیں، لکھ دیتے ہیں کہ فوری رابطہ کریں، ورنہ ہم کل حدید بھائی کو شکایت لگا دے گے کہ ڈھکن نے ہمیں دھکے دے کر کمرے سے نکالا تھا۔"

ابابیل نے سرگوشی میں کہا، "یہ کچھ زیادہ نہیں ہو جائے گا ۔"

"ہاں تو اور کیا ! ہم ایسے ہی نہیں جانے والے !" ایزل نے جلدی سے نظر ادھر ادھر دوڑائی ، راہداری میں ایک بک شیلف مرکوز تھا ۔ ایزل جلدی سے اسکے پاس گئی اور ایک کتاب سے صفحہ پھاڑا ۔

"پن ؟" ابابیل نے بھی اسکے ساتھ پن ڈھونڈے میں مدد کروائی لیکن پن نہیں ملا۔

"اپنے ڈنگر مرد کے دروازے پر دستک دے کر مانگ لو؟" ایزل نے معصومیت سے کہا۔

"یو دھرتی پے بوجھ ! ! ! شرم نہیں آتی میرے سہاگ کے بارے میں ایسا بولتے ہوئے ۔ شرم تو تم بیچ کر کھا آئی ہوں ۔ " ابابیل ایزل کے پاؤں پر اپنا

پاؤں مارتے غصے سے بولی۔ ایزل تو منہ کھولے ابابیل کے نئے رنگ روپ دیکھ رہی تھی ، جو اسکے خلاف سارا دن بولتی رہتی تھی ، رات ہوتے ہی اس نے اپنا رنگ ہی بدل لیا ۔

"ہاں ! ! نہیں آتی مجھے شرم ، کیونکہ میں نے اپنی شرم بیچ کر ڈھکن کی شادی کروا دی ہے ۔" ایزل اپنا پاؤں پکڑتے ڈھیٹوں کی طرح مسکرا کر بولی۔

" تمھاری تعریف کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں ہے ، اگر ہوتے بھی تو میں یہ کہتی تمھارا وجود اس دھرتی کے لیے ناقابل برداشت ہے ، اس لیے برائے مہربانی فرما کر اسکائی لینڈ استنبول سے چھلانگ لگا دو ، اور اس دھرتی سے بوجھ کا خاتمہ کرو۔" ابابیل جو منہ میں آیا بولتی گئی۔

"ڈنگر عورت تم میرا مذاق اڑا رہی ہو۔" ایزل مسکین سی شکل بنا کر بولی۔

"جی ہاں ! بلکل ٹھیک سمجھا ، جیسی تمھاری حرکتیں ہے نا، تم دیکھنا تمھارا شوہر بھی تمھارا مذاق اڑائے گا" ابابیل اسکو دیکھتے آنکھیں گھما کر بولی۔

"نہیں جی ! ! میرا بندہ تو میرے ہوش اڑائے۔" ایزل ایک ادا سے ہاتھ نچا کر بولی۔

NOVEL HUT

اسکی بات سنتے ہی ابابیل کا قہقہہ ہوا میں گونجا ، ایزل بھی اپنی بات پر، زمین پر بیٹھی، منہ کھولے ہنس رہی تھی۔

"یار دھرتی پے بوجھ ! ! تم اتنی سچی باتیں کیسے کر لیتی ہوں؟ " ابابیل بھی ہنستے ہوئے زمین پر بیٹھ گئی اور اس سے پوچھا۔

" اپنے پاؤں سے ! ! ! ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ایزل اپنا پاؤں اسکے منہ کے سامنے کرتے ہوئے بولی ۔

دونوں ہی اس وقت فضول سی بات پر،پیٹ پکڑ کر ہنس رہی بغیر وقت اور جگہ کا لحاظ کیے۔ ابابیل کو کسی آہٹ کی آواز آئی ، وہ لاکھوں میں بھی ان قدموں کی آواز کو پہچان سکتی تھی اور وہ تھی حدید کی قدموں کی

آواز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابابیل مزید ایک سیکنڈ بھی ضائع کیے اٹھ کر بھاگنے لگی، تھوڑے ہی آگے جا کر اسے ایزل کا بھی خیال آیا جو ابھی بھی پاگلوں کی طرح ہنس رہی تھی۔ ابابیل جلدی سے اسکے پاس آئی اور ایزل کو بالوں سے پکڑ کر کر اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے کمرے میں لے گئی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

ایک تاریک، پُر تعیش نائٹ کلب۔ سرخ اور نیلی روشنیوں کی چمک میں لوگ ناچ رہے ہیں، موسیقی کی اونچی آواز گونج رہی ہے۔ ایک طرف وی آئی پی سیکشن میں عیاش لوگ اسمگلنگ کا سودا کر رہے ہیں، اور ایک کونے میں

خوف زدہ لڑکے اور لڑکیاں قید، حراس نظروں سے ان لوگوں کو دیکھ رہے تھے۔

ایول اندر داخل ہوا۔ اس کی آنکھوں میں خطرناک چمک تھی۔ وہ لمبے قدم اٹھاتا بار کے قریب پہنچا۔ سیاہ جیکٹ میں اس کا مضبوط جسم اور تناؤ میں آئے پٹھے واضح تھے۔ کلب میں موجود کسی کو اندازہ نہیں تھا کہ آج ان کے لیے موت کا پیغام آیا ہے۔ اچانک ایک محافظ نے راستہ روک لیا۔

NOVEL HUT

"یہاں کیا کر رہے ہو؟ تمہیں اندر آنے کی اجازت کس نے دی؟" محافظ سخت لہجے میں بولا۔

ایول نے دھیرے سے مسکرا کر محافظ کی آنکھوں میں دیکھا، پھر اچانک بجلی کی تیزی سے حرکت کی اور گھونسہ مار کر اسے نیچے گرا دیا۔ محافظ کراہتا ہوا زمین پر گرا۔ جیسے ہی وہ گرا، باقی گارڈز نے متوجہ ہو کر ہتھیار نکال لیے۔ دو گارڈز تیزی سے ایول کی طرف بڑھے۔

پہلا گارڈ ایول پر حملہ کرنے کے لیے جھپٹا، مگر ایول نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ کر جھٹکے سے موڑ دیا۔ ایک زوردار آواز آئی، اور گارڈ کی چیخ پورے ہال میں گونج گئی۔ دوسرا گارڈ چاقو نکال کر حملہ آور ہوا، مگر ایول پہلے ہی جھک کر اس کے حملے سے بچ چکا تھا۔ ایک لمحے میں اس نے گارڈ کا ہاتھ پکڑ کر چاقو چھین لیا اور اسے تیزی سے اسی کے کندھے میں گھونپ دیا۔ گارڈ درد سے چیخا اور نیچے گر گیا۔

کلب کے عقبی دروازے سے فلزہ کا خاص آدمی اپنے محافظوں کے ساتھ اندر آیا۔ وہ ایک مہنگا سوٹ پہنے تھا، اس کے ہاتھ میں سگار تھا، اور اس کی آنکھوں میں غصہ بھڑک رہا تھا۔ وہ تالی بجاتے ہوئے آگے بڑھا، اور اس کے آدمی ایول کو چاروں طرف سے گھیرنے لگے۔

"تمہیں اندازہ بھی ہے کہ تم نے کس سے پنگا لیا ہے؟" ویلیم نے غرّا کر کہا۔ "تم یہاں سے زندہ نہیں جاؤ گے!"

NOVEL HUT

ایول نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا۔ "میں زندہ جانے کے لیے نہیں آیا، تمہیں جہنم بھیجنے آیا ہوں!"

یہ سنتے ہی ویلیم کے آدمی فوراً حملہ آور ہوئے۔ ایک گارڈ نے پستول نکال کر فائر کیا، لیکن ایول نے قریبی میز الٹ کر گولی سے بچاؤ کیا۔ وہ فوراً حرکت میں آیا، ایک آدمی کی گردن پر لات ماری، جس سے وہ فرش پر جا گرا۔ دوسرے گارڈ نے رائفل اٹھائی، مگر ایول نے جھک کر اس کے گھٹنے پر زوردار ضرب لگائی، وہ تکلیف سے چیخا اور جھکتے ہی ایول نے اس کے سر پر زوردار مکا مارا، جس سے وہ بے ہوش ہو گیا۔

اب ایول اور ویلیم آمنے سامنے کھڑے تھے۔ ویلیم غصے میں دھاڑتا ہوا ایول پر جھپٹا اور زوردار مکّا مارا، مگر ایول نے جھک کر حملہ ناکام کر دیا۔ ویلیم دوبارہ حملہ کرنے کی کوشش کرتا ہے، لیکن ایول اس کے پیٹ پر زبردست گھونسہ مار

کر اسے پیچھے دھکیل دیتا ہے۔ ویلیم سنبھلنے کی کوشش کرتا ہے، مگر ایول اسے گردن سے پکڑ کر پوری طاقت سے دیوار پر دے مارتا ہے۔

"یہ اُن سب کے لیے جو تم نے ظلم سہنے پر مجبور کیے!" ایول نے دانت پیس کر کہا اور ویلیم کے چہرے پر آخری زوردار گھونسہ مارا۔ ویلیم بے ہوش ہو کر زمین پر گرا۔

ایول فوراً قیدیوں کی طرف بڑھا، دروازے پر لگے تالے توڑے، اور خوفزدہ لڑکوں اور لڑکیوں کو باہر نکالا۔ کچھ رو رہے تھے، کچھ حیران کھڑے تھے۔

"اب تم سب آزاد ہو! بھاگو، اور پولیس کو اطلاع دو!" ایول نے نرمی سے کہا۔

لڑکے اور لڑکیاں تیزی سے باہر کی طرف دوڑے۔ اسی لمحے پولیس کے سائرن کی آواز سنائی دی۔ ایول نے ایک آخری نظر کلب پر ڈالی، پھر دھوئیں اور اندھیرے میں غائب ہو گیا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

حدید گھر میں داخل ہوا۔ دروازہ کھلنے کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی پورے گھر میں خاموشی چھا گئی۔ نیچے والے پورشن میں ہر چیز ساکت تھی، جیسے سب گہری نیند میں ڈوبے ہوں۔ دیوار پر لگی گھڑی کی ٹک ٹک اور باہر سڑک پر کسی آوارہ کتے کے بھونکنے کی آواز کے علاوہ ہر طرف سناٹا تھا۔

وہ ایک لمحے کے لیے رکا، گہری سانس لی، پھر جیکٹ اتار کر کندھے پر ڈال لی۔ تھکاوٹ اس کے چہرے سے عیاں تھی، مگر اس کی چال ہمیشہ کی طرح

بےنیاز تھی۔ وہ آہستہ قدموں سے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ جیسے ہی اوپر پہنچا، ایک عجیب منظر دیکھ کر رک گیا۔ ابابیل ایزل کے بالوں کو پکڑے گھسیٹ رہی تھی۔ ایزل دونوں ہاتھوں سے اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی، مگر ناکام رہی۔ وہ غصے سے چیخ رہی تھی۔

"ابابیل ! چھوڑو مجھے ! تم پاگل ہو گئی ہو کیا؟" ایزل چلائی۔

"چپ کرو ! کھڑوس آرہا ہے، بکواس بند کرو" ابابیل غصے میں غرائی اور قدم تیز کر دیے۔

حدید نے حیرانی سے یہ منظر دیکھا۔ چند لمحے وہ سیڑھیوں پر کھڑا، آنکھیں سکیڑے، خاموشی سے یہ سب دیکھتا رہا۔ پھر ایک گہرا سانس لیا، سر جھٹکا اور ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ زیرِ لب بولا، "میری ڈنگر بیوی !"

یہ کہہ کر حدید نے کندھے اچکائے، جیسے کچھ خاص بات نہ ہو، جیکٹ ٹھیک کی اور بےنیازی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔ دروازہ بند کر یا ، جوتے اتارتے اور بیڈ پر لیٹ کر آرام سے آنکھیں بند موند لی ، جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

NOVEL HUT

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

مسجد کے باہر رات کا سکوت تھا۔ ٹھنڈی ہوا ستون سے ٹیک لگائے بیٹھے سنان کے چہرے سے ٹکرا رہی تھی، مگر

اس کے اندر ایک طوفان برپا تھا۔ اس کی نظریں اندر عبادت میں مصروف احد پر تھیں۔ وہ پرسکون تھا، جیسے دنیا میں کوئی فکر ہی نہ ہو۔ اس کے چہرے پر ایک ایسا نور تھا جو سنان کو الجھن میں ڈال رہا تھا۔

" اسکا چہرہ میرے چہرے سے اتنا متشابہ کیوں ہے۔؟" سنان نے دل میں سوچا۔ اس کے ہونٹ بھینچ گئے۔

احد نے سلام پھیرا، دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے، پھر جیسے ہی آنکھیں کھولیں، سنان کی گھورتی ہوئی نظریں اس پر پڑیں۔ احد نے ایک لمحے کو اسے دیکھا، پھر مسکراتے ہوئے اٹھا اور آہستہ قدموں سے اس کی طرف بڑھا۔

"آج پھر یہاں؟" احد کے لہجے میں نرمی تھی۔

سنان نے طنزیہ ہنسی ہنسی اور ہاتھ جھاڑتے ہوئے سیدھا ہو کر بیٹھا۔ "کیوں؟ مسجد میں آنا منع ہے میرے لیے؟"

احد کی مسکراہٹ مدھم ہوئی، مگر لہجہ اب بھی نرم تھا۔ "یہ میں نے کب کہا؟ بس حیرت ہو رہی ہے، روز آ کر یہاں بیٹھتے ہو، لیکن اندر نہیں آتے۔"

NOVEL HUT

سنان نے خشک ہنسی کے ساتھ سر جھٹکا۔ "تم کیا سمجھتے ہو؟ کہ میں بھی تمہاری طرح ہاتھ اٹھا کر دعا مانگوں اور سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا؟ وہ مجھے مل جائے گی کیا!"

احد نے سکون سے اسے دیکھا، جیسے اس کی تلخی کی پرواہ نہ ہو۔ "زندگی دعا سے نہیں چلتی، لیکن دعا کے بغیر سنبھلتی بھی نہیں۔"

سنان کی آنکھوں میں غصہ ابھرا۔ "تمہیں کیا لگتا ہے؟ کہ تم پانچ وقت کی نماز پڑھ کر، ہاتھ اٹھا کر سب سے الگ ہو؟ سب سے بہتر ہو؟"

احد نے گہری سانس لی، پھر سیدھا سنان کی آنکھوں میں دیکھا۔ "بہتر بننے کے لیے میں یہاں نہیں آتا، سنبھلنے کے لیے آتا ہوں۔"

سنان نے دانت بھینچے۔ "مجھے نہیں ضرورت اس سب کی ! میں خود سب کچھ سنبھال سکتا ہوں ! "

احد نے خاموشی سے اسے دیکھا، پھر آسمان کی طرف نظر اٹھائی۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بولا، "اگر

واقعی ایسا ہوتا، تو آج تم یہاں نہ بیٹھے ہوتے۔"

NOVEL HUT

سنان کے ہاتھ مٹھی میں بند ہو گئے۔ اس کا دل چاہا کہ احد کو کچھ کہے، مگر زبان رک گئی۔ احد کی بات سیدھا دل پر لگی تھی۔

کچھ لمحے یونہی خاموشی میں گزر گئے، پھر احد نے سر جھکایا اور نرمی سے کہا،
"خود کو سزا دینا چھوڑ دو ۔ جو بیت گیا، وہ اب تمہیں توڑ نہیں سکتا، جب تک تم خود نہ چاہو۔ اللہ سے مانگو نہ ملا تو تم بھی یہاں ہو اور میں بھی "

سنان کی آنکھوں میں ایک پل کے لیے کچھ چمکا، جیسے دل کی کسی دراڑ میں روشنی نے جھانکنے کی کوشش کی ہو، مگر وہ فوراً سنبھل گیا۔

"میں نہیں بدلوں گا، مولانا !" وہ سخت لہجے میں بولا۔

احد نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا، جیسے یہ جواب پہلے ہی جانتا ہو۔ "میں نے کہا بھی نہیں۔ بس اتنا کہہ رہا ہوں... دروازے کبھی بند مت کرنا۔ روشنی کو اندر آنے دینا۔"

" اور ہاں اگر میری مدد کی ضرورت ہو ،تو میں ہمیشہ حاضر ہو،"

یہ کہہ کر احد نے اس کے کندھے پر یا تھ رکھا اور پلٹ کر مسجد کی سیڑھیاں اترنے لگا۔

NOVEL HUT

سنان نے اسے جاتے دیکھا، پھر آسمان کی طرف نظر اٹھائی۔ رات کے اندھیرے میں، ستارے ویسے ہی چمک رہے تھے جیسے ہر رات۔ مگر آج،

سنان کو وہ کچھ زیادہ روشن لگ رہے تھے۔ ہمیشہ احد سے ملنے کے بعد اسکے دل کو سکون مل جاتا تھا ، اسکی باتوں میں سحر تھا ۔

احد سے ملنے کے بعد سنان کا دل چاہتا کے وہ ہر وقت اسکے پاس رہے ، اسکے چہرے کو دیکھتا رہے ، جو اتنا پر سکون اور بلکل اسکے جیسا تھا لیکن ایک چیز کی کمی تھی اور وہ تھا " نور " جو احد کی شخصیت کا خاصہ تھا۔

سنان ابھی یہی سوچ رہا تھا کہ اسکے دل نے کہا، " بڑے خودغرض انسان ہو ، جو تمھیں سکون کی طرف لے کر جا رہا ہے ، جو تمھاری بھلائی کا سوچ رہا ہے ، تم اسکو ہی مارنے کے لیے اسکے آس پاس اتنے دنوں سے بھٹک رہے ہوں۔"

"ہاں میں اسکو مارنے کے لیے ہی بھٹک رہا ہوں ، لیکن میں ایسا نہیں کر پا رہا، میں نے جو باتیں اس سے کی وہ سب سچی ہیں۔ میں فلزہ کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آہہہہہہ ۔۔۔۔۔۔" سنان خود سے ہی باتیں کرتے ہوئے چلانے لگا ۔آس پاس سے گزرتے لوگ اسکو دیوانہ سمجھتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔

سنان وہاں سے اٹھا اور جلدی سے اندھیرے میں غائب ہوگیا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

صبح کا وقت تھا ، سارے اس وقت ناشتے کے میز پر موجود تھے ، سوائے ابابیل اور ایزل کے۔۔۔۔۔۔۔۔ سارے مہمان رخصت ہوگئے تھے ۔ اوزل کی نظریں بار بار دروازے کی جانب کسی کا انتظار کر رہی تھی ۔ آیسل بھی اسکے پاس بیٹھی اسکی بے چینی نوٹ کر رہی تھی ۔ اتنی دیر ہوگئی تھی لیکن اوزل نے کھانا شروع نہیں کیا تھا ،بیچاری آیسل بھی اسکے انتظار میں بیٹھی ہوئی تھی ۔ اب تو سب بڑوں نے بھی نوٹ کر لیا تھا ۔ داجی گلہ کھنگھارتے بولے۔

"کیا ہوا برخوردار ! ! ناشتہ شروع کرو ، تمھاری بیگم تمھارے انتظار میں بیٹھی ہوئی ہے ۔"

"جی داجی شروع کرتا ہو ، میں تو بس ایزل اور ابابیل کا انتظار کر رہا تھا وہ آجائے تو اگھٹا شروع کرتے ہیں۔" اوزل اپنی بے چینی پر قابو پاتا ، متوازن لہجے میں بولا۔ اوزل نے آیسل کو جوس ڈالنے کا کہا اور پینے لگا ۔

"کون ایزل اور ابابیل؟؟؟ " ابراہیم شاہ سنجیدگی سے چائے پیتے ہوئے بولے ۔ اوزل جو جوس پی رہا تھا ایک دم حیرت کا جھٹکا لگنے پر کھانسنے لگا ۔

"آرام سے بیٹا ! ! ! کیوں آیسل بیچاری کو جوانی میں بیوہ کرنے کا ارادہ ہے ۔" فاروق شاہ نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔

" بات نہ گھومائے آپ لوگ ، میں انھی چڑیلوں کی بات کر رہا ہوں جو ساری رات گھر میں بھٹکتی رہتی ہے۔" اوزل نے صبر کا گھونٹ بھرا۔

" لیکن ہمارے گھر میں تو کوئی چڑیل وغیرہ نہیں ہے ! ! " ابابیل کی باریوسف شاہ بولے۔

" اوہوووووو ! ! ! داجی یہ ایزل اور ابابیل کی بات کر رہے ہیں، آپ بتا دے ان کو کہ وہ کہا ہیں، ویسے میں نے بھی نوٹ کیا ہے وہ ابھی تک نہیں آئی ورنہ تو سورج سے پہلے

تو وہ اپنے کمروں سے نکلتی ہیں۔" آیسل نے اوزل کا سرخ چہرہ دیکھ بات سنبھالی ۔ کیونکہ آیسل کو پتا تھا وہ اپنے یاروں کے بارے میں تھوڑا سا بھی کمپرومائز نہیں کرے گا۔

" اچھا چلو اگر ہماری بہو پوچھ رہی ہے تو میں بتا دیتا ہوں، ورنہ تو ایزل نے مجھے صاف الفاظ میں دھمکی دی تھی کہ اوزل کہ سامنے ان کا ذکر نہ کرو ۔"

"تو ہوا کچھ یوں کہ ہم سارے جب اٹھے تو ہمارے کمروں کہ دروازوں پر ایک پرچی چپکی ہوئی تھی ، جس پر ان دونوں کہ ساتھ ہوئے ظلم کی داستان لکھی ہوئی تھی کہ تم نے ان دونوں کو دھکے دے کر کمرے سے باہر نکالا ہے اور ان پر اپنے الفاظوں اور ہاتھوں سے تشدد کیا ہے ، اس لیے وہ دونوں گھر چھوڑ کر چلی گئی ہیں اور جاتے جاتے یہ بھی کہہ کر گئیں ہیں کہ اب ان کا نام بھی اس

گھر میں نہیں لیا جائے گا ، آج سے ان کا تعلق ہم سے ختم ،نہ وہ ہمیں جانتے ہیں اور نہ ہی ہم ان کو۔۔۔۔۔۔ اور آج سے ان کا نام اس گھر میں کوئی نہیں لے گا ۔۔۔۔۔۔"

یوسف شاہ ممکن حد تک اپنی ہنسی روکتے ہوئے مزید گویا ہوئے انکا چہرہ ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں لال ہوگیا تھا۔

"اور آخر میں یہ لکھا تھا ہم ڈھکن کی قسم کھا کر کہتے ہیں ہم جھوٹ نہیں بول رہے ۔ اگر رات کو ڈنگر عورت کھڑوس سے پن مانگ لیتی تو آج نوبت یہاں تک نہ آتی ۔"

وہاں موجود تمام افراد کے چہروں پر مسکان تھی سوائے حدید کے جو ان سے لاتعلق جلدی جلدی ناشتہ کرنے میں مصروف تھا۔

"تو کیا آپ نے انھیں جانے دیا ؟؟؟ اور وہ کہا گئی ہوں گی؟؟ " اوزل اک دم فکر اور حیرانی کے ملے جلتے تاثر لیے بولا۔

" مانا کہ میں بوڑھا ہوگیا ہوں لیکن تمھاری طرح گدھا نہیں ہو جو ان کو اکیلا جانے دو ۔ احد آیا تھا لینے ان کو ۔"

داجی کی بات سن کر آیسل اور اوزل دونوں کو جھٹکا لگا ،دونوں کو منہ حیرانی سے کھلا رہ گیا ۔ " لیکن ابابیل نے تو کہا تھا کہ اسکے بھائی کے بارے میں کسی کو

نہیں پتا اور اس کو دنیا والوں سے چھپا کر رکھا ہوا ہے۔ "آیسل نے حیرانی سے استفارہ کیا۔

"ہاہاہاہا ! ! ! اور یقین تم دونوں نے اس کی بات پر یقین

کر لیا ہوگا۔ احد میر ہمارا خون ہے، اور اس کے بارے میں ہم ساروں کو معلوم ہے۔ "جواب ابراہیم شاہ نے دیا تھا۔

NOVEL HUT

"ناشتہ تو کر لو کہا چلے ؟؟؟؟ "نازش بیگم نے اوزل کو آواز لگائی جو آیسل کو ساتھ لیے باہر کی جانب بڑھ رہا تھا۔

" جتنا آپ لوگوں نے کروا دیا ہے پہلے اس کو تو ہضم کر لو۔ اور میں ان دونوں کو لینے جارہا ہوں، ان کے بغیر میرے سے نہیں کچھ کیا جاتا ۔" اوزل بولتے ہی باہر کی جانب بڑھ گیا۔ پیچھے سب نے تاسف سے سر ہلایا ان ساروں کو پتا تھا اوزل ان دونوں کے بارے میں بہت حساس ہے اس لیے اس کو نہیں روکا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

احد ایک چھوٹے مگر خوبصورت فلیٹ میں رہتا تھا، جو ایک پوش علاقے کی بلڈنگ کی چوتھی منزل پر واقع تھا۔ فلیٹ زیادہ بڑا نہیں تھا، مگر احد نے اسے نہایت سلیقے اور نفاست سے سجا رکھا تھا۔ جیسے ہی دروازہ کھلتا، سامنے ایک

چھوٹا سا لاؤنج نظر آتا، جہاں ایک صوفہ، ایک کافی ٹیبل، اور دیوار کے ساتھ ایک بک شیلف رکھی تھی،

جس میں مختلف موضوعات پر کتابیں سجی تھیں۔

دیوار پر ترکی کے روایتی فن پارے لگے ہوئے تھے، جو احد کے ذوق کی عکاسی کرتے تھے۔ فلیٹ کا کچن کھلا ہوا اور جدید طرز کا تھا، جہاں ہر چیز ترتیب سے رکھی گئی تھی۔ ایک طرف چھوٹا سا ڈائننگ ٹیبل تھا، جس پر ابھی تک ناشتے کے برتن رکھے ہوئے تھے۔بیڈ روم سادہ مگر آرام دہ تھا، جس میں ایک بڑی کھڑکی تھی، جہاں سے شہر کا نظارہ صاف نظر آتا تھا۔

ایزل اور ابابیل ناشتے میں مصروف تھیں۔ میز پر ترکی کی مشہور ڈش مینیمین، تازہ بیکڈ بریڈ، شہد، زیتون اور کافی رکھی تھی۔ احد میر صوفے پر بیٹھا انھیں بغور دیکھ رہا تھا۔

" اور کچھ چاہیے؟؟ " احد اوپن کچن میں کھڑا ان سے پوچھ رہا تھا ، اور ساتھ ساتھ چیزیں بھی سمیٹ رہا تھا۔

" جی ! ! آپ کا ساتھ چاہیں کیونکہ ٹیبل پر صرف آپکی کمی ہے ۔" ایزل چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے مزے سے بولی۔

اسکی بات سنتے ہی احد کا دل ایک سو بیس کی رفتار

سے دھڑکا ، لیکن اپنی نظریں اس جانب نہ اٹھائی۔ کیونکہ یہ گناہ تھا جس کی اجازت وہ خود کو نہیں دے سکتا تھا۔ اس نے سر جھکایا اور زبردستی مسکراتے ہوئے کہا، "میں تو یہاں ہوں ہی، آپ لوگ آرام سے ناشتہ کرو۔"

" میر جانی آجائے نا ! ! ! ! " ابابیل معصومیت سے بھرپور لہجے میں بولی ۔

احد نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ ان کی طرف دیکھا اور نرمی سے بولا، "اگر صرف میری کمی ہے تو لو، حاضر ہوں ! " یہ کہہ کر اس نے ہاتھ میں پکڑا کپڑا ایک طرف رکھا اور ٹیبل کے پاس والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

ایزل نے معنی خیز نظروں سے ابابیل کی طرف دیکھا اور سرگوشی میں بولی،
"بہت جلدی نہیں مان گئے، ہے نا؟"

ابابیل نے چمچ سے پلیٹ میں رکھی مینیمین کو گھمایا اور مصنوعی سنجیدگی سے سر ہلاتے ہوئے بولی، "ہاں، لگتا ہے ہمارے میر جانی کو بھوک لگی ہوئی تھی اس لیے ایک سیکنڈ میں مان گئیں ہیں، پر مانیں گے نہیں!"

احد نے دونوں کی سرگوشیاں سن لیں، مگر نظر انداز کرنے

کی بھرپور کوشش کی۔ وہ بس ناشتہ کرنے لگا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

ابابیل نے شرارت سے ایک زیتون اٹھایا اور احد کی پلیٹ میں ڈال دیا، "یہ لیں، ناشتہ مزیدار بنائے !"

احد نے بھنویں چڑھاتے ہوئے زیتون کو گھورا، "میں نے کب کہا کہ مجھے زیتون چاہیے؟"

ایزل فوراً بولی، "یہ ترکی کا ناشتہ ہے، اور ترکی میں ناشتہ زیتون کے بغیر نامکمل ہے !"

NOVEL HUT

ابابیل نے تائید میں سر ہلایا، "اور جو زیتون سے انکار کرے، اس کا دل کالا ہوتا ہے !"

احد نے بے بسی سے سر ہلایا، "آپ دونوں کے لاجک کا کوئی علاج نہیں !" وہ زیتون اٹھا کر کھانے ہی لگا تھا کہ ایزل نے ہاتھ روک دیا۔

"رکیں ! پہلے قسم کھائیں کہ آپ زیتون سے محبت کرتے ہیں !" ایزل نے ڈرامائی انداز میں کہا۔

ابابیل نے قہقہہ لگایا، "ہاں ! ورنہ زبردستی کرنی پڑے گی !"

احد نے ایک لمحے کے لیے دونوں کو دیکھا، پھر بے ساختہ ہنسا، "آپ دونوں واقعی پاگل ہو اوزل نے بلکل صحیح کہا تھا !"

"جی ، مگر سب کی زندگی میں خوشیاں بھرنے والے پاگل ! " ایزل نے مسکراتے ہوئے کہا اور چائے کا گھونٹ بھرا۔

احد جلدی سے ناشتہ کر کے اٹھ گیا ۔ ابابیل ابھی بھی کچھ نہ کچھ کھا رہی تھی ۔ ایزل ابابیل کو دیکھتے ہوئی بولی، " گھر اپنا نہیں لیکن پیٹ اپنا ہے ڈنگر عورت ، ہاتھ ہولا رکھ کر کم کھاؤ، ترکی کھانے تمھیں راس نہیں آنے ! ! ! ! !

NOVEL HUT

"ایک تو تم نہ ہر وقت میرے کھانے پر نظریں رکھ کر بیٹھا کرو ، اس لیے تو مجھے کچھ لگتا نہیں ہے ۔" ابابیل غصے سے چائے کا مگ منہ سے لگاتے ہوئے بولی۔

" ابھی میرا موڈ نہیں ہے تم سے کوئی بحث کرنے کا ، فل وقت مجھے نیند آرہی ہے ، اپنے بھائی سے کہو کہی سونے کی جگہ دے دیں ۔" ایزل جمائی لیتے ہوئے بولی۔

"ویسے نیند تو مجھے بھی بہت آرہی ہے ، چلو پھر ہم پہلے سوتے ہیں پھر اٹھ کر کھانا باہر جا کر کھائے گے۔" ابابیل چائے کا خالی مگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولی اور کمرے میں جانے کے لیے کھڑی ہوگی۔

"ہر وقت کھانا ، کھانا ، کھانا۔۔۔۔۔۔ بھوکی ننگی نہ ہوں تو۔۔۔۔۔۔" ایزل اسکے پیچھے چلتے ہوئے بڑبڑائی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

اندھیرے کمرے میں مدھم روشنی جل رہی تھی، فرش پر قیمتی قالین تھا لیکن اس پر بکھری کرسٹل گلاس کی کرچیاں بتا رہی تھیں کہ یہاں طوفان آ چکا تھا۔

فلزہ میز کے کنارے پر بیٹھے اپنی لمبی انگلیوں سے ریوالور کا بیرل گھما رہی تھی، آنکھوں میں وہی پرانی چمک، وہی ٹھہراؤ، جیسے اسے کسی چیز کی پرواہ نہ ہو۔

سامنے سنان کھڑا تھا، ہاتھ جیب میں، چہرے پر سختی لیکن آنکھوں میں ایک بے یقینی کی لہر۔

"تم یہ سب ختم کر رہے ہو؟" فلزہ نے طنزیہ ہنسی کے ساتھ کہا، "میں نے سنا، تم نے میرے دیے ہوئے کام کو کرنے سے انکار کر دیا؟"

سنان نے گہری سانس لی، "ہاں، میں یہ سب ختم کر رہا ہوں، فلزہ! میں اب اس کھیل کا حصہ نہیں ہوں۔"

فلزہ نے ریوالور میز پر رکھا اور آرام سے اٹھ کھڑی ہوئی، سنان کی طرف چند قدم بڑھے، "یہ تم کہہ رہے ہو، سنان؟ جسے میں نے اپنے ساتھ رکھا، اپنے بھائی کی طرح پالا؟ جو اس دنیا میں اکیلا تھا، جسے میں نے اپنا بنایا؟"

سنان کی آنکھوں میں لمحہ بھر کے لیے درد ابھرا، لیکن اس نے خود کو سنبھالا، "ہاں، میں وہی سنان ہوں، اور شاید اسی لیے اب میں یہ سب ختم کرنا چاہتا ہوں۔"

فلزہ نے ایک تیز قہقہہ لگایا، "یہ سب احد کی وجہ سے ہے، ہے نا؟" اس نے سنان کے قریب آکر سرگوشی کی، "ایک نیک سیرت آدمی ملا اور تمہیں اچانک اپنی زندگی سے نفرت ہونے لگی؟"

NOVEL HUT

سنان نے سخت لہجے میں کہا، "یہ احد کی وجہ سے نہیں،

یہ میری اپنی وجہ سے ہے ! میں اب اور لوگوں کی زندگیاں برباد نہیں کر سکتا، فلزہ۔ میں نے بہت کچھ کیا ہے، لیکن اب نہیں ! "

فلزہ نے آنکھیں سکیڑ لیں، "تم بھول رہے ہو، سنان، میں نے تمہیں بنایا ہے، تم جو بھی ہو میری وجہ سے ہو ! "

سنان کی مٹھیاں بھینچ گئیں، "تم نے مجھے ایک پناہ دی تھی، ہاں، لیکن تم نے مجھے اندھیرے میں دھکیل دیا، ایک ایسا اندھیرا جہاں سے نکلنا ناممکن تھا ! لیکن اب میں باہر آنا چاہتا ہوں ! "

فلزہ نے میز پر زور سے ہاتھ مارا، "یہ سب بکواس ہے ! تمہیں کوئی باہر نہیں آنے دے گا، سنان ! تم بھول گئے کہ ہم کون ہیں؟ ہم بلیک لیجن ہیں ! ہم وہ لوگ ہیں جو دوسروں کی تقدیریں طے کرتے ہیں ! "

سنان نے ایک قدم پیچھے ہٹا، "اور میں اپنی تقدیر خود لکھنا چاہتا ہوں ! "

فلزہ کی آنکھوں میں ایک پل کے لیے درد کی جھلک آئی، "تو تم مجھے چھوڑ کر جا رہے ہو؟ جیسے سب نے چھوڑا؟

جیسے میرا باپ چھوڑ کر چلا گیا، جیسے میری ماں زندگی کی تلخیوں میں گم ہو گئی؟ تم بھی؟"

سنان کا دل لمحہ بھر کے لیے کانپا، وہ جانتا تھا کہ فلزہ کے اندر بھی کہیں ایک زخمی دل تھا، لیکن وہ اس دھوکے میں مزید نہیں آسکتا تھا۔

"فلزہ، میں تمہیں چھوڑ نہیں رہا، میں خود کو بچا رہا ہوں!"

یہ کہہ کر وہ مڑا اور دروازے کی طرف بڑھا۔

NOVEL HUT

"رکو!" فلزہ کی سرد آواز نے اسے روک دیا، "اگر تم گئے، تو پھر کبھی واپس مت آنا۔ تم ہمارے لیے مر چکے ہو، سنان!"

سنان نے آخری بار اس کی طرف دیکھا، اس آنکھوں میں وہی فلزہ نظر آئی، جو کبھی اس کی بہن جیسی تھی، لیکن اب صرف ایک سایہ رہ گئی تھی۔

"تم نے مجھے جس راستے پر لگایا ہے پھر تو میں واقعی مر چکا ہوں، فلزہ... تمہارے لیے، اور اس دنیا کے لیے بھی!"

یہ کہہ کر وہ دروازے سے باہر نکل گیا، جبکہ فلزہ نے ایک زوردار چیخ کے ساتھ ریوالور اٹھا کر دیوار پر دے مارا، گولی کی آواز گونجی،۔۔۔۔۔۔۔۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

دن کے دو بج رہے تھے، سورج کی کرنیں کھڑکی سے اندر آ رہی تھیں۔ ایزل تو کب کی جاگ چکی تھی اور بستر پر لیٹے لیٹے موبائل چلا رہی تھی، مگر ابابیل ابھی گہری نیند میں تھی۔ اچانک، اس کے کراہنے کی آواز نے ایزل کی توجہ کھینچ لی۔

"ہمم... اوئی... ہاااائے!" ابابیل درد سے تڑپ رہی تھی، اس کا ہاتھ پیٹ پر تھا اور وہ دہری ہو رہی تھی۔

ایزل نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا، "ابے کیا ہوا؟ مر کیوں رہی ہو؟"

ابابیل نے مشکل سے آنکھیں کھولیں، "دھرتی پے بوجھ ... میرا پیٹ... بہت درد ہو رہا ہے!"

ایزل نے فوراً گھبرا کر کہا، "ڈنگر عورت ! سیدھا حل ہے،

واشروم جا کے آؤ، سب ٹھیک ہو جائے گا !"

ابابیل کو بھی یہی لگا کہ شاید بس کچھ دیر میں ٹھیک ہو جائے، اس لیے وہ مشکل سے اٹھ کر واشروم چلی گئی۔ ایزل مزے سے موبائل پر اسکرولنگ کرتی رہی، لیکن جب آدھا گھنٹہ گزر گیا اور ابابیل باہر نکلی تو بھی اس کے چہرے پر تکلیف صاف لکھی تھی۔

ایزل نے حیرانی سے پوچھا، "اب کیا ہوا؟ ٹھیک نہیں ہوا؟"

ابابیل نے کراہتے ہوئے کہا، "قبض ہو گئی ہے !"

ایزل نے پہلے تو ایک لمحے کے لیے اس کی طرف دیکھا، پھر ایسا قہقہہ لگایا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ وہ بستر پر گر گئی،پیٹ پکڑ کر ہنستی رہی جبکہ ابابیل اسے غصے سے دیکھ رہی تھی۔

NOVELHUT

"ایزل ! میں مر رہی ہوں اور تم ہنس رہی ہو؟"

ایزل نے مشکل سے اپنی ہنسی پر قابو پایا اور فوراً ڈاکٹر بننے کا فیصلہ کر لیا۔

"ٹھیک ہے، میں تمہاری مدد کروں گی ! چلو، ایکسرسائز کرتے ہیں !"

پھر جو ایزل نے ابابیل کو عجیب و غریب ورزشیں کروائیں، وہ کسی سرکس سے کم نہیں تھا۔ کبھی کہتی، "جھک جاؤ، اچھل جاؤ، دائیں مڑو، بائیں مڑو!" کبھی کہتی، "پیٹ پکڑ کر گھومو، قبض بھاگے گی!"

ابابیل بےزاری سے بولی، "ایزل، میں علاج کے لیے یہ سب کر رہی ہوں یا مداری کا تماشا؟"

ایزل نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا، "یہ جدید طبی تحقیق ہے، محترمہ! قبض ایسے ہی بھاگے گی!"

تھوڑی دیر بعد، دونوں تھک کر باہر نکل آئیں اور صوفے پر بیٹھ گئیں۔ احد کہیں نظر نہیں آ رہا تھا، شاید کسی کام سے باہر گیا تھا۔

اچانک، ایزل کی نظر کچن میں پڑے آلوؤں پر گئی، اور اس کے ذہن میں ایک شریر خیال آیا۔ اس نے جلدی سے ایک آلو اٹھایا، اسے آدھا کیا اور ابابیل کے سامنے لاتے ہوئے گانے کے انداز میں بولی،

NOVEL HUT

"آلو کھاؤ، گیس بناؤ ! آلو کھاؤ، قبض بھگاؤ !"

پھر وہ آلو کو گھماتے ہوئے ناچنے لگی، نعرے لگاتی ہوئی، "قبض بھگاؤ مہم کا آغاز! آلو کی برکت سے، شفا ہی شفا!"

ابابیل نے سر پکڑ لیا، "یا اللہ! مجھے پیٹ کا درد دے دو، لیکن ایزل کی یہ حرکتیں نہ دِکھاؤ!"

ایزل اپنی دھن میں مگن تھی، آلو کو جادوئی چھڑی کی طرح گھما رہی تھی۔ جیسے ہی وہ مڑی، اسے محسوس ہوا کہ ماحول میں اچانک خاموشی چھا گئی ہے۔

جیسے ہی اس نے نظر اٹھائی، اس کا دل دھڑکنا بھول گیا... احد سامنے کھڑا تھا! شرمندگی سے اسکا چہرہ لال ٹماٹر ہوگیا۔۔۔

ایزل کا چہرہ فوراً فق ہو گیا، اس کے ہاتھ سے آلو نیچے گر گیا۔ ابابیل جو پہلے ہی پریشان تھی، احد کی اچانک انٹری پر ایک زوردار قہقہہ لگایا ۔ ایزل جو کب سے اسے تنگ کر رہی تھی اب ایک دم کسی بٹ کی طرح اسکے سامنے کھڑی تھی۔

احد نے ہاتھ باندھ کر انہیں غور سے دیکھا، چہرے پر

NOVEL HUT

الجھن اور سنجیدگی تھی، "یہ... کیا ہو رہا تھا؟"

ایزل نے جلدی سے زمین سے آلو اٹھایا اور معصومیت سے کہا، "یہ... ہم... بس... فزکس کا ایک تجربہ کر رہے تھے !"

احد نے ایک نظر ایزل اور ابابیل پر ڈالی، پھر آلو پر، اور ایک لمحے کے لیے خاموش رہا۔ پھر، اس نے بے اختیار مسکرا کر سر جھٹک دیا، "اللہ تم دونوں کو عقل دے !"

ابابیل نے فوراً سر ہلایا، "آمین !"

ایزل نے آلو کو پیچھے چھپایا اور خود بھی بیگناہ بننے کی کوشش کرنے لگی، لیکن اندر ہی اندر وہ جانتی تھی... آج اس کی عزت کا جنازہ نکل چکا تھا !

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

گھر پر آج سکون تھا کیونکہ آج وہ تینوں دوست گھر پر نہیں تھے۔ حدید اندھیرے کمرے میں بیٹھا تھا، اس کی آنکھیں خلا میں کسی ان دیکھی دنیا کو گھور رہی تھیں۔ وقت جیسے تھم سا گیا تھا، اور اس کے ذہن میں بچپن کی یادیں کسی طوفان کی طرح لوٹ رہی تھیں۔ اسے

معلوم بھی نہ ہوا کہ کب اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

NOVEL HUT

وہ یادیں، جو کبھی خوشگوار تھیں، اب کانٹوں کی مانند اس کے دل میں چبھتی تھیں۔

وہ وقت کتنا خوبصورت تھا جب حدید صرف دس سال کا تھا۔ ایک ہنستا مسکراتا بچہ، جو اپنے والدین کے سایۂ شفقت میں پل رہا تھا۔ ان کا گھر خوشیوں سے بھرا تھا، جہاں ہر روز محبت کی کہانیاں لکھی جاتیں۔

حدید کے لبوں پر بے اختیار ایک دھندلی مسکراہٹ آئی، جب اس نے خود کو اپنے والد کے ساتھ کھیلتے ہوئے یاد کیا۔

NOVEL HUT

وہ ایک عام دن تھا، حدید باہر باغ میں بھاگ رہا تھا، اور زبیر صاحب اس کے پیچھے۔

"بابا، آپ مجھے پکڑ نہیں سکتے !" حدید شرارت سے ہنسا اور دوڑنے لگا۔

زبیر صاحب بھی مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے لپکے۔ "اچھا؟ دیکھتا ہوں یہ چھوٹا سا شرارتی لڑکا کتنا تیز بھاگ سکتا ہے !"

حدید زور زور سے قہقہے لگاتا دوڑ رہا تھا، لیکن اچانک اس کا پاؤں مڑا، اور وہ گھاس پر گر گیا۔

NOVEL HUT

"آہ !" وہ کراہتے ہوئے بولا، اور زبیر صاحب فوراً اس کے پاس آ گئے۔

"حدید! بیٹا، چوٹ تو نہیں لگی؟" انہوں نے نرمی سے پوچھا، اور اسے گود میں اٹھا لیا۔

حدید نے آنکھیں مٹمٹائیں اور مصنوعی رونی شکل بنا کر بولا، "بابا، مجھے تو بہت زیادہ چوٹ لگی ہے، اب میں دوڑ بھی نہیں سکوں گا!"

زبیر صاحب نے مسکرا کر اس کی ناک دبائی۔ "ارے واہ، یہ تو بڑی مصیبت ہو گئی! لیکن میں جانتا ہوں کہ میرا بیٹا بہت بہادر ہے، تھوڑی سی چوٹ سے نہیں روئے گا!"

حدید نے فخریہ انداز میں گردن اکڑائی، "بالکل بابا! میں تو

ہیرو ہوں !"

زبیر صاحب نے ہنستے ہوئے اسے کندھوں پر بٹھا لیا، "میرا بیٹا تو سچ میں ہیرو ہے، اور ہیرو کبھی ہارتا نہیں !"

حدید کو اپنے بابا کی وہ نصیحتیں بھی یاد آئیں جو وہ ہمیشہ اسے دیتے تھے۔

ایک دن وہ دونوں بیٹھے چائے پی رہے تھے، اور زبیر صاحب نے حدید کو غور سے دیکھا۔

"بیٹا، ہمیشہ سچ بولنا، چاہے کچھ بھی ہو جائے۔"

حدید نے معصومیت سے پوچھا، "لیکن بابا، اگر سچ بولنے سے نقصان ہو تو؟"

زبیر صاحب نے مسکرا کر اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا، "بیٹا، سچ بولنے والا کبھی ہارتا نہیں، کیونکہ اللہ ہمیشہ سچوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگر وقتی طور پر نقصان بھی ہو، تو یاد رکھو، آخر میں سچ ہی جیتے گا۔"

حدید نے سر ہلایا اور کہا، "ٹھیک ہے بابا، میں ہمیشہ سچ بولوں گا!"

حدید کو یاد آیا کہ ایک دن وہ اپنے بابا کے ساتھ بیٹھا تھا، اور اچانک وہ شرارت پر اتر آیا۔

"بابا، آپ مجھ سے زیادہ طاقتور ہو یا میں آپ سے؟" اس نے چمکتی آنکھوں سے پوچھا۔

زبیر صاحب نے ہنستے ہوئے کہا، "ظاہر ہے، میں تم سے زیادہ طاقتور ہوں!"

حدید نے فوراً ان کا ہاتھ پکڑ لیا، "چلیں کشتی کرتے ہیں، دیکھتے ہیں کون جیتتا ہے!"

زبیر صاحب نے مزے سے چیلنج قبول کیا، اور دونوں نے ہاتھ پکڑ کر زور آزمائی شروع کر دی۔ حدید نے پوری طاقت لگا دی، مگر زبیر صاحب آرام سے بیٹھے مسکراتے رہے۔

"بابا ! آپ تو بہت طاقتور ہیں !" حدید نے ہار مانتے ہوئے کہا۔

NOVEL HUT

زبیر صاحب نے ہنس کر اسے اپنی گود میں بٹھا لیا۔ "بیٹا، طاقت صرف بازو میں نہیں ہوتی، اصل طاقت دل اور دماغ میں ہوتی ہے۔ جو شخص عقل اور ایمانداری سے کام لیتا ہے، وہی سب سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے !"

یہ سب یادیں حدید کے دل میں کسی خنجر کی طرح چبھ رہی تھیں۔ وہ وقت جب اس کے بابا اس کے ساتھ ہنستے کھیلتے تھے، اب صرف ایک خواب بن چکا تھا— ایک ایسا خواب جسے وقت نے بے دردی سے چکنا چور کر دیا تھا۔

حدید نے آنکھیں بند کیں، اور ایک آنسو اس کے گال پر بہہ نکلا۔ وہ دن، وہ قہقہے، وہ نصیحتیں— سب کچھ ختم ہو چکا تھا۔

NOVEL HUT

اب وہ صرف ایک ادھورا شخص تھا، جس کی زندگی میں صرف یادوں کے سائے باقی رہ گئے تھے۔

یہ سب صرف ایک شخص کی وجہ سے ہوا تھا ، جس سے بدلا لینے کے لیے آج تک حدید زندہ ہے ورنہ وہ تو اپنے بابا کے ساتھ ہی کہی مر چکا تھا۔

حدید نے گہری سانس لی اور آنکھیں کھولیں۔ اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی، جیسے وہ کسی گہری نیند سے جاگ چکا ہو۔ وہ اپنا آنسو صاف کیے بغیر سیدھا بیٹھ گیا۔

"میں کمزور نہیں ہوں... میں وہی حدید ہوں جسے میرے بابا نے بہادر بننا سکھایا تھا۔ مجھے اپنی تقدیر خود لکھنی ہے، اور جو مجھ سے سب کچھ چھین کر گئے، انہیں یہ یاد دلانا ہے کہ حدید زبیر آج بھی زندہ ہے... اور جب حدید وار کرتا ہے، تو دشمنوں کو صرف اندھیرا ہی نصیب ہوتا ہے !"

اس کی مٹھی خود بخود بھینچ گئی۔ اس کے اندر ایک طوفان اٹھ چکا تھا، ایک ایسا طوفان جو اب رکنے والا نہیں تھا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

ابابیل اور ایزل ٹی وی پے کوئی ڈرامہ دیکھنے میں مصروف تھی، احد بھی ان سے کافی دور بیٹھا کچھ سوچ رہا تھا۔ اتنے میں گھنٹی بجی، احد اپنی سوچوں سے باہر آیا اور دروازے کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔۔

دروازہ کھولتے ہی احد کو تو پہلے سمجھ ہی نہیں آئی کہ یہ عجیب مخلوق کون ہے ، پھر جب آیسل نے سامنے آکر سلام کیا تو جانا یہ عجیب مخلوق اوزل ہے جو کیچڑ میں لت پت تھا۔

" اسلام و علیکم میر جانی ! ! ! ! " اوزل نے زبردستی اپنے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔ اوزل کے پورے منہ پر دانت ہی تھے جو اپنی پوری آب وتاب سے چمک رہے تھے ، احد تو پہلے حیران تھا لیکن اسکے دانتوں کی نمائش کے بعد دل کھول کر مسکرایا۔۔۔۔

NOVEL HUT

" و علیکم السلام ! ! ! ! اندر آجاؤ۔۔۔ " احد نے انکے لیے راستہ چھوڑا ۔

ابابیل اور ایزل نے بھی کسی کی موجودگی محسوس کرکے اس طرف دیکھا تو اوزل پر نظریں پڑتے ہی ان کا قہقہہ ہوا میں گونجا۔۔۔ احد نے اوزل اور آیسل کو بیٹھنے کا کہا اور خودی اوزل کے لیے کپڑے لینے کے لیے چلا گیا۔

ابابیل اور ایزل نے اپنی ہنسی بمشکل روکی، لیکن اوزل کی حالت دیکھ کر پھر سے قہقہہ لگا دیا۔

"ہاہاہا ! ڈھکن ، تم تو بالکل کیچڑ میں نہائے ہوئے ایک کالی

بھینس لگ رہے ہو ! " ابابیل نے مزاحیہ انداز میں کہا۔

"ارے نہیں، نہیں، یہ تو ترکی کہ مشہور ماڈل ہیں، لگتا ہے آج کسی دلدل میں فیشن شو کر کے آئے ہیں !" ایزل نے بھی شرارت سے کہا۔

اوزل نے غصے سے دونوں کو گھورا اور چیخا، "یو، تم دونوں ڈنگر عورتوں، بدتمیز عورتوں، مرجاؤ کہیں جا کر ! تم دونوں کے پیچھے میں اتنا خوار ہوا ہوں ! اپنا ناشتہ چھوڑ کر یہاں آیا ہوں، اور تمہیں میری حالت پر ترس آنے کے بجائے مذاق سوجھ رہا ہے؟ !"

NOVEL HUT

آیسل، جو یہ سب دیکھ رہی تھی، بمشکل اپنی ہنسی روکے بیٹھی رہی، جبکہ ابابیل اور ایزل تو کھل کر ہنس رہی تھیں۔

"اچھا بابا، ہم نہیں ہنس رہے، بس ذرا سا مزہ لے رہے تھے !" ابابیل نے معصومیت سے کہا۔

اوزل نے غصے سے احد کے کمرے کی طرف دیکھا، جو ابھی تک کپڑے لے کر نہیں آیا تھا۔

"میں تم دونوں کو زندہ نہیں چھوڑوں گا ! تمہاری وجہ سے یہ حال ہوا ہے میرا ، گھر چلو میں تم دونوں کو بتاتا ہوں ، اور کیا بتا کر آئی ہوں کہ میں نے دھکے دے کر کمرے سے نکالا ہے ، سچ تو یہ ہے کہ میں نے کمرے کا منہ ہی دیکھنے نہیں دیا !" اوزل نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

اسی لمحے احد کپڑے لے کر آیا اور مسکراتے ہوئے اوزل کی طرف بڑھایا، "یہ لو، پہلے جا کر کپڑے بدلو، پھر بیٹھ کر لڑائی کر لینا !"

اوزل نے کپڑے چھینے اور غصے سے بڑبڑاتا ہوا کپڑے بدلنے چلا گیا، جبکہ پیچھے ایزل نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے آیسل کے قریب ہو کر سرگوشی کی، "مسز ڈھکن ! آپ کے سوامی جی کو کیا ہوا ہے؟"

آیسل نے پہلے تو حیرت سے اسے دیکھا، پھر ہنسی روکنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولی، "ہاہاہاہا ! زل غصے میں چل رہے تھے، میں نے کہا بھی تھا آرام سے چلیں، لیکن نہیں، ان کو تو ہیرو بننا تھا ! نتیجہ؟ احد بھائی کی بلڈنگ کے باہر جو نالہ ہے، اس میں جا گرے !"

ایزل کا منہ حیرت سے کھل گیا، پھر یکدم قہقہہ لگا کر

بولی، "واااہ ! یعنی ڈھکن جی نے میر جانی کے گھر آنے سے پہلے نالے میں باقاعدہ غسل کر کے اپنی پاکیزگی کا ثبوت دیا ہے؟"

ابابیل، جو پہلے ہی ہنسی ضبط کر رہی تھی، یہ سنتے ہی پھٹ پڑی، "ہاہاہاہا ! ارے مسز ڈھکن ، اپکو چاہیے تھا کہ ان کو وہیں چھوڑ آتی، کم از کم ماحول کی صفائی تو ہو جاتی ! "

ایزل نے سنجیدگی سے سر ہلایا، "بلکل ! ہم سب کو ڈھکن کا شکر گزار ہونا چاہیے، آخر وہ کیچڑ میں گر کر قدرت کے قریب جانے کی کوشش کر رہے ہیں ! "

آیسل نے آنکھیں گھما کر کہا، "ہاں ہاں، قدرت کے اتنے قریب ہو گئے تھے کہ نالے کے مینڈکوں نے بھی زل کو اپنا بھائی سمجھ کر ہاتھ بڑھا دیا تھا ! "

یہ سنتے ہی ابابیل اور ایزل نے ایک ساتھ قہقہہ لگا دیا، اور ہنسی کے مارے ایک دوسرے پر گرنے لگیں۔

NOVEL HUT

عین اسی وقت، اوزل غصے سے بپھرا ہوا کمرے سے نکلا، "یو ! تم تینوں ہنسنے کے علاوہ کوئی اور کام بھی کر لیتی

ہو یا نہیں؟"

ایزل نے فوراً معصومیت سے کہا، "کرتے ہیں نا، جیسے آپ نے آج صبح نالے کی صفائی کی!"

ابابیل نے سر ہلاتے ہوئے مزید جلتی پر تیل ڈالا، "ہاں، اور میر جانی کو چاہیے کہ آپ کو گورنمنٹ سے ایوارڈ دلوائیں، نالے میں گر کر شہروں کی صفائی میں آپ نے جو کردار ادا کیا ہے، وہ قابلِ ستائش ہے!"

اوزل نے غصے سے صوفے پر بیٹھ کر تکیہ اٹھایا اور سیدھا ایزل کے سر پر دے مارا، "بس ! اب ایک اور لفظ نہیں ! "

ایزل نے قہقہہ لگایا اور بولی، "ٹھیک ہے، لیکن کم از کم بتا دو، ترکی کے مشہور ماڈل کی یہ قدرتی صفائی کی ویڈیو تو نہیں بنی نا؟"

اوزل کا چہرہ فق ہو گیا، "ویڈیو؟؟؟"

NOVEL HUT

آیسل نے مزے سے موبائل اٹھایا، "اچھا ااا ! تو آپ کو نہیں پتا؟ احد بھائی کی بلڈنگ کے سیکیورٹی کیمرے سب

ریکارڈ کرتے ہیں۔۔۔"

اوزل نے بے بسی سے احد کو دیکھا، جو مسکراتے ہوئے موبائل پر کچھ دیکھ رہا تھا، پھر سر اٹھا کر بولا، "واقعی ! بہت زبردست ویڈیو بنی ہے !"

احد نے مسکراتے ہوئے موبائل اسکرین اوزل کی طرف کیا، "واقعی ! بہت زبردست ویڈیو بنی ہے ! دیکھ لو خود !"

NOVEL HUT

اوزل نے گھبرا کر موبائل کی طرف دیکھا اور جیسے ہی ویڈیو چلی، اس کا رنگ فق ہو گیا۔

ویڈیو کا پہلا اینگل بلڈنگ کے گیٹ کے سامنے لگے کیمرے کا تھا۔ اس میں اوزل تیزی سے چلتا نظر آ رہا تھا، چہرے پر غصہ، قدموں میں طوفان، اور ایک ہاتھ سے آیسل کا ہاتھ پکڑے گھسیٹ رہا تھا۔ پھر اچانک، بغیر دائیں بائیں دیکھے، جیسے ہی ایک قدم آگے بڑھایا— دھڑام !

دوسرے اینگل میں اوزل پورے جلال کے ساتھ نالے میں دھڑام سے گرتا دکھائی دے رہا تھا، اور آیسل پیچھے کھڑی دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ چھپا رہی تھی، تاکہ ہنسی نہ نکل جائے۔

NOVEL HUT

تیسرے اینگل میں زوم کر کے دکھایا گیا تھا کہ کیسے اوزل نالے میں ہاتھ پاؤں مارتا ہوا کھڑا ہونے کی کوشش کر رہا تھا، اور ساتھ ہی ایک بے گناہ مینڈک اس کے کندھے پر آ کر بیٹھ گیا تھا !

چوتھے اینگل میں، جو کیمرہ بلڈنگ کے داخلی دروازے کے قریب تھا، آئیسل کی شکل دکھائی دے رہی تھی، جو پہلے تو سنجیدہ بنی کھڑی تھی، مگر جیسے ہی اوزل نالے سے باہر نکلا، کیچڑ میں لت پت، تو وہ فوراً پیچھے مڑ کر دیوار کی طرف دیکھنے لگی، اور کندھے ہلانے لگی— جو صاف بتا رہے تھے کہ وہ اندر ہی اندر ہنس رہی تھی !

ویڈیو کے آخر میں، بلڈنگ کے گارڈز کا سین تھا، جو اوزل کو نالے سے باہر آتا دیکھ کر پہلے تو حیران ہوئے، اور پھر ایک دوسرے کو کہنی مار کر ہنسی ضبط کرنے کی کوشش کرنے لگے۔

آیسل نے مسکراہٹ دبانے کی کوشش کی، "زل، آپ تو فلمی ہیرو لگ رہے ہیں، بس بیگراؤنڈ میں 'پانی پانی' گانا چلا دیتے تو سین مکمل ہو جاتا!"

ایزل اور ابابیل ہنسی سے دوہری ہو رہی تھیں، جبکہ احد نظریں جھکا کر دھیرے دھیرے مسکرا رہا تھا۔

اوزل نے سرخ چہرے کے ساتھ موبائل احد کے ہاتھ سے چھینا اور غصے سے بولا، "تم سب جہنمی لوگ ہو ! میں نالے میں گرا، ہو میری دعا ہے تم سب سمندر میں گرو؟ ! "

ایزل نے بے ساختہ قہقہہ لگایا، "ابے ڈھکن، گرنے کا افسوس بعد میں کر لینا، پہلے یہ بتاؤ کہ وہ مینڈک آپ کا دوست تھا یا دشمن؟"

ابابیل نے بھی شرارت سے کہا، "اور یہ جو آپ نے نالے میں گرنے کے بعد ہاتھ ہلا کر مدد مانگی، کیا آپ کو لگا تھا کہ کوئی ہیلی کاپٹر آئے گا؟"

اوزل نے احد کو مسکین شکل بنا کر دیکھا ، "یہ ویڈیو ڈیلیٹ کر دیں ! "

احد نے سنجیدگی سے موبائل اپنی گرفت میں رکھتے ہوئے کہا، ". میں نے یہ ویڈیو پہلے ہی ڈیلیٹ کروا دی تھی۔"

اوزل نے سکون کا سانس لیا، "اللہ کا شکر ہے! ورنہ میری عزت..."

NOVEL HUT

احد نے اس کی بات کاٹتے ہوئے مزید سنجیدگی سے کہا، "لیکن آئندہ اپنی حرکتوں کی وجہ سے ایسے حالات مت بناؤ کہ کوئی تمہاری عزت کو مذاق بنا دے۔ یہ ویڈیو غلط ہاتھوں میں جا سکتی تھی، لوگ اس پر مزاحیہ میمز بنا سکتے

تھے، اور تمہارا مذاق اڑایا جا سکتا تھا۔ کچھ بھی کرنے سے پہلے سوچ لیا کرو کہ اگر کوئی تمہیں ریکارڈ کر لے تو تمہیں کیسا لگے گا؟"

احد کی سنجیدہ بات سن کر آیسل اور اوزل تھوڑا خاموش ہو گئے، لیکن ابابیل اور ایزل پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

ایزل نے بےنیازی سے کندھے اچکائے، "حد ہو گئی، میر جانی! ایسے بول رہے ہیں جیسے ڈھکن کی گرنے والی ویڈیو قومی سلامتی کے لیے خطرہ تھی!"

ابابیل نے ہنسی دباتے ہوئے سر ہلایا، "بالکل ! اور آپ نے جس طرح سنجیدہ ہو کر تقریر کی، لگ رہا تھا کہ ڈھکن نے نالے میں گر کر کوئی بین الاقوامی سازش کر دی ہو ! "

ایزل نے مزید چھیڑا، "ہاں ڈھکن، اب تمہاری ویڈیو وائرل ہو جاتی تو کیا ہوتا؟ زیادہ سے زیادہ لوگ اپ کو 'کیچڑ مین' کہہ کر میمز بنا لیتے ! "

اوزل نے غصے سے ان دونوں کی طرف دیکھا، "تم دونوں کا کچھ نہیں ہو سکتا ! میں زندگی موت کے بیچ معلق تھا اور تم لوگوں کو میمز کی فکر ہے؟ ! "

ابابیل نے ہنسی دباتے ہوئے مصنوعی افسوس کا اظہار کیا، "ہاں، ہم سمجھے نہیں... نالے میں گرنے کے بعد آپ کو کیسا محسوس ہوا؟"

ایزل نے موقع سے فائدہ اٹھایا، "ہاں ہاں ! ایکسپلین کریں نا، جیسے ہی آپ نے قدم بڑھایا اور پھر خلا میں معلق ہوئے، تب آپ کو زندگی پر کوئی فلسفیانہ خیال آیا تھا؟"

یہ سن کر احد بھی اپنی مسکراہٹ نہ روک سکا جبکہ آیسل نے ہاتھ سے منہ چھپا لیا۔

اوزل نے دانت پیستے ہوئے احد کی طرف دیکھا، "میر جانی ! پلیز مجھے اجازت دو کہ میں ان دونوں کا بھی نالے میں غسل کروا دوں ! "

احد نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا، "نہیں اوزل، ان کے لیے نالہ کافی نہیں ہوگا، انہیں سمندر میں نہلانے کی ضرورت ہے ! "

یہ سن کر پورا کمرہ ہنسی سے گونج اٹھا، جبکہ اوزل ناک پھلا کر غصے میں بولا ، " اگر میری عزت اچھال لی ہو تو کہی باہر چلے مجھے بہت بھوک لگی ہوئی ہے "

احد نے سر جھٹک کر سنجیدگی سے کہا، "آپ لوگ جاؤ، مجھے کچھ ضروری کام ہے۔"

اوزل نے فوراً ناک چڑھائی، "یہ کیا بات ہوئی؟ آپ کی غیر موجودگی میں کھانے کا مزہ کیسے آئے گا؟"

احد نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا، "آپ لوگوں کی حرکتیں سن کر ہی اندازہ ہو رہا ہے کہ کھانے کا زیادہ تر وقت ت نوک جھونک میں ہی گزرے گا۔ میں محفوظ رہنا چاہتا ہوں!"

ابابیل نے چمکتی آنکھوں سے کہا، "چلو، میر جانی کے بغیر ہی سہی، پر کھانے کا موقع نہیں چھوڑ سکتے !"

اوزل نے جلدی سے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے بولا، "ہاں ہاں، ورنہ مجھے واقعی چکر آجائے گا !"

احد نے سر ہلاتے ہوئے انہیں جاتے دیکھا اور خود بھی گہری سوچ میں ڈوب گیا، جبکہ باقی سب ہنسی مذاق کرتے ہوئے باہر نکل گئے، ایک اور نیا ہنگامہ برپا کرنے کے لیے !

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

احد مسجد سے نکل کر آہستہ آہستہ اپنے گھر کی طرف بڑھ رہا تھا۔ آج اس نے اوزل اور باقی سب کے ساتھ جانے سے انکار صرف سنان کی وجہ سے کیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کی سنان اس کا منتظر ہوگا ۔ اور سنان ہمیشہ مسجد کے دروازے کے پاس بیٹھ کر اسے دیکھتا تھا، لیکن مگر آج وہاں کوئی نہیں تھا۔

"سنان کہاں ہے؟"

یہ سوال اس کے ذہن میں بار بار گونج رہا تھا۔کیونکہ پچھلے ایک ہفتے سے لگاتار سنان یہاں آرہا تھا۔

وہ کچھ لمحے دروازے کے پاس کھڑا رہا، شاید سنان آج

دیر سے آرہا ہو، مگر جب خاصی دیر تک انتظار کے باوجود وہ نہ آیا، تو احد بوجھل قدموں سے واپس چل پڑا۔

گلی میں سناٹا تھا، دور کہیں ایک بلی کے چلنے کی آواز آرہی تھی۔ احد نے جیسے ہی ایک تنگ گلی میں قدم رکھا، اچانک تین سائے اس کے سامنے آکھڑے ہوئے۔

NOVEL HUT

"یہی ہے وہ مار ڈالو سالے کو !" ایک آواز گونجی، اور ساتھ ہی کسی نے چمکدار خنجر نکالا۔

احد نے ان لوگوں کو نظر بھر کر دیکھا، مگر اس کے چہرے پر کوئی پریشانی نہیں تھی۔ جیسے اسے کوئی خوف نہ ہو۔

اچانک اس کی نظریں پیچھے گلی کے موڑ پر پڑیں۔ سنان ! !

سنان پوری رفتار سے اس کی طرف بھاگا آرہا تھا۔فاصلہ زیادہ تھا لیکن احد نے پھر بھی سنان کو پہچان لیا تھا۔ احد کے لبوں پہ مسکراہٹ ائی۔

NOVEL HUT

احد جانتا تھا کہ سنان اسے بچانے کے لیے آرہا ہے۔ اسی لیے اس نے ہاتھ بھی نہیں اٹھایا، کوئی دفاع نہیں کیا۔

پہلا وار! ایک حملہ آور نے احد کے کندھے پر خنجر مارا، لیکن احد نے خود کو سنبھال لیا۔

دوسرا حملہ آور آگے بڑھا، مگر جیسے ہی وہ حملہ کرنے لگا۔

"بس بہت ہو گیا!" سنان کی دھاڑ گونجی، اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک حملہ آور کے سر پر زوردار مکا مارا۔

NOVEL HUT

حملہ آور پیچھے ہٹنے لگا، مگر سنان نے جھپٹ کر اس کا گریبان پکڑا اور ایک گھونسہ اس کے پیٹ میں دے مارا اور غرایا "جا کر بتا دینا فلزہ کو کہ اس تک پہنچنے کے لیے اس کو پہلے میرے سے سامنا کرنا پڑے گا۔"

باقی دو نے بھی حملہ کرنے کی کوشش کی، لیکن سنان کا غصہ ان پر بھاری پڑا۔ کچھ ہی دیر میں وہ تینوں زخمی حالت میں وہاں سے بھاگ گئے۔

سنان نے گہری سانس لی اور احد کی طرف بڑھا، جو زمین پر نیم زخمی بیٹھا تھا۔

"تم نے اپنا دفاع کیوں نہیں کیا؟" سنان نے سختی سے پوچھا۔

NOVEL HUT

احد نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں اور ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا،
"کیونکہ میں نے تمھیں اپنی طرف آتے دیکھ لیا تھا، تو میں نے سوچا آج دیکھ ہی لیتے ہیں تم کسی کی جان بچا بھی سکتے ہو یا نہیں"

سنان نے شرمندگی سے اس کی طرف دیکھا، اور پھر نظریں چرا لیں۔ "
ضروری تو نہیں کہ تم انسان کہ ہر رنگ سے واقف ہو "۔

"میں تمہارا انتظار کر رہا تھا، مگر تم آج آئے کیوں نہیں؟" احد نے اسکی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

سنان خاموش رہا۔

"سنان؟"

کچھ لمحوں بعد، سنان نے گہری سانس لی اور کہا، "میں... میں کھو گیا تھا۔"

احد نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا، "کیا مطلب؟"

سنان نے لب بھینچے، جیسے کچھ بتانے میں ہچکچا رہا ہو، تھوڑی دیر بعد بولا تو اسکی آواز میں کرب تھا۔

"کبھی کبھی کچھ یادیں اتنی شدید ہوتی ہیں کہ وہ انسان کو جکڑ لیتی ہیں، آزاد نہیں ہونے دیتیں۔ آج میں اسی قید میں تھا..."

احد نے خاموشی اختیار کی۔

وہ جانتا تھا کہ سنان کا ماضی ایک کھلی کتاب نہیں ہے، بلکہ ایک ایسا راز ہے جسے وہ کسی سے بانٹنا نہیں چاہتا۔

NOVEL HUT

"لیکن..." سنان کی آواز بھاری تھی، "آج میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں ان اندھیروں میں مزید قید نہیں رہوں گا۔"

احد نے سر ہلایا، جیسے اس کے فیصلے کو تسلیم کر رہا ہو۔

سنان نے احد کا بازو اپنے کندھے پر رکھا اور اسے آہستہ آہستہ سہارا دے کر چلانے لگا۔ احد کی چوٹ زیادہ گہری نہیں تھی، لیکن خون بہنے کی وجہ سے کمزوری محسوس ہو رہی تھی۔ راستہ خاموش تھا، مگر یہ خاموشی معمولی نہیں تھی۔

سنان کی آنکھوں میں ایک عجیب سا طوفان تھا، جیسے وہ اپنے اندر کسی جنگ سے گزر رہا ہو۔ اس کے لب سختی سے بند تھے، چہرہ سپاٹ تھا، مگر اس کی گرفت احد کے بازو پر مضبوط ہو رہی تھی۔ جیسے جیسے وہ گھر کی طرف بڑھ رہے تھے، سنان کی خاموشی اور گہری ہوتی جا رہی تھی۔

احد نے دو تین بار اس کی طرف دیکھا، جیسے کچھ کہنے والا ہو، مگر پھر چپ ہو گیا۔ وہ جانتا تھا کہ ابھی سنان کو خود کو سنبھالنے کے لیے وقت چاہیے۔

چاندنی راستے کو روشن کر رہی تھی، مگر دونوں کے ذہن میں اندھیرے کی دھند چھائی ہوئی تھی۔

جب وہ دروازے تک پہنچے، تو سنان نے ایک گہری سانس لی، احد کو دروازے کے قریب سہارا دیا، اور دھیرے سے بولا:

"اب آرام کرو... مجھے تم سے کل کچھ بات کرنی ہے۔"

NOVEL HUT

یہ کہہ کر وہ پلٹ گیا، مگر احد جانتا تھا کہ سنان کے اندر کوئی طوفان اٹھ رہا ہے—ایک ایسا طوفان جو جلد یا بدیر

باہر ضرور آئے گا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

سنان نے خود کو ایک سنسان جگہ پر کھڑا پایا۔ آسمان پر گہرے بادل چھائے ہوئے تھے، اور ہر طرف ایک عجیب سا سناٹا تھا۔ اچانک، ایک ہلکی ہنسی کی آواز سنائی دی۔ وہ چونک کر مڑا تو ایک لڑکی کو دیکھ رہا تھا، جو سفید لباس میں ملبوس تھی۔ اس کی ہری آنکھیں چمک رہی تھیں، اور اس کے چہرے پر ایک پراسرار مسکراہٹ تھی، مگر آنکھوں میں گہری سنجیدگی جھلک رہی تھی۔ یہ وہ

ہی لڑکی تھی جو مسلسل اسکے خوابوں میں آیا کرتی تھی اور آج اس کو اس مقام پر پہنچانے والی بھی وہ ہی تھی۔

"تم نے بہت گناہ کیے ہیں، سنان۔" اس کی آواز نرم تھی، مگر ہر لفظ سیدھا اس کے دل میں اتر رہا تھا۔

سنان کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ "ت... تم کون ہو؟"

NOVEL HUT

لڑکی نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا، "ابھی بھی وقت ہے... واپس آجاؤ، سنان۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔"

سنان کی آنکھوں میں الجھن تھی۔ "میرے لیے کوئی واپسی نہیں ہے! میں بہت دور نکل چکا ہوں!"

لڑکی نے ایک لمبی سانس لی، جیسے وہ اس کے الفاظ کی پیشگوئی پہلے ہی کر چکی ہو۔ "یہ تمہارا وہم ہے، سنان! اللہ کی رحمت اس دنیا کی ہر چیز سے زیادہ وسیع ہے۔ تم نے اپنے آپ کو خود ہی اندھیروں میں دھکیل دیا ہے، لیکن یاد رکھو، اللہ کی روشنی ہر اندھیرے کو مٹا سکتی ہے۔"

NOVEL HUT

سنان نے بے بسی سے سر جھکا لیا۔ "لیکن میرے گناہ..."

"تمہارے گناہ تمہارے رب سے بڑے نہیں ہیں، سنان !" لڑکی کے الفاظ بجلی کی طرح اس پر گرے۔

"تم سمجھتے ہو کہ تمہیں معافی نہیں ملے گی؟ لیکن جانتے ہو، سب سے بڑا دھوکہ یہ ہے کہ انسان خود کو اس قابل ہی نہ سمجھے کہ اللہ اسے معاف کر سکتا ہے !"

سنان کے حلق میں کچھ اٹکنے لگا۔ وہ کچھ کہنے کے لیے منہ کھولنا چاہتا تھا، مگر الفاظ نہیں مل رہے تھے۔

NOVEL HUT

لڑکی نے ایک آخری نظر اس پر ڈالی۔ "یہ تمہارا آخری

موقع ہو سکتا ہے، سنان... ابھی بھی وقت ہے، لوٹ آؤ!"

سنان نے بے اختیار ہاتھ بڑھایا، جیسے وہ اسے روکنا چاہتا ہو، مگر جیسے ہی اس کی انگلیاں اس کے قریب پہنچیں، سب کچھ تحلیل ہونے لگا۔ روشنی مدھم ہوئی، زمین اس کے قدموں کے نیچے سے کھسکنے لگی، اور اچانک...

سنان ہانپتے ہوئے اٹھ بیٹھا۔

NOVEL HUT

اس کا سانس تیز چل رہا تھا، ماتھا پسینے سے بھیگ چکا تھا، اور دل دیوانہ وار دھڑک رہا تھا۔

اس نے لرزتے ہاتھوں سے اپنا چہرہ تھاما۔ وہ اب بھی اس لڑکی کی آواز کو سن سکتا تھا—"ابھی بھی وقت ہے، سنان... لوٹ آؤ!"

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

گھر میں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ رات کے ایک بج رہے تھے۔ اوزل، ایزل، ابابیل اور آیسل گھر پہنچ چکے تھے، لیکن جیسے ہی دروازہ کھولا، ابابیل اور ایزل وہیں رک گئیں، جیسے کسی نے ان کے قدموں میں بریک لگا دی ہو۔ دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر کچھ یاد آیا، فوراً اوزل

کی طرف متوجہ ہوئیں۔

"ہم نہیں جا رہے !" ایزل نے ہاتھ باندھ کر اعلان کیا۔

"ہاں، ہمیں میر جانی کے پاس جانا ہے !" ابابیل نے بھی تائید کی۔

اوزل جو پہلے ہی دن بھر کی تھکن سے نڈھال تھا، ان دونوں کی فرمائش سن کر ایک لمحے کے لیے گہری سانس لینے لگا۔ پھر اچانک اپنی مشہورِ زمانہ "سنجیدہ دھمکیوں والا" انداز اپناتے ہوئے ان دونوں کی طرف بڑھا۔

NOVEL HUT

"اگر تم دونوں ابھی کے ابھی چپ چاپ اندر نہیں گئیں، تو قسم سے ! میں تمہیں گھسیٹ کر اندر لے کر جاؤں گا، اور پھر تم دونوں کو صوفے پر باندھ کر رکھوں گا، تاکہ نہ تم بھاگ سکو، نہ بول سکو، اور نہ مزید فرمائشیں کر سکو !"

ایزل اور ابابیل ایک لمحے کے لیے حیران ہوئیں، پھر ابابیل نے خفگی سے کہا، "ہمیں دھمکی دے رہے ہو؟"

اوزل نے سنجیدگی سے سر ہلایا، "نہیں، میں حقیقت بتا رہا ہوں۔ اگر یقین نہیں آتا تو آزما لو!"

NOVEL HUT

آیسل جو اب تک خاموش تماشائی بنی ہوئی تھی، مسکراہٹ دباتے ہوئے بولی، "بہتر ہوگا کہ تم دونوں چپ چاپ اندر چلو، ورنہ زل واقعی یہ سب کر گزرے

گے، اور پھر ہمیں پورے محلے میں شرمندگی اٹھانی پڑے گی کہ ہمارے گھر میں دو 'ڈنگر خواتین' باندھ کر رکھی گئی ہیں۔"

ایزل اور ابابیل نے ایک دوسرے کو دیکھا، پھر اوزل کی شکل دیکھی، جس کے چہرے پر صاف لکھا تھا "اب مزید بحث کی تو انجام برا ہوگا!"

آخر کار، دونوں نے گہری سانس لی اور ہار مان لی۔

NOVEL HUT

"ٹھیک ہے! لیکن یہ زبردستی تھی، اور ہم اس زیادتی کو کبھی نہیں بھولیں گے!" ابابیل نے چلا کر کہا۔

"ہاں، اور بدلہ ضرور لیں گے !" ایزل نے بھی آنکھیں تنگ کر کے کہا۔

اوزل نے مزے سے سر ہلایا، "جو جی میں آئے کرو، لیکن پہلے اندر جاؤ !"

تینوں گھر کے اندر چلے گئے، جبکہ اوزل نے ایک فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ دروازہ بند کر دیا۔ لیکن اسے معلوم نہیں تھا کہ ان دونوں کی "بدلے" کی پلاننگ شروع ہو چکی تھی !

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

حدید کا لیپ ٹاپ کئی دنوں سے خراب تھا، لیکن اپنی فطرت کے پیش نظر، اس نے کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا۔ وہ کسی ماہر سے بات کر رہا تھا، مگر قسمت کی

مارکہ ابابیل نے اسے فون پر سن لیا۔ ابابیل کے اندر فوراً ایک سائنسدان کی بیٹی والی روح جاگ اٹھی، اور اس نے تہیہ کر لیا کہ وہ حدید کا لیپ ٹاپ خود ٹھیک کرے گی۔

ایزل اور اوزل کو جب یہ معلوم ہوا تو وہ اپنی ہنسی روک نہ سکے۔

"ابابیل، تم نے زندگی میں کبھی پنکھے کا ریموٹ بھی صحیح نہیں کیا، اور اب لیپ ٹاپ؟" اوزل نے حیرانی سے پوچھا۔

"ہاں، بالکل ! پچھلی بار تم نے گھڑی کی بیٹری بدلنے کی کوشش کی تھی اور پوری گھڑی شہید ہوگئی تھی ! " ایزل

نے ہنسی چھپاتے ہوئے کہا۔

"بس بس ! تم لوگ دیکھتے جاؤ، آج میں سائنٹسٹ کی بیٹی ہونے کا ثبوت دوں گی !" ابابیل نے اکڑ کر کہا اور تینوں حدید کے کمرے میں داخل ہو گئے۔

حدید گھر پر نہیں تھا، تو موقع سنہری تھا۔ ابابیل نے لیپ ٹاپ کھولا، پیچ کس اٹھایا، اور بغیر کسی منصوبے کے اسکرو کھولنے شروع کر دیے۔ ایزل اور اوزل دروازے پر کھڑے نظر رکھے ہوئے تھے، مگر اندرونی طور پر وہ دعا کر رہے تھے کہ حدید اچانک واپس نہ آ جائے، ورنہ یہ تینوں تاریخ کے سب سے خطرناک جرم "لیپ ٹاپ مرمت" کے الزام میں پکڑے جاتے۔

آدھے گھنٹے کی محنت، پسینے اور کچھ الٹے سیدھے وائر جوڑنے کے بعد ابابیل نے فخریہ انداز میں اعلان کیا، "ہو گیا! میرا دماغ واقعی کمال کا ہے!"

"یقیناً، اور اب اس کمال کو چیک کرنے کا وقت آگیا ہے!" اوزل نے ہنسی دباتے ہوئے کہا۔

ابابیل نے اتراتے ہوئے پاور بٹن دبایا۔ لمحہ بھر کے لیے

کمرے میں ایک سنسنی پھیل گئی، جیسے سب کسی بڑے معجزے کے منتظر ہوں۔ لیکن معجزے کے بجائے ایک زوردار "دھماکہ" ہوا، اور اگلے ہی لمحے

تینوں کا حال ایسا تھا جیسے کسی نے کوئلے کی کان سے نکال کر سیدھا یہاں پھینک دیا ہو—چہرے کالے، بال بکھرے، اور کپڑوں پر جلی ہوئی دھول کے نشان!

دروازہ دھڑام سے کھلا اور حدید اندر داخل ہوا۔ جو منظر اس کے سامنے تھا، اسے دیکھ کر اس کی آنکھیں غصے سے انگارے بن گئیں۔

"یہ۔۔۔یہ کیا کیا تم لوگوں نے؟!!" حدید کی گرج دار آواز گونجی۔

ابابیل نے اپنی کالک زدہ شکل پر ہاتھ پھیرا، مسکرانے کی کوشش کی، اور کہا، "آپ یقین نہیں کریں گے، کھڑوس، مگر آپکا لیپ ٹاپ واقعی ٹھیک ہوگیا تھا۔۔۔ بس آخری دھماکہ پتہ نہیں کیسے ہوگیا !"

ایزل اور اوزل نے ایک دوسرے کو دیکھا، پھر زور سے کھانسے، جیسے ان کے پاس اپنی ہنسی روکنے کا بس یہی ایک طریقہ ہو۔

ایزل اور اوزل نے حدید کی آنکھوں میں چمکتے غصے کے شعلے دیکھے تو ان کے دماغ کی بتی فوراً جل اٹھی۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو خفیہ اشارے کرنے لگے، جیسے خاموشی سے یہ طے کر رہے ہوں کہ یہاں سے کھسکنے میں ہی بھلائی ہے۔

"اوہ، مجھے اچانک یاد آیا، کہ آج میں نے آئیسل کو اس کے گھر لے کر جانا تھا !" اوزل نے مصنوعی حیرت سے کہا اور دروازے کی طرف لپکا۔

"ہاں ہاں ! اور مجھے یاد آیا کہ میرے پیپر ہونے والے ہیں ! ! اور ابھی مجھے تیاری کرنی ہے " ایزل نے فوراً موقع سے فائدہ اٹھایا اور اوزل کے پیچھے پیچھے نکل گئی۔

NOVEL HUT

"ارے تم دو—" ابابیل نے پیچھے سے ان کو آواز دی، مگر وہ پہلے ہی غائب ہو چکے تھے۔

اب حدید اور ابابیل آمنے سامنے تھے۔ ایک طرف حدید، جس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا، اور دوسری طرف ابابیل، جس کی شکل اب بھی "دھماکے کے بعد" والی فلمی ہیروئن جیسی لگ رہی تھی۔

حدید نے گہری سانس لی، جیسے خود کو قابو میں رکھنے کی آخری کوشش کر رہا ہو، پھر دھاڑا، "لڑکی ! آخر تم نے میرا لیپ ٹاپ کیوں ٹھیک کرنے کی کوشش کی؟ !"

NOVEL HUT

ابابیل نے اپنے جلے ہوئے حجاب کو انگلیوں سے سنوارا، جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو، اور مسکراہٹ دبائے بولی، "لڑکے، آپ کو مجھ پر فخر ہونا چاہیے ! میں نے آج اپنے سائنسدان ہونے کے جوہر دکھائے ہیں۔"

"جوہر؟ ! تم نے میرے لیپ ٹاپ کا بارودبنا دیا ! اور میں پاگل تم پر فخر کرنے بیٹھ جاؤ" حدید غصے سے بولا۔

"اچھا؟ تو آپ کہ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میں ایک زبردست ایجادات کرنے والی سائنسدان ہوں؟ جس نے گھر بیٹھے بیٹھے بارودبنا دیا !" ابابیل نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

NOVEL HUT

حدید نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا، "یہ زبردست ایجاد نہیں، تباہی تھی ! پورا لیپ ٹاپ دھماکے سے اڑ گیا !"

ابابیل نے کندھے اچکائے، "ہاں، لیکن مثبت پہلو بھی دیکھو... اب آپ کو نیا لیپ ٹاپ لینے کا موقع ملے گا ! نئی

چیزیں خریدنا خوشی دیتا ہے، پتہ ہے؟"

حدید کی آنکھیں مزید سرخ ہو گئیں، "تم... تم ایک بدتمیز لڑکی ہوں ! ! !" ۔

ابابیل نے بےنیازی سے کہا، " حضور نہایت بھی بولیے "۔

حدید نے غصے سے دانت پیسے، " لڑکی ! ! "

"لڑکے ! !" ابابیل نے بھی اسی کے انداز میں کہا اور قہقہہ لگا دیا۔

حدید نے اپنا لیپ ٹاپ کا ایک پرزہ اٹھایا اور ابابیل کو غصے سے گھورنے لگا۔

"سوامی، آپ نے کبھی سوچا ہے کہ زندگی میں ہنسی مذاق بھی ہونا چاہیے؟ آپ ہمیشہ سنجیدہ کیوں رہتے ہو؟"

حدید نے سر اٹھایا، "ہنسی مذاق؟ ! میرا قیمتی لیپ ٹاپ دھماکے سے اڑ گیا ہے، اور تم کہہ رہی ہو کہ ہنسی مذاق ہونا چاہیے؟ ! "

ابابیل نے فلسفیانہ انداز میں سر ہلایا، "دیکھیں، اگر یہ نہ اڑتا تو آپ کو کیسے پتہ چلتا کہ آپ کے کمرے میں اتنی اچھی وینٹیلیشن ہے؟ ابھی دیکھیں، کھڑکیاں بھی کھل گئیں، ہوا بھی آ رہی ہے، دھواں بھی نکل گیا ! ابابیل ہاتھ سے اشارے کرتے ہوئے اس کو بتاتی رہی تھی اور ساتھ ساتھ دروازے کی طرف بھی بڑھ رہی تھی۔

حدید کا غصہ ایک بار پھر آسمان کو چھونے لگا، "یہ 'اچھی وینٹیلیشن' نہیں، بلکہ تباہی ہے ! میرا سارا ڈیٹا چلا گیا، میری محنت برباد ہو گئی، اور تمہیں مذاق سوجھ رہا ہے؟ !"

ابابیل نے معصومیت سے آنکھیں جھپکائیں، "اچھا تو آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ سب میرے غلط بٹن دبانے کی وجہ سے ہوا؟ مطلب سارا قصور میرا ہے؟"

حدید نے دانت پیسے، "ظاہر ہے ! ! "

ابابیل نے گہری سانس لی، جیسے بہت بڑا فیصلہ کر رہی ہو، پھر ایک اداکارہ کی طرح آنکھیں نم کر کے بولی، "ٹھیک ہے... اگر آپ کو لگتا ہے کہ میں قصوروار ہوں تو میں آپ کو چھوڑ کر جا رہی ہوں۔ اس دنیا میں میرے لیے

کوئی جگہ نہیں ! "

یہ کہہ کر اس نے آہستہ آہستہ دروازے کی طرف چلنا شروع کیا، مگر حدید نے فوراً ہاتھ اٹھایا، "یہ ڈرامہ بازی میرے ساتھ نہیں چلے گی !"

"کھڑوس کریپر ! ! ! یہ ڈرامے بازیاں آپ کے ساتھ نہیں کروگی تو کیا اپنے چاچے کے ساتھ کروگی۔؟" ابابیل بولتے ساتھ ہی کمرے سے فرار ہوئی۔ پیچھے حدید سر پکڑ کے بیٹھ گیا۔اور اپنی قسمت پر افسوس کر رہا تھا کہ کیوں اس نے اس لڑکی سے نکاح کرنے کے لیے ہامی بھری تھی۔ لیکن اب تو کچھ نہیں ہو سکتا تھا ، اب اس کو ساری زندگی اس کے ساتھ بتانی پڑے گی۔۔۔۔۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

ابابیل کمر پر ہاتھ رکھے غصے سے بیٹھی تھی، اور ایزل اور اوزل ایک طرف کھسر پھسر کر رہے تھے۔ دونوں اچھی طرح جانتے تھے کہ انہوں نے مشکل وقت

میں ابابیل کو تنہا چھوڑ کر اپنی جان بچائی تھی، اور ابابیل اس وقت کسی بھی معافی کے موڈ میں نہیں تھی۔

ایزل نے آہستہ سے قدم بڑھایا اور مصنوعی نرمی سے

بولی، "ڈنگر عورت یار، مان بھی جاؤ! دیکھو، ہم نے ایسا جان بوجھ کر نہیں کیا، حالات ہی ایسے بن گئے تھے..."

NOVEL HUT

ابابیل نے تیزی سے گھور کر اسے دیکھا، "حالات؟! ہاں بالکل، جیسے کسی نے تم دونوں کے پیروں میں خودکار انجن لگا دیے تھے جو تمہیں وہاں سے بھگا کر لے گیا!"

اوزل نے گلا کھنکھارا، "وہ... ہم نے سوچا کہ تم زیادہ ماہر ہو، اس لیے تمہیں موقع دینا چاہیے تھا!"

ابابیل نے طنزیہ قہقہہ لگایا، "ہاں! بہت اچھا موقع دیا تم نے! کھڑوس جلاد کے غصے کے سامنے اکیلا چھوڑ دیا!"

ایزل نے شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا، "اچھا اب غصہ چھوڑو نا، دیکھو، ہم دل سے معافی مانگ رہے ہیں!"

ابابیل نے سختی سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا، "یہاں سے چلی جاؤ! میرے سے کچھ سن نہ لینا!"

ایزل نے مزے سے آنکھیں گھمائیں اور بولی، "آج تو سنا ہی دو، ویسے بھی سب کچھ سن لیا، بس بھابھی سننا رہ گیا ہے!"

NOVEL HUT

ابھی ایزل کے جملہ مکمل کرنے کی دیر تھی کہ ابابیل کی آنکھیں پہلے حیرت، پھر غصے سے پھیل گئیں۔

"کیا کہا!!!؟ !" ابابیل کے لہجے میں خطرناک چمک تھی۔

ایزل کو اپنی غلطی کا احساس ہوا، مگر اب بہت دیر ہو چکی تھی۔ اس نے فوراً پیچھے ہٹنے کی کوشش کی، لیکن ابابیل نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی جوتی اتاری اور اس کے پیچھے دوڑ پڑی۔

"دھرتیپے بوجھ ! رک جاؤ ! آج تمھاری کان ہمیشہ کے لیے بند کر دوں گی ! تاکہ کچھ بھی نہ سن سکو ! "

ایزل چیختی ہوئی بھاگ نکلی، "ارے، میں تو بس مذاق کر رہی تھی ! ہنسی مزاح بھی کوئی چیز ہوتی ہے ! "

"ہاں، اور آج میں تمہیں 'جوتا مزاح' سکھاؤں گی ! " ابابیل نے غصے میں جوتی ہوا میں گھمائی۔

اوزل ایک کونے میں کھڑا ہنسی سے دوہرا ہو رہا تھا، جبکہ ایزل دروازے کے پیچھے چھپنے کی کوشش کر رہی تھی، "ڈنگر عورت، دیکھو، غصہ صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا ! "

"لیکن جوتا عقل کے لیے بہت اچھا ہوتا ہے !" ابابیل نے جوتی پھینکی، جو ایزل کے سر کو چھوتے ہوئے دیوار سے جا لگی۔

ایزل نے فوراً سر پکڑ لیا اور ہنستے ہوئے کہا، "بس بس ! میں نہیں بولوں گی، میں نہیں بولوں گی !"

ابابیل نے سانس پھلاتے ہوئے انگلی اٹھائی، "آج کے بعد اگر زبان چلائی ناں، تو جوتی سیدھا ماتھے پر لگے گی !"

اوزل نے ہنسی دباتے ہوئے سر ہلایا، "ہاں دھریتیے بوجھ، عقل مند لوگ وہی ہوتے ہیں جو جوتی دیکھ کر سبق سیکھ لیں !"

ایزل نے جھنجھلا کر اسے گھورا، "آپ چپ کریں! ہنسنے کی ضرورت نہیں ہے!"

ابابیل نے اپنی جوتی اٹھائی اور دھمکی دی، "اور آپ بھی خبردار جو کچھ بولا!"

NOVEL HUT

اوزل فوراً سنجیدہ ہو گیا، جبکہ ایزل نے ایک آخری شرارتی نظر ابابیل پر ڈالی، "لیکن بھابھی والا مذاق اچھا تھا، نا؟"

"ایززززز للل ! ! ! " ابابیل نے ایک بار پھر جوتی اٹھائی، اور ایزل نے پھر سے بھاگنے میں ہی عافیت جانی !

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

شام کا وقت تھا، آسمان ہلکے نارنجی اور گلابی رنگوں میں رنگا ہوا تھا، پرندے اپنے گھونسلوں کی طرف لوٹ رہے تھے، اور ہلکی ہلکی ہوا ماحول کو مزید خوشگوار بنا رہی تھی۔ لان میں سب گھر والے بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ آیسل ایک ایک کر کے سب کو چائے سرو کر رہی تھی، اور چائے کی خوشبو نے فضا کو اور بھی دلکش بنا دیا تھا۔

جب آیسل ابابیل کے پاس پہنچی اور چائے کا کپ اس کی طرف بڑھایا، تو ابابیل نے صاف انکار کر دیا، "نہیں، مجھے چائے نہیں چاہیے!"

اس سے پہلے کہ آیسل کچھ کہتی، ایزل نے جھٹ سے کپ اٹھایا اور خوش ہو کر بولی، "ابابیل کا کپ بھی مجھے دے دو! ویسے بھی چائے جتنی ہو، اتنی ہی کم ہوتی ہے!"

آیسل نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا تو اس نے دانشورانہ انداز میں سر ہلایا اور فلسفہ بیان کرنا شروع کر دیا، "چائے وہ واحد مشروب ہے جو روح کو سکون دیتا ہے، دماغ کو تازہ کرتا ہے، اور دل کو خوشی دیتا ہے! اگر کوئی کہے کہ چائے زیادہ ہے، تو سمجھ لو وہ زندگی کے اصل مزے سے محروم ہے!"

اتنا کہہ کر وہ مزے سے چائے پینے میں مصروف ہو گئی، جیسے اسے زندگی میں پہلی بار چائے ملی ہو۔

ابابیل جھولے پر بیٹھی ہلکے ہلکے جھول رہی تھی۔ اس کا موڈ خراب لگ رہا تھا، اور وہ ہاتھ نچاتے ہوئے ایزل کو کسی بات پر ڈانٹ رہی تھی۔ اس کا چہرہ ہر لمحے مختلف زاویے بنا رہا تھا— کبھی غصے میں آنکھیں پھیلا رہی تھی، کبھی ہونٹ بھینچ رہی تھی، اور کبھی ماتھے پر بل ڈال کر ایزل کو گھور رہی تھی۔

حدید چائے پیتے ہوئے بار بار ابابیل کی طرف دیکھ رہا

تھا۔ ہلکی چلتی ہوا اس کے حجاب کو بار بار اڑا رہی تھی، اور وہ غصے سے بار بار اسے پیچھے کر رہی تھی۔ ایک بار تو اس نے جھنجھلا کر حجاب کو اتنی زور سے پیچھے کیا کہ وہ پل بھر کے لیے اس کے کندھے سے ہٹ گیا، لیکن پھر فوراً سنبھال لیا۔ حدید کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی، مگر اس نے خود کو سنبھالا اور نظریں پھیر لیں۔

ابابیل کی ڈریسنگ سادہ مگر دلکش تھی۔ اس نے ہلکی سی گلابی رنگ کی فُل سلیوز شرٹ پہنی ہوئی تھی، جس پر چھوٹے چھوٹے سفید پھولوں کا پرنٹ تھا۔ ساتھ میں سفید شلوار اور کندھوں پر سلیقے سے حجاب لیا ہوا تھا، جو کبھی اس کے گردن کے قریب ہوتا، اور کبھی ہوا سے آگے پیچھے ہو جاتا۔

جھولا ہلکی ہلکی آواز کے ساتھ حرکت کر رہا تھا، اور ابابیل کے پیر زمین سے تھوڑا اوپر نیچے ہو رہے تھے۔ کبھی وہ ایک پاؤں زمین سے ہلکا سا لگا کر جھولے کو آگے دھکیلتی، کبھی دونوں پیر اوپر کر کے ہوا میں جھولتی۔ اس کے چہرے پر تھوڑا سا غصہ، تھوڑی سی شرارت، اور ایک خاص قسم کی معصومیت تھی۔

حدید ابھی بھی اسی کے انداز کو دیکھ رہا تھا کہ اچانک

NOVEL HUT

داجی کی آواز آئی، "اوزل، آیسل، کل تمہاری پیرس کی ٹکٹ بک ہو چکی ہے۔ تمہیں جلدی تیاری کرنی ہوگی، وقت بہت کم ہے!"

یہ سنتے ہی سب لوگ حیران رہ گئے۔ سب ایک دوسرے کو دیکھنے لگے، جیسے یہ خبر اچانک گرنے والے بجلی کے کڑکے جیسی تھی۔

اوزل نے فوراً رونی صورت بنا کر کہا، "میں اکیلا جاؤں گا!"

نازش بیگم نے فوراً جواب دیا، "نہیں، بالکل نہیں! اسی لیے تو ہم نے محلے کے کچھ لوگوں کو بھی تمہارے ساتھ بھیجنے کا انتظام کیا ہے!"

NOVEL HUT

اوزل کے چہرے کا رنگ ایک دم فق ہو گیا، "محلے کے لوگ؟ امی جان! آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں؟"

نازش بیگم نے اطمینان سے سر ہلایا، "ہاں بیٹا ! تنہا سفر میں بوریت ہو جاتی ہے، اس لیے ہم نے چاچی نسرین، خالہ رشیدہ، اور ان کے تین بچے بھیجنے کا سوچا ہے، تاکہ تمہیں وہاں اپنوں جیسا ماحول ملے !"

اوزل کا منہ حیرت سے کھل گیا، "امی ! پلیز، میرا یہ مطلب نہیں تھا !"

نازش بیگم تنک سے بولیں، "پھر مطلب کیا تھا؟"

NOVEL HUT

اوزل نے جلدی سے بات سنبھالنے کے لیے ہلکی سی کھانسی کی اور بولا، "میرا مطلب تھا کہ ایزل اور ابابیل بھی میرے ساتھ چلتی تو ہمارے ہنی مون کو چار چاند لگ جاتے !"

بس، یہ سنتے ہی پورا ماحول یکدم سنّاٹے میں چلا گیا۔ سب کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں، اور ایک پل کے لیے ہوا میں مکمل خاموشی چھا گئی۔ پھر اگلے ہی لمحے سارے لوگ شرم سے لال ہو گئے۔ کیونکہ کسی کے ذہن وگمان میں بھی نہیں تھا کہ اوزل ڈائریکٹ ہنی مون کا نام لے گا۔

ایزل نے جھٹ سے چائے کا کپ اپنے منہ کے سامنے کر لیا، تاکہ اس کی ہنسی چھپ جائے، جبکہ ابابیل کا منہ اتنا کھل گیا کہ لگ رہا تھا کوئی پرندہ اس میں گھس سکتا ہے !

آیسل کا چہرہ ایک دم شرم سے لال ہوگیا، اور وہ آنکھیں

سکیڑ کر اوزل کو گھورنے لگی، جیسے ابھی اس پر چائے انڈیل دے گی۔

حدید نے کھانسی دبانے کی کوشش کی، جبکہ داجی نے فوراً اوزل کی طرف سخت نظروں سے دیکھا اور گرج دار آواز میں بولے، "اوزل! شرم کرو! یہ کوئی بات کرنے کی جگہ ہے؟ تم اپنی بیوی کے ساتھ جا رہے ہو، نہ کہ کسی تفریحی کیمپ پر!"

NOVEL HUT

اوزل نے جلدی سے کہا، "اوہ داجی! میں تو بس مذاق کر رہا تھا!"

داجی نے گھورتے ہوئے انگلی اٹھائی، "ایسا مذاق پھر کبھی مت کرنا ! اپنی بیوی کے ساتھ وقت گزارو، یہ کوئی پارٹی نہیں ہے جہاں تم اپنے دوست بھی لے جانا چاہتے ہو !"

ایزل نے مزے سے سر ہلا کر کہا، "ڈھکن ، آپ تو بڑے دل والے نکلے، اپنا ہنی مون بھی سب کے ساتھ بانٹنا چاہتے ہیں !"

اوزل نے تیزی سے اسے گھورا، "چپ کرو ! ورنہ تمھاری باری میں چاچی نسرین کو بھی تمھارے ساتھ بھیج دوں گا !"

ایزل نے منہ بنایا، "ایسا ظلم مت کرنا !"

سب ہنسنے لگے، جبکہ اوزل نے سر پکڑ لیا، "اب بس بھی کرو ! پہلے ہی میری عزت کے کباب ہو چکے ہیں !"

داجی نے ایک بار پھر سختی سے کہا، "بس ! زیادہ باتیں مت بناؤ، اپنی بیوی کے ساتھ جاؤ اور اُسے ٹائم دو !"

NOVEL HUT

" اچھا ! ! ! " اوزل نے ہونٹ باہر نکالتے ہوئے کہا اور ابابیل کو ایزل کو گھورنے لگا جو اب اسکی نکلیں اتار رہی تھی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

رات کا وقت تھا، ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی، اور آسمان پر چمکتے ستارے جیسے سب کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔ لان میں سب ایک ساتھ بیٹھے تھے، کیونکہ کل صبح اوزل اور آیسل کی فلائٹ تھی، اور سب چاہتے تھے کہ آج کی رات یادگار بن جائے۔

"یار، کچھ ایسا کرتے ہیں جو ہمیشہ یاد رہے!" ایزل نے پرجوش انداز میں کہا۔

ابابیل نے شرارت سے کہا، "آج کی رات تو ہنگامہ ہونا چاہیے!"

اوزل نے چونک کر کہا، "کیسا ہنگامہ؟ میں کل جا رہا ہوں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ایئرپورٹ کے بجائے ہسپتال پہنچ جاؤں!"

ایزل نے قہقہہ لگایا، "ڈرپوک نہ بنو، کچھ مزہ کرو!"

ایزل نے سب کو چیلنج دیا، "جو بھی سب سے زیادہ دیر ہنسی روک سکے گا، وہ جیتے گا!"

NOVEL HUT

اوزل نے فخر سے کہا، "یہ تو میرے لیے آسان ہے، میں تو بہت سنجیدہ ہوں!"

ابابیل نے آنکھیں گھما کر کہا، "ہاں ہاں، تم سنجیدہ ہو، جیسے بلی دودھ نہ پینے کی قسم کھا لے!"

سب نے ایک سیدھی شکل بنا کر بیٹھنا شروع کیا۔ ایزل نے سب کو الگ الگ گھورنے اور عجیب و غریب شکلیں بنانے کا کام سنبھال لیا۔ سب نے بڑی مشکل سے ضبط کیا، لیکن

NOVEL HUT

جیسے ہی ایزل نے ایک بندر کی طرح شکل بنا کر "اووووو" کی آواز نکالی، سب ایک ساتھ ہنس پڑے، اور ہنسی کا طوفان آگیا۔

اوزل ہنستے ہنستے بولا، "یہ تو دھاندلی تھی ! میں نے نہیں ہنسنا تھا !"

ایزل نے چوٹ کی، "ہم نے کہا تھا کہ تم نہیں ہنسو گے، لیکن تمہارا دماغ تو ہم پر ہنس رہا تھا !"

"چلو کچھ اور کریں۔۔۔۔۔" آیسل نے جوش سے کہا۔

ابابیل نے کہا، "اب ہر کوئی اپنی سب سے مزاحیہ کہانی سنائے گا !"

اوزل نے ایک لمبی سانس لی، "میں ایک بار بس میں بیٹھا تھا، اور اچانک میری جیب سے میرا موبائل نکل گیا۔ میں نے سوچا کہ کسی نے چوری کر لیا

ہے، میں نے فوراً اونچی آواز میں کہا، 'چور! چور! میرا موبائل چوری ہو گیا!'
اور سب لوگ چونک گئے!"

ایزل نے تجسس سے پوچھا، "پھر کیا ہوا؟"

اوزل نے شرمندہ ہو کر کہا، "پھر مجھے یاد آیا کہ موبائل تو میں نے اپنی جیب کے بجائے بیگ میں رکھا تھا!"

NOVEL HUT

سب نے قہقہہ لگا دیا، اور آیسل نے ہنستے ہوئے کہا، "تو آپ کو سفر کے دوران بھی ڈرامے کرنے کی عادت ہے!"

آیسل کی بات سن کر سب ہنسنے لگے۔

ابابیل نے ایک اور مزاحیہ کہانی چھیڑی، "ایک دن میں نے اپنی دوست کو فون کیا اور کہا کہ میں راستے میں ہوں، بس پانچ منٹ میں پہنچ جاؤں گی، حالانکہ میں ابھی بستر سے بھی نہیں نکلی تھی!"

ایزل نے فوراً کہا، "یہ تم نے چول ماری ہے۔" ابابیل نے رکھ کر ایزل کو تھپڑ مارا۔

NOVEL HUT

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

صبح جب جانے کا وقت آیا تو اوزل رونے جیسا منہ بنا کر بولا، "کاش ڈنگر عورتیں بھی ساتھ چلتی !"

ایزل نے فوراً کہا، "اتنے اچھے بننے کی ضرورت نہیں، اگر

ہم چلے بھی جاتے، تو بھی ہم تمہاری طرف دیکھتے بھی نہ !"

اوزل نے افسوس سے کہا، "یہ بدتمیزی میں پیرس جا کر یاد رکھوں گا !"

ابابیل نے ہنستے ہوئے کہا، "یاد رکھنا، وہاں جا کر زیادہ شوہر نہ بن جانا !"

اوزل نے گہری سانس لی اور طنزیہ انداز میں کہا، "مجھے لگتا ہے، میں پیرس سے بھی پہلے تھک جاؤں گا!"

اوزل جب روانگی کے لیے تیار ہو رہا تھا، تو ابابیل اور ایزل نے آخری شرارت کا فیصلہ کر لیا۔

جیسے ہی اوزل نے اپنا بیگ کندھے پر ڈالا، ایزل نے آنکھ مار کر ابابیل کی طرف دیکھا اور بولی، "بس ڈھکن، اب آپ جا رہے ہیں، لیکن جاتے جاتے ہم ایک یادگار تحفہ دینا چاہتے ہیں!"

اوزل نے حیرانی سے پوچھا، "کیسا تحفہ؟"

ابابیل نے مصنوعی جذباتی انداز میں کہا، "یہ لو!" اور ایک چمچ بھر کر مرچوں والا دہی اوزل کے منہ میں ٹھونس دیا۔

اوزل نے جیسے ہی کھایا، اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ وہ کھانسنے لگا اور چیخ کر بولا، "یہ کیا کیا تم نے؟"

ایزل نے بے حد معصومیت سے کہا، "یہ یاد رکھنا کہ ہماری یادوں میں صرف میٹھے پل نہیں، کچھ چٹپٹے لمحے بھی شامل ہیں!"

آیسل نے اپنی ہنسی روکنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا، "یہ تمہیں پیرس میں ہنی مون کے دوران یاد آئے گا !"

اوزل نے پانی کے لیے ادھر ادھر دیکھا، لیکن ابابیل نے پانی کی بوتل پیچھے کر لی اور بولی، "بس بس، اب ضبط کرو، شوہر بن رہے ہو، ہمت پیدا کرو !"

اوزل نے بمشکل گہری سانس لی اور پھر گھورتے ہوئے کہا، "تم دونوں کو میں کبھی معاف نہیں کروں گا !"

ایزل نے شوخی سے کہا، "چلو چلو، ایئرپورٹ پر جا کر

آیسل سے شکایت کرنا، تب تک ہمارا ٹارچر سہو !"

اوزل نے بیگ اٹھایا، ایک نظر سب پر ڈالی، اور جیسے ہی گاڑی میں بیٹھنے لگا، پیچھے سے ابابیل نے آواز لگائی، "سن لو ! وہاں جا کر زیادہ شوہر نہ بن جانا، ورنہ ہم تمہیں لینے خود آ جائیں گے !"

اوزل نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ ہاتھ ہلایا اور بولا، "اللہ نہ کرے ! میں سکون کے پل گزارنے جا رہا ہوں، تم دونوں سے دور !"

یہ سنتے ہی ایزل اور ابابیل نے مصنوعی افسوس سے کہا، "چلو، ایک اور مظلوم شوہر قربان ہو گیا !"

صاف معلوم ہو رہا تھا کہ ایزل اور ابابیل کے آنکھوں میں وہ چمک نہیں ہیں جو ہر وقت انکی شخصیت کا خاصہ تھی۔ ان کی آنکھیں اداس تھی، لیکن بظاہر وہ خوش ہونے کا ڈرامہ کرتے رہی تھی۔ اوزل روانہ ہوگیا تھا ایزل اور ابابیل کتنے دیر ادھر کھڑی رہی، جتنی بھی دعائیں ان کو آتی تھی سب پڑھ کر آنکھیں بند کریں ، اوزل کو اپنی آنکھوں کے سامنے لاکر اس پر پھونک دی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

NOVEL HUT

آج معمول کے مطابق سنان مسجد کے صحن میں ایک ستون کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا ہوا تھا، چہرے پر سنجیدگی اور آنکھوں میں کسی سوچ کی پرچھائیاں تھیں۔ اس کی نظریں دروازے پر جمی ہوئی تھیں جہاں سے احد باہر آنے والا

تھا۔ کچھ دیر بعد احد وضو خانے سے نکلا اور صحن میں سنان کو دیکھ کر مسکرا دیا۔

"کافی دیر سے بیٹھے ہو؟" احد نے قریب آتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں، سوچ رہا تھا کہ تمہیں نماز میں مصروف دیکھ کر میں بھی کچھ نیکیاں کما لوں، انتظار کا ثواب ہی سہی،" سنان نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

NOVEL HUT

احد نے ہلکا سا قہقہہ لگایا اور اس کے ساتھ ستون کے پاس بیٹھ گیا۔ مسجد کے صحن میں شام کی روشنی مدھم پڑ رہی تھی، پرندے اپنے گھونسلوں کو لوٹ رہے تھے، اور اذان کے بعد کا ایک پر سکون ماحول تھا۔

"احد،" سنان نے گہری سانس لی، "کبھی سوچا ہے کہ کسی کی زندگی صرف ایک غلط فیصلے کی وجہ سے بدل سکتی ہے؟"

احد نے اس کے لہجے میں کچھ عجیب سا درد محسوس کیا۔ "کیا ہوا، سنان؟ کیا کہنا چاہتے ہو؟"

سنان نے نظریں آسمان کی طرف اٹھائیں جیسے کوئی کھویا ہوا لمحہ ڈھونڈ رہا ہو۔ "میرا بچپن... یاد نہیں کہ میں نے پہلی بار ہنستے ہوئے کب کسی کو 'ماں' کہا تھا۔ یا شاید... کبھی کہا ہی نہیں۔"

احد خاموش ہو گیا، سنان کی بات جاری رہی۔

"میری ماں کون تھی، کہاں تھی، کچھ معلوم نہیں۔ میں نے جب ہوش سنبھالا تو خود کو ایک ویران سڑک پر پایا، بھوک سے نڈھال، جسم پر جگہ جگہ زخم، اور آس پاس صرف اندھیرا۔ میں بھاگتا رہا، ہر دروازے پر دستک دی، مگر کوئی نہیں تھا جو مجھے اپناتا۔ پھر فلزہ ملی... اس نے مجھے بچایا، مجھے ایک نام دیا، ایک پہچان دی۔"

NOVEL HUT

سنان کی آنکھیں کسی ان دیکھے منظر میں کھو چکی تھیں۔ "فلزہ نے کہا کہ میں اس کا بھائی ہوں، اس نے مجھے کھانے کو دیا، پہننے کو دیا، لیکن... اس کی دنیا، وہ عام

دنیا نہیں تھی، وہ اندھیرے میں چلنے والے لوگوں کی دنیا تھی۔ وہاں رحم کمزور سمجھا جاتا تھا، اور محبت...

وہ صرف ایک دھوکہ تھی۔"

احد نے غور سے سنان کو دیکھا۔ "پھر؟"

سنان نے ہلکی سی ہنسی کے ساتھ سر جھٹکا۔ "پھر میں وہی بن گیا جو انہوں نے بنایا۔ سوچا تھا کہ زندگی بس اسی راستے پر چلے گی، مگر... تمہیں دیکھ کر پہلی بار لگا کہ شاید میں غلط تھا۔ شاید میرے لیے بھی کوئی دوسرا راستہ ہو سکتا ہے۔"

احد نے سنان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ "کوئی بھی ماضی کو نہیں بدل سکتا، لیکن حال اور مستقبل تمہارے اختیار میں ہے، سنان۔"

سنان نے سر جھکا لیا، جیسے اپنے اندر کوئی فیصلہ کر رہا ہو۔ مسجد کے صحن میں ہوا ہلکی سی تیز ہو چکی تھی، جیسے رات کے اندھیرے میں بھی کوئی امید کی روشنی باقی تھی۔

سنان نے ایک گہری سانس لی اور احد کی طرف دیکھا، جو خاموشی سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔ مسجد کے صحن میں ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی، مگر سنان

کے اندر کی آگ ابھی تک دہک رہی تھی۔

"تمھارے چہرے پر جتنا سکون ہے، احد، میں اسی کی تلاش میں یہاں تک پہنچا ہوں۔" سنان کی آواز میں ایک عجیب سی بے بسی تھی۔ "اور اس تلاش میں صرف تم ہی نہیں، وہ بھی شامل ہے۔"

احد نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔ سنان کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی، مگر اس میں کوئی خوشی نہیں تھی، بس ایک ادھورا سا احساس تھا۔

"یاد ہے، میں نے تم سے کہا تھا کہ مجھے محبت ہو گئی ہے؟"

احد نے اثبات میں سر ہلایا۔

"وہی لڑکی... وہی خوابوں کی وکیل۔ وہی جو مجھے میرے ہر غلط قدم پر روکنے کی کوشش کرتی تھی۔ مجھے کوئی غلط کام نہیں کرنے دیتی تھی، چاہے میں کتنا بھی کوشش کر لوں۔ کبھی کبھی لگتا تھا کہ وہ میری زندگی میں صرف اس لیے آئی ہے کہ مجھے میرے ضمیر سے ملوائے۔"

NOVEL HUT

سنان کی آنکھوں میں کچھ چمکا، شاید یادوں کی روشنی یا پھر پچھتاوے کی جھلک۔ یا پھر اشک۔۔۔۔۔۔

"مگر احد، میں کون تھا؟ میں وہ تھا جو لوگوں کے خواب چراتا تھا، ان کی زندگیاں تباہ کرتا تھا۔ میں نے کتنے بچوں کو اغوا کیا، ان معصوم چہروں کو درندوں کے حوالے کر دیا، جہاں وہ خوف اور درد میں زندگی گزارتے یا موت کو گلے لگا لیتے۔ میں نے لڑکیوں کو نوچتے ہوئے ہاتھوں میں دھکیل دیا، جہاں ان کے چیخنے سے کسی کو فرق نہیں پڑتا تھا۔"

احد کی مٹھیاں سخت ہو گئیں، مگر وہ ابھی بھی خاموشی سے سن رہا تھا۔

"اور قتل... میں نے نہ جانے کتنے لوگوں کو مارا، ان کی سانسیں اپنے ہاتھوں سے چھین لیں۔ ان کی آنکھوں میں موت سے پہلے کا خوف، وہ لمحہ جب ان کا

جسم ٹھنڈا پڑ جاتا تھا... سب یاد ہے مجھے۔ مجھے لگتا تھا کہ میں ان سب سے طاقتور ہوں، کہ میرے پاس اختیار ہے، مگر..." سنان نے سر جھکا لیا، "میں کمزور تھا، احد۔ میں اندھیرا تھا۔ اور وہ... وہ روشنی تھی۔"

کچھ دیر خاموشی رہی۔ مسجد کے مینار پر کسی پرندے نے پر پھڑپھڑائے۔

"اب میں واپس آنا چاہتا ہوں، احد۔ اپنے اصل کی طرف۔ اس اندھیرے سے نکلنا چاہتا ہوں۔ مگر کیا میں نکل سکتا ہوں؟ کیا میرا رب مجھے معاف کر دے گا؟ کیا میں واقعی بدل سکتا ہوں؟"

احد نے سنان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ "اللہ کی رحمت تمہارے گناہوں سے کہیں بڑی ہے، سنان۔ اگر تم واقعی پلٹنا چاہتے ہو، تو دروازہ ابھی کھلا ہے۔ لیکن..." وہ رکا، "یہ آسان نہیں ہوگا۔ تمہیں اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ تمہیں ان معصوم جانوں کے لیے لڑنا ہوگا جنہیں تم نے اندھیرے میں دھکیلا تھا۔ کیا تم تیار ہو؟"

سنان نے سر جھکا لیا، جیسے خود سے نظریں نہیں ملا پا رہا ہو۔ "نہیں، احد... میرے اندر اتنی ہمت نہیں کہ میں اللہ کے سامنے جا سکوں۔ میں کیسے اس کے حضور جا کر کہوں کہ میں معافی چاہتا ہوں؟ میں کیسے اپنے ہاتھوں پر لگے خون کو چھپا سکتا ہوں؟"

احد نے گہری سانس لی۔ "سنان، اللہ کے دربار میں جانے کے لیے ہمت نہیں، نیت چاہیے۔ اگر تمہاری نیت سچی ہے تو اللہ تمہیں قبول کرے گا۔"

"نہیں،" سنان نے نفی میں سر ہلایا، "مجھے نہیں لگتا کہ میں اس قابل ہوں۔ میں نے جتنے گناہ کیے ہیں، میں کبھی معاف نہیں ہو سکتا۔ بہتر یہی ہے کہ میں اپنی پوری زندگی اس احساس جرم میں گزاروں، تاکہ کم از کم مجھے یہ لگے کہ میں اپنے کیے کی سزا بھگت رہا ہوں۔"

NOVEL HUT

احد نے سنان کے چہرے کو دیکھا، اس کی آنکھوں میں وہی ویرانی تھی جو کبھی اس کی زندگی میں تھی۔ مگر احد جانتا تھا کہ سنان کو وہاں نہیں چھوڑ سکتا۔

"اور اگر اللہ نے تمہیں سزا کے بجائے ایک اور موقع دینا چاہا؟" احد نے نرمی سے پوچھا۔

سنان نے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ سر اٹھایا۔ "تم بہت آسانی سے کہہ رہے ہو، احد۔ تم نے کبھی وہ چیخیں نہیں سنی جو میں نے سنی ہیں۔ میں نے بچوں کی فریادیں سنی ہیں، میں نے ان لڑکیوں کی آنکھوں میں التجا دیکھی ہے جنہیں میں خود بھیڑئیوں کے آگے چھوڑ کر آتا تھا۔ میں

NOVEL HUT

نے موت کو اپنے ہاتھوں سے دیا ہے۔ میں وہ سب کیسے بھول سکتا ہوں؟ کیسے میں اتنا بے شرم ہو جاؤں کہ اللہ کے حضور جا کر معافی مانگوں؟"

احد نے سنان کی بات سن کر لمحہ بھر کے لیے خاموشی اختیار کی، پھر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ "اگر تمہیں واقعی لگتا ہے کہ تمہیں اپنے گناہوں کی سزا بھگتنی چاہیے، تو اپنی سزا خود مت لکھو۔ اللہ سے مانگو کہ وہ تمہیں وہی دے جو تمہارے لیے بہتر ہو۔ تمہیں کیا لگتا ہے؟ اللہ چاہتا ہے کہ تم ساری زندگی خود کو سزا دیتے رہو؟ یا وہ چاہتا ہے کہ تم بدل جاؤ، اور جن لوگوں کا حق تم نے مارا، اس کا ازالہ کرو؟"

سنان خاموش رہا، مگر اس کی نظریں احد کے الفاظ کو جذب کر رہی تھیں۔ کہیں نہ کہیں، وہ جانتا تھا کہ احد ٹھیک کہہ رہا ہے۔ مگر کیا وہ واقعی اس راہ پر چل سکتا تھا؟ کیا واقعی وہ روشنی میں واپس آ سکتا تھا؟

سنان نے احد کی طرف دیکھا، اس کی آنکھوں میں شدید کشمکش تھی۔ "اگر میں چاہوں بھی کہ میں اس دلدل سے نکل جاؤں، تو کیسے نکلوں؟ یہ سب اتنا آسان نہیں ہے، احد۔ میں اتنے سالوں سے اس اندھیرے میں جیتا آیا ہوں، اب اچانک روشنی میں آنا... میں نہیں جانتا کہ میں کر بھی پاؤں گا یا نہیں۔"

احد نے سنان کے کندھے پر مضبوطی سے ہاتھ رکھا۔ "اگر تم واقعی نکلنا چاہتے ہو، تو میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں، سنان۔ تمہیں اکیلے اس راستے پر چلنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

سنان نے گہری سانس لی، جیسے کوئی مشکل فیصلہ کرنے والا ہو۔ "مگر میں اس قابل بھی ہوں کہ کوئی میری مدد کرے؟ میں نے جو کیا ہے، اس کا کوئی ازالہ ممکن نہیں ہے۔ میں نہ صرف لوگوں کی زندگیاں برباد کر چکا ہوں، بلکہ شاید ان کے مرنے کے بعد بھی ان کے دکھ میرے سر پر ہیں۔ میں اگر زندہ رہا، تو بھی بوجھ کے ساتھ، اور اگر مر گیا، تو بھی نجانے کس انجام سے دوچار ہوں گا۔"

احد نے سنجیدگی سے کہا، "اللہ نے اگر تمہیں زندہ رکھا ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ تمہارے لیے ابھی موقع موجود ہے۔ تم یہ مت سوچو کہ تم معاف ہو سکتے ہو یا نہیں، تم بس کوشش کرو کہ تمہاری باقی زندگی تمہارے ماضی کا کفارہ بن جائے۔ اگر تم واقعی توبہ کرنا چاہتے ہو، تو اس کا پہلا قدم یہ ہے کہ تم ان لوگوں کے خلاف جاؤ جو آج بھی

وہی سب کر رہے ہیں جو تم کرتے تھے۔ تم نے جنہیں نقصان پہنچایا، انہیں بچانے کی کوشش کرو۔ یہی تمہاری سب سے بڑی سزا اور سب سے بڑی نیکی ہو سکتی ہے۔"

سنان نے احد کی طرف دیکھا، اس کی آنکھوں میں کچھ بدلنے لگا تھا۔ وہ خاموش بیٹھا رہا، جیسے خود سے جنگ لڑ رہا ہو۔ پھر آہستہ سے بولا، "اگر میں نے یہ سب شروع کیا، تو پیچھے ہٹنے کا راستہ نہیں ہوگا۔ میں اس گروہ کو جانتا ہوں، احد۔ وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔"

احد نے ایک لمحے کے لیے سوچا، پھر کہا، "اگر تم سچ میں روشنی میں آنا چاہتے ہو، تو موت سے مت ڈرو۔ اللہ کی رحمت کے لیے مرنا، گناہ میں زندہ رہنے سے بہتر ہے۔ اور جہاں تک تمہیں خطرہ ہے... میں تمہارے ساتھ ہوں، سنان۔"

سنان نے پہلی بار آنکھیں بند کیں، جیسے خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا ہو۔ پھر دھیرے سے کہا، "ٹھیک ہے، احد... اگر تم میرے ساتھ ہو، تو میں کوشش کروں گا۔ میں روشنی کی طرف چلنے کی کوشش کروں گا۔"

NOVEL HUT

ہوا میں ایک عجیب سی سرگوشی تھی، جیسے رات بھی

اس فیصلے کی گواہ بننا چاہتی ہو۔

احد نے سنان کی آنکھوں میں جھانکا، جہاں ایک طوفان اٹھ رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ سنان کے لیے یہ راستہ آسان نہیں ہوگا، مگر اگر وہ واقعی بدلنا چاہتا تھا، تو اسے سب سے پہلے اپنے رب کے قریب آنا ہوگا۔

"سنان،" احد نے سنجیدگی سے کہا، "سب کچھ کرنے سے پہلے اپنے رب کو پا لو... پھر دنیا۔"

NOVEL HUT

سنان نے الجھی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا۔ "کیا مطلب؟ میں تو یہی کہہ رہا ہوں کہ میں اپنی غلطیوں کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں، تم کہہ رہے ہو کہ رک جاؤں؟"

احد نے نفی میں سر ہلایا۔ "میں نہیں کہہ رہا کہ رک جاؤ، میں کہہ رہا ہوں کہ راستہ ٹھیک کرو۔ تم اپنے ماضی کی غلطیوں کو اپنے اعمال سے مٹانے کی کوشش کر رہے ہو، مگر اگر تمہارے دل میں اللہ کا خوف اور محبت نہ ہوئی، تو یہ سب بے معنی ہوگا۔ تمہاری نیت ٹھیک ہے، مگر تمہیں سب سے پہلے اپنے رب کے ساتھ تعلق جوڑنا ہوگا۔ اگر تم واقعی سدھرنا چاہتے ہو، تو پہلے اس کے آگے جھکو، اس سے معافی مانگو، اس سے مدد مانگو۔ پھر دیکھنا، تمہارا

NOVEL HUT

راستہ خود ہی آسان ہو جائے گا۔"

سنان خاموش ہو گیا۔ اس کے لب ہلے مگر کوئی آواز نہ نکلی۔ احد کی باتوں میں وزن تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس نے جتنا ظلم کیا ہے، اس کی معافی انسانوں سے نہیں ملے گی، صرف اللہ سے مل سکتی ہے۔ مگر... کیا اللہ اسے واقعی معاف کر دے گا؟

"کیا وہ مجھے قبول کرے گا؟" سنان کی آواز مدھم تھی، جیسے خود سے سوال کر رہا ہو۔

NOVEL HUT

احد نے مسکرا کر کہا، "اللہ تو تمہیں اس وقت سے قبول کرنے کے لیے تیار ہے جب تمہارے دل میں پہلی بار پچھتاوے نے جگہ بنائی تھی۔ تم صرف اس کی طرف ایک قدم بڑھاؤ، وہ تمہیں اپنی رحمت میں لپیٹ لے گا۔"

سنان نے پہلی بار گہری سانس لی، جیسے کوئی بوجھ اس کے سینے سے ہٹنے لگا ہو۔ "اور اگر میں پھر بھی ڈگمگا گیا؟ اگر میں پھر اسی اندھیرے میں چلا گیا؟"

احد نے مضبوط لہجے میں کہا، "تو میں تمہیں دوبارہ کھینچ کر روشنی میں لے آؤں گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ تم

خود کو گرانے سے پہلے اللہ کو پکارو۔ بس ایک بار سجدہ کر کے دیکھو، سنان۔ ایک بار اس کے آگے رو کے دیکھو، پھر تمہیں خود اندازہ ہو جائے گا کہ تم کہاں کھڑے ہو۔"

سنان نے نظریں جھکا لیں۔ آج پہلی بار اسے لگا کہ شاید اس کی واپسی ممکن ہے... شاید اللہ کا در کھٹکھٹایا جا سکتا ہے۔ اور شاید، یہ اس کی زندگی کا وہ موڑ تھا جہاں سے روشنی کا سفر شروع ہونا تھا۔

سنان نے چند لمحے خاموشی میں گزارے، پھر سر اٹھا کر احد کو دیکھا۔ "مجھے کیا کرنا ہوگا؟" اس کی آواز میں بے بسی کے ساتھ ساتھ ایک نیا عزم بھی تھا۔

احد نے مسکراتے ہوئے جواب دیا، "سب سے پہلے، نماز۔"

سنان کے چہرے پر حیرت ابھری۔ "نماز؟ بس یہی؟"

احد نے سر ہلایا۔ "ہاں، بس یہی۔ نماز تمہیں اللہ سے جوڑ دے گی۔ یہ تمہارے دل کو سکون دے گی، تمہیں راستہ دکھائے گی، تمہارے گناہوں کو دھو دے گی۔ تمہیں اپنی زندگی بدلنی ہے، نا؟ تو پھر سب سے پہلے اللہ کے آگے جھک جاؤ۔ جب تم سچے دل سے اس کے سامنے کھڑے ہو

گے، تو باقی راستہ خود ہی آسان ہو جائے گا۔"

سنان نے گہری سانس لی۔ "میں نے کبھی نماز نہیں پڑھی، مجھے نہیں معلوم کہ کیسے پڑھنی ہے۔"

FROM NOVEL-HUT

If you are a writer and confused about where to publish

your novel , no worries . novel - hut is here.

to publish your contact us on instagram : novel_hut .

NOVEL HUT

Enjoy reading !

احد نے نرمی سے کہا، "میں سکھا دوں گا۔ بس پہلا قدم تمہیں خود لینا ہوگا۔ وضو کرو، اور میرے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ اللہ کے حضور آنے کے لیے کسی خاص تیاری کی ضرورت نہیں ہوتی، بس دل کا اخلاص چاہیے۔"

سنان نے کچھ لمحے سوچا، پھر آہستہ سے بولا، "ٹھیک ہے... میں کوشش کروں گا۔"

NOVEL HUT

احد نے خوشی سے اس کا کندھا تھپتھپایا۔ "کوشش نہیں، سنان، پورا یقین رکھو۔ اللہ نے تمہیں یہاں تک پہنچایا ہے، تو وہ تمہیں آگے بھی لے جائے گا۔ بس خود کو اس کے حوالے کر دو۔"

سنان نے ہلکا سا سر ہلایا۔ پہلی بار، اسے لگا کہ شاید وہ واقعی اس راستے پر چل سکتا ہے۔ شاید... روشنی تک پہنچنا ممکن تھا۔

رات کے سائے گہرے ہو رہے تھے، مگر مسجد کے صحن میں جلتی روشنی جیسے سنان کے اندر کی تاریکی کو دھیرے دھیرے مٹانے لگی تھی۔

NOVEL HUT

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

نماز پڑھنے کے بعد سنان کا دل عجیب سا سکون محسوس کر رہا تھا، جیسے کوئی نرمی سی اس کی روح میں اتر آئی ہو۔ وہ خود کو ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھا، جیسے

برسوں کا بوجھ کم ہونے لگا ہو۔ مگر یہ احساس زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکا، کیونکہ رات جب وہ سویا، تو پھر وہی خواب آیا...

ایک خوبصورت جگہ، جہاں ہلکی ہلکی روشنی پھیلی ہوئی تھی، ہریالی تھی، سکون تھا... اور وہی لڑکی۔ مگر آج وہ کچھ نہیں کہہ رہی تھی، بس ہنس رہی تھی۔

سنان نے مسکرا کر اسے دیکھا۔ "تم ہر بار میرے خواب میں آتی ہو، مگر آج کچھ کہو گی نہیں؟"

NOVEL HUT

لڑکی نے کوئی جواب نہ دیا، بس شوخ انداز میں اسے دیکھ کر ہنس دی اور پیچھے ہٹنے لگی۔ سنان نے قدم آگے بڑھایا۔ "تم ہمیشہ مجھے راستہ دکھاتی ہو، مگر آج صرف

مجھے تنگ کر رہی ہو؟"

لڑکی نے ہنستے ہوئے ایک بار پھر پیچھے قدم بڑھایا۔ سنان نے سنجیدگی سے کہا، "کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں تم سے محبت کرنے لگا ہوں؟"

یہ سنتے ہی لڑکی رک گئی، پھر ایک لمحے کے لیے سنان کو دیکھا، اور ہنستے ہوئے دوبارہ پیچھے ہٹنے لگی۔ جیسے وہ اسے مزید تنگ کرنا چاہتی ہو، جیسے وہ چاہتی ہو کہ سنان اسے پکڑنے کی کوشش کرے۔

سنان نے بے چینی سے کہا، "میں سچ کہہ رہا ہوں، میں تم سے محبت کرتا ہوں!"

لڑکی نے مسکراتے ہوئے نظروں میں نرمی پیدا کی اور آہستہ آہستہ اس کے قریب آنے لگی۔ جیسے ہی اس نے کچھ بولنے کے لیے لب کھولے، اچانک اس کے قدم پھسلے، اور وہ پیچھے ایک اونچی کھائی کی طرف لڑکھڑا گئی۔

"نہیں !" سنان نے چیخ کر اس کی طرف دوڑنے کی کوشش کی، مگر بہت دیر ہو چکی تھی۔ لڑکی چیخ کے ساتھ نیچے گر رہی تھی، اور سنان کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

"رکو ! مت جاؤ !" سنان نے پوری قوت سے چلّا کر اسے پکارا، مگر آواز جیسے کھو گئی ہو۔

NOVEL HUT

اچانک سنان کی آنکھ کھل گئی۔ وہ پسینے میں بھیگا ہوا تھا، سانسیں بے ترتیب ہو چکی تھیں۔ دل زور زور سے دھڑک رہا تھا، جیسے ابھی بھی اس لڑکی کی چیخیں اس کے کانوں میں گونج رہی ہوں۔

وہ اٹھ کر بیٹھ گیا، ہاتھوں میں سر تھام لیا۔ یہ خواب... آخر اس کا مطلب کیا تھا؟ وہ لڑکی کیوں بار بار خواب میں آتی تھی؟ اور آج... آج وہ گر کیوں گئی؟

اس کے دل میں ایک عجیب سا خوف بیٹھ گیا تھا، جیسے وہ کچھ کھو چکا ہو۔

تم سے ملنے کی دیر ہے جاناں۔۔۔۔۔
زندگی مجھ میں لوٹ آئے گی۔۔۔۔۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

کمرے میں ہلکی نیلی روشنی پھیلی ہوئی تھی، کھڑکی سے آتی ٹھنڈی ہوا ماحول کو مزید پُرسکون بنا رہی تھی۔ جائے نماز پر دو لڑکیاں جھکی ہوئی تھیں، اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز۔ نماز کے بعد ابابیل نے تسبیح مکمل کی اور قرآن مجید کھول کر تلاوت میں مشغول ہوگئی۔ مگر ایزل... وہ اب بھی جائے نماز پر بیٹھی تھی، مگر اس کا دھیان کہیں اور تھا۔

پچھلے دو دن سے اس کے انسٹاگرام پر صرف اور صرف "کپلز گولز" والی ریلز آ رہی تھیں، کوئی اپنی شادی پر رو رہا تھا، کوئی اپنے شوہر کے ساتھ مزے کر رہا تھا، اور کوئی بیچ پر ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے چہل قدمی کر رہا تھا۔ ایزل کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔ اس نے تنگ آ کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور نہایت سنجیدہ انداز میں بولی:

"یا اللہ ! میرا ہمسفر ایکزیکٹلی ہے کدھر؟ کیا راستے میں وائی فائی کے سگنلز ڈھونڈ رہا ہے؟ یا GPS خراب ہو گیا ہے؟ پلیز، جلدی سینڈ کر دیں، میں مزید انتظار نہیں کر سکتی۔"

ابھی وہ مزید کچھ کہنے والی تھی کہ ابابیل نے جیسے ہی اس کی دعا سنی، وہ ایک لمحے کے لیے دنگ رہ گئی، اور

NOVEL HUT

پھر قہقہہ مار کر ہنسنے لگی۔ ہنسی سے اس کی آنکھوں میں پانی آگیا، اور وہ اپنا پیٹ پکڑ کر بولی:

"ایزل ! تمہیں تو کوئی بھی مل گیا نا تو پہلے دن ہی اسے یہ دعا سنانی ہے، اور قسم سے، وہ یا تو ڈر کے بھاگ جائے گا یا تم سے اور زیادہ پیار کرنے لگے گا ! "

ایزل نے مصنوعی ناراضی سے ابابیل کو گھورا اور بولی، "میری دعا سیریس تھی، تم کیوں ہنس رہی ہو؟"

ابابیل نے بمشکل ہنسی روکی اور شرارت سے بولی، "اللہ تمہاری دعا قبول کرے، لیکن پلیز، دعا کے ساتھ تھوڑا سا صبر بھی مانگ لو ! "

ایزل نے لمبی آہ بھری اور بڑبڑائی، "صبر تو کر رہی ہوں، مگر انسٹاگرام نہیں کرنے دے رہا ! "

ایزل نے پھر دوبارہ ہاتھ اٹھا لیے۔ ابابیل نے حیرانی سے اسے دیکھا اور زیرِ لب مسکراتے ہوئے قرآن بند کر دیا۔ اب دیکھنا یہ تھا کہ اب ایزل کیا مانگنے والی ہے۔

ایزل نے گلا صاف کیا اور نہایت عاجزی سے بولی:

NOVEL HUT

"یا اللہ ! میرا ہونے والا شوہر بس تھوڑا سا اچھا ہو، زیادہ اچھا نہ ہو، ورنہ پھر میری تعریفیں سن سن کر میں بور ہو جاؤں گی۔ بس ہلکا سا رومینٹک ہو، لیکن اتنا بھی نہیں کہ ہر وقت ٹھرک پن جھاڑتا رہے ، میں اتنی فارغ نہیں۔ اور

پلیز، پلیز، پلیز! کھانے کا شوقین ہو، کیونکہ مجھے خود کھانے کا بہت شوق ہے، تو اگر وہ بھی میرے ساتھ نہ کھائے تو پھر کیا فائدہ؟"

ابابیل نے پہلے تو صبر کیا، مگر جب ایزل کی دعا لمبی ہوتی گئی، تو اس نے چپکے سے موبائل اٹھایا اور ایزل کی ویڈیو بنانی شروع کر دی۔

ایزل نے لمبی سانس لی اور مزید بولی:

NOVEL HUT

"اور ہاں، یا اللہ! وہ مجھے سرپرائزز دے، لیکن بہت زیادہ بھی نہیں، کیونکہ پھر سرپرائزز بھی نارمل لگنے لگیں گے۔ اور سب سے اہم بات، وہ میری

انسٹاگرام ریلز کو ان فالو نہ کرے، بلکہ میرے ساتھ بیٹھ کر دیکھے اور ہنسے بھی۔
آمین !"

ابابیل کا صبر جواب دے گیا، وہ ہنسی سے دہری ہو گئی

اور موبائل نیچے رکھتے ہوئے زور سے بولی، "ایزل ! خدا کے لیے بس کر دو !
اللہ میاں کہیں تمہاری پوری لسٹ سن کر سوچ نہ رہے ہوں کہ چلو بھائی، پہلے
یہ چیک تو کر لوں، ایسا بندہ زمین پر ہے بھی کہ نہیں !"

ایزل نے ابابیل کو گھورا اور مصنوعی ناراضی سے بولی، "تم ہنس رہی ہو، دیکھنا، میری دعا قبول ہو جائے گی، پھر میں تمہیں نہیں کھانے دوں گی اپنی شادی میں !"

ابابیل نے قہقہہ لگایا اور بولی، "اللہ کرے تمہاری دعا پوری ہو، تاکہ میں بھی دیکھ سکوں کہ یہ کیسا پرفیکٹ لیکن امپرفیکٹ انسان ہوگا !"

ایزل نے جائے نماز تہہ کر کے ایک طرف رکھی اور گہری سانس لی، جیسے واقعی اپنی دعا کے قبول ہونے کی منتظر ہو۔ ابابیل نے شرارت سے اسے دیکھا اور بولی، "ایزل ! کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری دعا پوری ہو اور تمہارا ہونے والا

شوہر بھی بیٹھ کر اللہ سے دعا مانگ رہا ہو کہ یا اللہ ! بس بیوی تھوڑی سی نارمل دے دینا ! "

ایزل نے آنکھیں تیزی سے گھمائیں اور بولی، "ہاہ ! نارمل تو میں بالکل بھی نہیں ہونے والی۔ جسے مجھے قبول کرنا

ہے، وہ پہلے سے ذہنی طور پر تیار ہو جائے ! "

NOVEL HUT

ابابیل نے قہقہہ لگایا اور مزے سے بولی، "یہ بتاؤ، اگر تمہیں شادی سے پہلے ہی پتا چل جائے کہ تمہارا شوہر انسٹاگرام نہیں رکھتا، تو؟"

ایزل نے جھٹ سے ہاتھ اٹھائے اور تیزی سے دعا مانگنے لگی، "یا اللہ ! اگر ایسا ہونے والا ہے تو ابھی بتا دیں، تاکہ میں پہلے سے پلاننگ کر سکوں ! "

ابابیل کی ہنسی رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی، وہ ہنستے ہنستے صوفے پر گرنے لگی۔ "ایزل ! تمہاری ساری دعائیں انسٹاگرام سے جڑی ہوئی ہیں، لگتا ہے شادی کے بعد سب سے پہلا کام تم اپنے شوہر کے لیے انسٹاگرام اکاؤنٹ بنوانا ہی کرو گی ! "

NOVEL HUT

ایزل نے فخریہ انداز میں سر ہلایا، "بالکل ! اور اگر نہ بنایا تو میں اتنی ریلز بھیجوں گی کہ وہ خود ہی مجبور ہو جائے گا ! "

ابابیل نے مصنوعی افسوس سے سر ہلایا اور بولی، "بیچارہ ! ابھی سے اس کے لیے دعا مانگنی چاہیے ! "

ایزل نے شرارت سے آنکھیں سکیڑ کر ابابیل کی طرف دیکھا اور بولی، "ہاں، تم بھی دعا مانگو کہ وہ جلدی آئے، ورنہ میں مزید لمبی لسٹ بنا دوں گی ! "

ابابیل نے مسکراتے ہوئے قرآن دوبارہ کھولا اور بولی، "چلو، جب تک وہ آتا ہے، تم صبر سیکھ لو ! "

ایزل نے آنکھیں موند کر لمبی آہ بھری، "صبر... ! یہ لفظ ہی کتنا مشکل لگتا ہے ! "

اور پھر دونوں قہقہے لگاتے ہوئے اپنی دنیا میں مگن ہو گئیں، ایک کی دعائیں مسلسل لمبی ہوتی جا رہی تھیں، اور دوسری ان دعاؤں پر ہنستے ہنستے بے حال ہو رہی تھی۔

NOVEL HUT

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

" ابے ڈھکن ! ! کیا ہو رہا ہے؟ " ابابیل نازش بیگم کے ساتھ صوفے پر لیٹنے کے انداز میں بیٹھتی ہوئی بولی۔ جو ویڈیو کال پر اوزل سے محو گفتگو تھی۔

اس وقت لاؤنج میں ابابیل، نازش بیگم، امبر بیگم اور

حدید موجود تھا ،جو امبر بیگم کی رپورٹ چیک کر رہا تھا جو کل کی چک اپ کی تھی۔

"ڈانس کر رہا تھا ! ! تم بھی آجاؤ تو محفل لگ جائے گی۔"
اوزل ایک انکھ مار کر ،کمینے پن سے بولا۔

"چھی چھی چھی ! ! !پیرس جا کر بھی خسروں والی حرکتیں کرنا نہیں چھوڑی۔۔۔۔۔۔" ابابیل باقاعدہ اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتے ، افسوس سے بولی۔

"کیا کرو تم لوگوں کو یاد کرنے کے لیے، کچھ تو تم جیسا کرنا پڑے گا نا۔۔۔۔۔۔" اوزل بدوبد بولا۔

"پیرس جا کر کچھ زیادہ نہیں بولنے لگ گئے آپ جناب ! !" ابابیل ایک آئیبرو اوپر کرتے ہوئے بولی۔

"پیرس نہیں ! ! ہنی مون بولو۔۔۔۔۔۔" اوزل شوخ لہجے میں بولا۔

اسکے بات سنتے ہی وہاں موجود ساروں کا چہرہ لال ہوگیا۔
ابابیل بمشکل اپنا قہقہہ روکے ہوئے تھی۔ اوزل کو ابھی تک یہ معلوم نہ تھا کہ حدید اور امبر بیگم بھی یہاں موجود ہیں ۔اس لیے اتنی بکواس کر رہا تھا۔

" نہیں ! ! میں نہیں بول رہی ، مجھے شرم آتی ہے۔" ابابیل شرمانے کی اداکاری کرتے ہوئے بولی۔

" شرما تو ایسے رہی ہو جیسے خود ہنی مون پر آئی ہو۔۔۔۔"
اوزل اسکی اداکاری پر غش کھاتے ہوئے بولا۔

"اب میں کیا ہی بولو ، ڈھکن جود ہی سمجھ جاؤ۔" حدید

نے بےزار نظر ابابیل کو دیکھا جو اوزل سے فضول بات کر رہی تھی ۔اسی ہی وقت ابابیل نے اسکے کی طرف دیکھا دونوں کی نظریں ملی ۔۔۔۔۔۔۔۔
ہمیشہ کی طرح حدید ان نیلی سمندری آنکھوں میں ڈوب رہا تھا۔ جیسے کوئی جادو ہو، جیسے وقت تھم گیا ہو، جیسے بس یہی لمحہ حقیقت ہو۔

ابابیل بھی اس کی سرمئی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔ لمحے نے جیسے سب کچھ ساکت کر دیا تھا۔

NOVEL HUT

پھر اچانک...

ابابیل نے اپنی آنکھیں تیزی سے کھولیں اور بند کیں، پھر اپنے دونوں کالے بنٹون (pupils) کو گھما کر ایسا تاثر دیا جیسے وہ اچانک بھینگا ہو گئی ہو۔

حدید کا سارا خمار پل میں اترا۔

"یا اللہ! یہ کیا لڑکی ہے؟" اس کے دل نے دھائی دیں۔

NOVEL HUT

ابابیل نے اپنی اس کامیاب "ڈنگر حرکت" پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ اچھالی، مگر حدید کے چہرے پر ایسا تاثر آیا جیسے اسے ابھی ابھی کسی نے زور سے جوتا مارا ہو۔

"کیا میرے حصے میں یہ ڈنگر عورت ہی رہ گئی تھی ؟" وہ دل میں سوچتا فوراً کھڑا ہو گیا، جیسے یہاں سے فوراً بھاگ جانا ہی عقلمندی ہو۔

اوزل نے اپنی تھوڑی پر انگلی ٹخٹتے ہوئے شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ کہا، "اووو اچھا ! ! ! میں سمجھ گیا کہ تم میں روایتی شرم ابھی باقی ہے۔۔۔"

ابابیل نے اسے تیز نظروں سے گھورا، "ہاں جی، اور آپ میں روایتی بے شرمی ابھی تک قائم ہے ! "

اوزل نے قہقہہ لگایا، "واہ بھئی، اب میں کیا کروں؟ اگر میں شرماؤں تو تم کہو گی لڑکوں کو اتنا نہیں شرمانا

چاہیے، اور اگر نہیں شرماؤں تو تم کہو گی حد سے زیادہ بے شرمی ہو گئی ہے!"

ابابیل نے طنزیہ انداز میں کہا، "ہاں جی، کیونکہ آپ کا شرمانا بھی مشکوک ہوتا ہے اور نہ شرمانا بھی خطرناک!"

NOVEL HUT

اوزل نے ہاتھ باندھ کر سنجیدگی سے سر ہلایا، "واہ واہ، مجھے لگ رہا ہے کہ میں ایک ایسی عدالت میں کھڑا ہوں جہاں وکیل، جج اور جلاد سب تم اکیلی ہو!"

ابابیل نے آنکھیں گھما کر کہا، "اور ملزم بھی آپ ہی ہو، جو ہر بار بے گناہی کا ایسا ڈرامہ کرتا ہے کہ جج بھی سر پکڑ لے !"

اوزل نے لمبی سانس لی، "بس، اب مجھے یقین ہو گیا کہ تم میں نہ صرف روایتی شرم باقی ہے بلکہ روایتی طنز بھی جو تم نے حدید بھائی سے وراثت میں لیا ہے !"

"بدتمیز ڈھکن ! ! ! ابھی میرے پاس سارے بڑے بیٹھے ہوئے تھے اس لیے مجھے شرم آرہی تھی ۔ اور پتہ نہیں آپ کہا کہا سے نازیبا باتیں پکڑ پکڑ کر لا رہے تھے ۔"

حدید تو پہلے ہی چلا گیا تھا ۔ اسکے جانے کے بعد ہی امبر

اور نازش بیگم بھی چلی گئی ۔ ابابیل اور اوزل ہی رہ گئیں تھے۔

اوزل نے مصنوعی افسوس سے سر ہلایا، "ہائے بیچاری ڈنگر عورت ! ابھی تک روایتی شرم میں جکڑی ہوئی ! ، یہ جدید دور ہے، شرمانا چھوڑ دو ! "

ابابیل نے ہاتھ باندھ کر طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا، "ہاں، بالکل ! اور آپ بھی جدید دور کے نام پر بے شرمی کے سارے ریکارڈ توڑ دو ! "

" شکریہ ! ! مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے، میں نے پہلے سے ہی بے شرمی کے ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ اب میں تمھیں کیا ہی بتاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔" اوزل بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے، بے شرمی سے بولا۔

" بے شرم کہی کہ ! ! ! " ابابیل ناگوار لہجے میں بولی ۔

اوزل نے فخر سے کہا، "ہاں، میری اور شرم کی دشمنی بچپن کی ہے، ہم ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ جیسے تم اور خوش اخلاقی ! "

ابابیل نے آنکھیں تنگ کر کے کہا، "اچھا؟ آپ اور عقل کی دشمنی کب سے چل رہی ہے؟"

اوزل نے ہاتھ سینے پر باندھ کر فخر سے کہا، "عقل اور میں تو بس اتنے ہی قریب ہیں جتنے تم اور برداشت !"

ابابیل نے زبردستی مسکرا کر کہا، "ہاں، اور آپ کی برداشت بھی ویسے ہی کم ہے جیسے آپ کے جیب میں پیسے !"

اوزل نے سینے پر ہاتھ رکھ کر جھوٹ موٹ افسوس سے سر ہلایا، "بہت افسوس کی بات ہے ! ڈنگر عورت، تم مجھ پر طنز کر رہی ہو؟"

ابابیل نے سنجیدگی سے کہا، "نہیں، میں تو بس حقیقت بیان کر رہی ہوں، لیکن آپ کے لیے حقیقت برداشت کرنا بھی اتنا ہی مشکل ہے جتنا آپ کے لیے صبح جلدی اٹھنا !"

اوزل نے جھٹ سے کہا، "ارے ! میں صبح جلدی اٹھ سکتا ہوں !"

ابابیل نے قہقہہ لگایا، "ہاں، اگر تکیے کے پاس الارم کی

NOVEL HUT

جگہ بم فٹ کر دیا جائے تو شاید !"

"تم جیسے بے وفا لوگ کیا جانے ! میں تو بس اپنی نیند سے وفاداری نبھاتا ہوں ! "

ابابیل نے مصنوعی تالی بجائی، "اور بے شرمی سے بھی ! شاباش، ڈھکن آپ کی ثابت قدمی دیکھ کر دل خوش ہو گیا ! "

"یو ڈنگر عورت ! ! ! کبھی تو بخش دیا کرو، تمھارے سے بڑا ہو میں۔۔۔۔۔۔۔۔" اوزل کو کوئی جواب نہ ملا تو منہ بنا کر بولنے لگا۔

" اگر بڑے ہیں تو دوستی نہیں کرنی تھی، ویسے بھی جہاں دوستی ہو وہاں عزت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔"

" اچھا میری ماں ! ! ! ! بس کردوں۔ اور اللہ حافظ ! ! ۔۔۔۔" اوزل اسکی باتوں سے تنگ آگیا تھا ۔ اس لئے جلدی سے فون بند کر دیا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

رات پراسرار خاموشی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ آسمان پر

بادل چھائے ہوئے تھے، کبھی کبھار چاند کی مدھم روشنی درختوں کے پتوں پر جھلملانے لگتی، اور پھر بادل دوبارہ اسے اپنی گرفت میں لے لیتے۔ دور کہیں الو کی آواز گونج رہی تھی، جیسے وہ کسی راز سے پردہ اٹھانے والا ہو۔ ٹھنڈی ہوا دیواروں سے ٹکرا کر سائیں سائیں کر رہی تھی، اور گلی کے کنارے کھڑی بلی اپنی چمکتی آنکھوں سے اندھیرے کو گھور رہی تھی۔

اسی پراسرار ماحول میں حدید نور کے گھر آیا۔ دروازہ کھلتے ہی اس کی نظریں فوراً نور کی طرف اٹھیں، اور پھر وہ ایک دم نیچے جھک گئیں۔ نور نے ہمیشہ کی طرح اپنی "خوبصورت" فیشن سینس کا مظاہرہ کیا تھا۔ اس نے چمکدار نیون پنک شرٹ پہنی ہوئی تھی، جس پر سنہری رنگ کے غیر متوازن ڈیزائن تھے، جیسے کسی نے برش غلطی سے گرا دیا ہو۔ نیچے چیتا پرنٹ کی چمکیلی ٹائٹس اور سر پر موتیوں والا ہیڈبینڈ تھا، جس میں چھوٹے چھوٹے رنگین پھول بھی لگے ہوئے تھے، جیسے وہ کسی سرکس میں پرفارم کرنے جا رہی ہو۔

NOVEL HUT

حدید نے کھنکار کر نظریں موڑ لیں۔ وہ ہمیشہ سادگی پسند کرتا تھا، اور نور کی یہ "جدید فیشن سینس" اس کے صبر کا امتحان لیتی تھی۔ وہ اندر آ کر صوفے پر بیٹھ

گیا، جبکہ نور دروازہ بند کر کے اس کے قریب آ گئی۔

نور کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی، اور وہ آہستہ آہستہ حدید کے قریب تر ہوتی جا رہی تھی۔ اس کے انداز میں ایک واضح چالاکی تھی، جیسے وہ اسے بہکانے کی کوشش کر رہی ہو۔ حدید نے گہری سانس لی، مگر اس کی پراسرار مسکراہٹ برقرار رہی۔ نور نے دھیرے سے کہا،

"کب تک ہم یوں چھپ کر ملتے رہیں گے؟ اب بس بہت ہو گیا ! اگر تم نے اپنے گھر والوں کو میرے بارے میں نہ بتایا، تو میں سب ختم کر دوں گی !"

حدید نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ لمحہ جلد یا بدیر آنا تھا، لیکن نور کی بے صبری اسے مزید پر سکون بنا رہی تھی۔ اس نے مدھم آواز میں کہا، "میں بھی اسی وقت کا بے صبری سے انتظار کر رہا ہوں، نور... بس صرف کچھ دن دو۔"

NOVEL HUT

نور کے چہرے پر حیرت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اس نے حدید کو غور سے دیکھا، جیسے یہ جاننے کی کوشش کر رہی ہو کہ وہ مذاق کر رہا ہے یا واقعی سنجیدہ ہے۔
"کچھ دن؟ حدید، تم مجھے بے وقوف بنا رہے ہو یا سچ میں

کچھ کرنے والے ہو؟"

حدید کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔ "سچ میں، نور۔ مگر جب میں قدم اٹھاؤں گا، تو پھر واپسی کا راستہ نہیں ہوگا۔ تمہیں تیار رہنا ہوگا۔"

نور نے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔ وہاں ایک عجیب سا اعتماد تھا، ایک ایسا یقین جو اسے پہلے نظر نہیں آیا تھا۔ وہ الجھن میں پڑ گئی۔ حدید ہمیشہ کوئی نہ کوئی بہانہ بنا لیتا تھا، مگر آج اس کی باتوں میں کچھ الگ تھا۔

"اور اگر میں انتظار نہ کروں؟" نور نے آہستہ سے کہا، جیسے اسے آزما رہی ہو۔

حدید نے نظریں اس پر گاڑ دیں، اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی، "تو پھر یہ تمہارا نقصان ہوگا، نور... میرا نہیں۔"

نور نے لب بھینچ لیے۔ حدید کا یہ اعتماد اسے مزید بے چین کر رہا تھا۔ اس بار وہ جال بچھانے آئی تھی، مگر شکار خود الجھنے لگا تھا۔

نور نے بے یقینی سے حدید کو دیکھا۔ وہ اس کے جواب کی توقع نہیں کر رہی تھی۔ حدید ہمیشہ شرمیلا اور محتاط سا لگتا تھا، مگر آج اس کے انداز میں ایک عجیب سی پراسراریت تھی، جیسے وہ کوئی ایسا راز جانتا ہو جس کا نور کو علم نہ ہو۔

نور نے اپنی الجھن چھپاتے ہوئے زبردستی مسکرا کر کہا، "اوہ! تو اب تم دھمکیاں دینے لگے ہو؟ حدید، تم مجھے جانتے نہیں، میں دھمکیوں سے ڈرنے والی نہیں ہوں!"

حدید نے ہلکا سا قہقہہ لگایا، "یہ دھمکی نہیں، حقیقت ہے۔ اور تم حقیقت سے بھاگنے کی کتنی ہی کوشش کر لو، نور... آخر میں پکڑی جاؤ گی۔"

NOVEL HUT

نور کو پہلی بار محسوس ہوا کہ شاید وہ اس گفتگو میں حدید سے مات کھا رہی ہے، مگر اس نے جلدی سے اپنی گرفت مضبوط کی۔ وہ حدید کے اور قریب ہو گئی،

اتنی کہ حدید کو اس کی خوشبو صاف محسوس ہونے لگی۔ نور نے ہلکی سرگوشی میں کہا، "اور اگر میں چاہوں کہ تم ابھی فیصلہ کرو؟ ابھی، اسی وقت؟"

حدید نے ایک لمحے کے لیے نظریں جھکائیں، پھر ایک

پرسکون مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا۔ "تم چاہو یا نہ چاہو، نور... فیصلہ میں اپنے وقت پر کروں گا۔"

NOVEL HUT

نور نے غصے سے آنکھیں تنگ کیں، "حدید، تم کھیل رہے ہو مجھ سے؟"

حدید نے گہری سانس لی اور آہستہ سے بولا، "کھیل؟ نہیں نور، میں کھیل نہیں کھیلتا... لیکن ہاں، جو چال تم چلنے آئی تھی، وہ الٹی پڑ گئی، ہے نا؟"

نور کے چہرے کے رنگ بدل گئے۔ وہ حدید کو اپنی چال میں پھنسانا چاہتی تھی، مگر حدید ہی اس پر نفسیاتی برتری لے چکا تھا۔ اس کا اعتماد، اس کی پراسرار مسکراہٹ... سب کچھ نور کے لیے ایک نیا امتحان بن چکا تھا۔

نور نے غصے سے رخ موڑ لیا، "بہت اچھے حدید! میں تم سے محبت کرتی ہوں، مگر تم ہمیشہ مجھے کسی نہ کسی بہانے ٹالتے رہتے ہو۔ اگر تم سچ میں مجھ سے محبت کرتے ہو تو پھر ان چالاکیوں کی ضرورت نہیں، بس ہمت کرو اور سچ سب کے سامنے لے آؤ!"

حدید نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا، "وقت آنے دو، نور... جب میں اعلان کروں گا، تو ایسا ہوگا کہ تم بھی حیران رہ جاؤ گی۔"

نور نے کچھ بولنا چاہا، مگر پھر رک گئی۔ حدید کی آنکھوں میں وہی پراسرار چمک تھی، جس نے اسے الجھن میں ڈال دیا تھا۔

کمرے میں مکمل خاموشی چھا گئی، جیسے دونوں کسی نہ کسی فیصلے کی دہلیز پر کھڑے ہوں۔ نور نے دروازے کی طرف قدم بڑھائے، "ٹھیک ہے حدید، میں دیکھتی ہوں کہ تم کب تک اپنا کھیل کھیلتے ہو۔ مگر یاد رکھنا، میں بھی انتظار کرنے والوں میں سے نہیں ہوں!"

حدید نے کوئی جواب نہیں دیا، بس اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ نور جانتی تھی کہ آج کی رات اس کے لیے مزید الجھنیں لے کر آئی ہے۔ وہ حدید کو قابو میں لانے آئی تھی، مگر خود اس کے جال میں پھنستی جا رہی تھی۔

نور دروازے کی طرف بڑھی، مگر جیسے ہی اس کا ہاتھ ہینڈل پر پہنچا، وہ ٹھٹک گئی۔ اس نے ایک لمحے کو گہری سانس لی، پھر آہستہ آہستہ پلٹی اور حدید کو گہری

NOVEL HUT

نظروں سے دیکھنے لگی۔ اس کی آنکھوں میں وہی عجیب سی چمک تھی، جیسے کوئی معمہ ہو جسے حدید ابھی تک پوری طرح حل نہیں کر سکا۔

"حدید، مجھے پتا ہے کہ تم میرے بارے میں سب کچھ جانتے ہو۔" نور نے دھیمے مگر پُرسکون لہجے میں کہا۔ "میری سوچ، میرے ارادے، میرا کام، میری ضد... تمہیں سب معلوم ہے، ہے نا؟"

حدید نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا، جیسے کہہ رہا ہو یہ تو تمہیں بہت پہلے سمجھ جانا چاہیے تھا!

NOVEL HUT

نور نے ایک گہری سانس لی اور مسکرا کر بولی، "پھر بھی، میں تم سے ہارنے کے انتظار میں ہوں... کیا کرو، محبت ہوتی ہی ایسی ہے!"

حدید کی مسکراہٹ لمحے بھر کو غائب ہوئی۔ نور جو ہمیشہ جیتنے کی عادی تھی، وہ آج خود اپنی ہار کو قبول کر رہی تھی؟ مگر یہ ہار اتنی سادہ نہیں تھی... کچھ تھا اس کے لہجے میں، جو حدید کے ذہن میں سوالات پیدا کر رہا تھا۔

نور نے آہستہ سے قدم بڑھایا، اور حدید کے اتنا قریب آگئی کہ وہ اس کی مدھم خوشبو کو محسوس کر سکتا تھا۔ پھر وہ دھیرے سے سرگوشی کے انداز میں بولی، "میں تمہیں کچھ کہے بغیر برباد کر دوں گی، حدید... لیکن تمہیں ایک خراش بھی نہیں آنے دوں گی!"

NOVEL HUT

حدید نے پلکیں جھپکائیں، جیسے اس جملے کے وزن کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔ نور کے چہرے پر وہی شرارتی مسکراہٹ تھی، مگر اس کے پیچھے کچھ اور بھی تھا... ایک ایسی گہرائی، جسے حدید نے پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔

نور نے حدید کی آنکھوں میں دیکھ کر مزید کہا، "اور جب میں ہار جاؤں گی، تو تمہارے لیے جیتنا بھی اتنا آسان نہیں ہوگا، کیونکہ حدید... ہارنے کے لیے بھی ہمت چاہیے، اور مجھے یقین ہے کہ تمہارے پاس وہ نہیں ہے!"

NOVEL HUT

حدید نے لب کھولے جیسے کچھ کہنے والا ہو، مگر پھر رک گیا۔ نور کا اعتماد، اس کا انداز... وہ آج کچھ الگ ہی کھیل کھیل رہی تھی، اور حدید کو محسوس ہو رہا تھا کہ شاید وہ اس کھیل میں پہلی بار الجھ رہا تھا۔

نور نے ایک آخری نظر حدید پر ڈالی، پھر ہلکے قہقہے کے ساتھ کہا، "خیر، اب میں جا رہی ہوں، لیکن تم اپنی جیت کا جشن نہ منانا... کیونکہ محبت وہ کھیل ہے، جہاں جیتنے والا بھی ہارتا ہے!"

یہ کہہ کر وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گئی، جبکہ حدید خاموشی سے اسے جاتا دیکھتا رہا۔ اس کا دل کہہ رہا تھا کہ نور بس یوں ہی نہیں جا رہی... وہ ایک ایسی چال چل گئی تھی، جس کا اثر شاید حدید کو بہت دیر بعد سمجھ آنا تھا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

مسجد کا صحن پرسکون تھا۔ فجر کی نماز ختم ہو چکی تھی، نمازی جا چکے تھے، مگر سنان وہیں بیٹھا رہا۔ آج وہ پہلی بار باجماعت نماز پڑھ کر نکلا تھا، لیکن اس کے دل میں ایک عجیب سی بےچینی تھی۔ وہ احد کا انتظار کر رہا تھا، جو ابھی تک دعا میں مشغول تھا۔ سنان کی نظریں سامنے محراب پر جمی تھیں، مگر اس کا ذہن کہیں اور تھا۔

کچھ دیر بعد احد اٹھا اور اس کے پاس آیا۔ سنان کی

NOVEL HUT

پریشان صورت دیکھ کر اس نے نرمی سے پوچھا، "آج پھر الجھے ہوئے لگ رہے ہو؟"

سنان نے چونک کر احد کو دیکھا، جیسے کسی گہری سوچ سے نکلا ہو۔ اس نے ہلکی سانس لی اور دھیمے لہجے میں بولا، "احد... وہ لڑکی جسے میں خوابوں میں دیکھتا تھا، وہ اصل میں بھی موجود ہے۔"

احد نے حیرانی سے اسے دیکھا، "کیا؟ تم نے اسے دیکھا؟ کہاں؟"

"ہاں! کل میں مال میں تھا، اچانک میری نظر اس پر پڑی... وہ بالکل ویسی ہی تھی جیسی خوابوں میں آتی ہے۔ بس فرق یہ تھا کہ وہ حقیقت میں تھی، میرے سامنے۔"

احد خاموشی سے سنان کی بات سنتا رہا۔ سنان نے نظریں نیچی کر لیں، "احد، تمہیں پتہ ہے، جب میں نے اسے دیکھا، تو میرا دل ایک پل کے لیے رک سا گیا تھا۔ ایسا لگا جیسے میں کسی جانی پہچانی چیز کو دیکھ رہا ہوں، جیسے کوئی میرے اندر سے کہہ رہا ہو کہ... ہاں، یہ وہی ہے۔"

احد نے سنجیدگی سے پوچھا، "تم نے اس سے بات کی؟"

NOVEL HUT

"نہیں، میں بس اسے دیکھتا رہ گیا..... اور پھر وہ وہاں سے چلی گئی۔" سنان کی آواز میں الجھن تھی، "یہ سب کیا ہو رہا ہے، احد؟ خوابوں میں دیکھنا، پھر حقیقت میں دیکھ لینا... کیا یہ محض اتفاق ہے؟"

احد نے گہری سانس لی، " شاید یہ سراب بھی ہو سکتا ہے، کیونکہ ہر چاہنے والے کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کا محبوب انکے سامنے رہے ، شاید تم نے بھی اسکو اپنے دماغ پر زیادہ سوار کر لیا تھا ۔ اس لیے تمہیں وہ نظر آئی ہوں ۔"

"محبت ایک چہرہ ہے ۔۔۔۔۔۔۔
نقابوں میں جو کھلتا ہے ۔۔۔۔۔"

NOVEL HUT

سنان، احد کی بات سن کر ہلکا سا مسکرایا، پھر مسجد کے صحن میں رکھی بینچ پر بیٹھ گیا۔ سنان بھی اس کے برابر بیٹھ گیا۔ دونوں کے درمیان کچھ لمحے

خاموشی رہی، جیسے دونوں ہی کسی گہری سوچ میں ہوں۔ پھر سنان نے پرسکون مگر سنجیدہ لہجے میں پوچھا،

"احد، تم نے اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا ؟"

احد نے ایک لمحے کے لیے آسمان کی طرف دیکھا، جیسے کسی یاد میں کھو گیا ہو، پھر نظریں نیچی کر کے دھیمے لہجے میں بولا، "میری زندگی تمہارے سامنے ہے، سنان۔"

NOVEL HUT

سنان نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا، "ہاں، تمہاری زندگی سب کے سامنے ہے... ایک سیدھا راستہ، ایک واضح مقصد۔ لیکن، احد، تم اس کتاب کی طرح ہو جسے سب پڑھ تو لیتے ہیں، مگر سمجھتا کوئی کوئی ہے۔"

احد نے اس جملے پر غور کیا، پھر سنان کی طرف دیکھا، "اور تم ان میں سے ہو جو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں؟"

سنان نے گہری سانس لی اسکے لہجے میں عجیب سی مایوسی تھی ، "کوشش کر رہا ہوں... لیکن بعض اوقات ایسا لگتا ہے کہ جتنا سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں، اتنا ہی سب کچھ پیچیدہ ہوتا جاتا ہے۔ جیسے کچھ سوالوں کے جواب میرے سامنے ہوتے ہیں، مگر میں انہیں دیکھ نہیں پاتا۔"

احد نے مسکرا کر کہا، "یہی تو زندگی ہے، سنان۔ بعض چیزیں تبھی سمجھ میں آتی ہیں جب وقت ان کا پردہ

ہٹاتا ہے۔ بس صبر اور یقین رکھو۔"

سنان خاموش ہو گیا، مگر اس کی آنکھوں میں کئی سوالات جھلک رہے تھے—اور شاید ان میں سب سے بڑا سوال وہی تھا جو اس کے خوابوں میں نظر آنے والی لڑکی سے جڑا تھا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

ابابیل بیڈ پر بیٹھی موبائل چیک کر رہی تھی کہ اچانک ایک انجان نمبر سے کال آئی۔ اس نے حیرانی سے نمبر دیکھا اور پھر کال ریسیو کر لی۔

"ہیلو؟" وہ الجھن میں بولی۔

دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی، "ہیلو، ابابیل؟"

ابابیل نے ماتھے پر شکنیں ڈالیں، "جی، آپ کون؟"

"تم نے مجھے پہچانا نہیں؟" آواز میں ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

ابابیل نے مزید سوچنے کی کوشش کی، لیکن ذہن میں کچھ خاص نہیں آیا۔
"معذرت، لیکن میں واقعی نہیں جانتی کہ آپ کون ہیں۔"

دوسری طرف سے ہلکا سا قہقہہ سنائی دیا، پھر وہی آواز بولی، "میں حدید کی کزن ہوں، نور۔ اوزل کی شادی میں بھی آئی تھی۔"

ابابیل کے دماغ میں فوراً کچھ جھماکے ہوئے۔ وہ سمجھ تو گئی، لیکن پھر بھی ناسمجھی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولی، "اوہ... اچھا! حدید کی کزن؟ مگر میں پھر بھی نہیں پہچان سکی۔۔"

دوسری طرف سے نور غصہ ضبط کرتے ہوئے بولی، "میں وہ ہوں جسے تم اور ایزل نے 'گنجی چھپکلی' کا لقب دیا تھا۔"

ابابیل نے فوراً ایک دم چونکنے اور پہچاننے کی اداکاری کی، "اوہ! نور! اب تو یاد آگیا! ہاہاہا، کیسی ہو؟"

"بہت اچھی ہوں،" نور نے جبرا مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا، "ویسے میرا تم سے کوئی خاص رشتہ نہیں، لیکن

NOVEL HUT

چونکہ تم حدید کی کزن ہو، اس لیے میں تمہیں اپنی شادی پر انوائٹ کر رہی ہوں۔ ہفتے کو ہے میری شادی، جگہ اور ٹائم ابھی بھیج دیتی ہوں۔ ضرور آنا تم۔۔۔۔۔"

ابابیل نے حیرانی سے ایزل کی طرف دیکھا، جو اب تک یہ ساری گفتگو سن رہی تھی۔ نور اتنا کہہ کر فون بند کرنے ہی لگی تھی کہ ایزل فوراً بیچ میں کود پڑی،

"اوہ ہو ہو! ایسے کیسے فون بند کر رہی ہو، نور بی بی؟"

نور نے زچ ہو کر فون دوبارہ کان سے لگایا، "اب کیا مسئلہ ہے؟"

ایزل شرارت سے بولی، "مسئلہ یہ ہے کہ تمہاری خوشخبری تو سن لی، اب ہمارا تحفہ بھی سن لو!"

نور نے آنکھیں گھما کر کہا، "کیسا تحفہ؟"

ایزل معصومیت سے بولی، "ہماری شرکت کا! ویسے تو ہم بغیر دعوت کے بھی پہنچ سکتے تھے، لیکن چلو، اب تو تم نے خود بلا لیا!"

NOVEL HUT

ابابیل بھی ہنسی دبائے بولی، "ہاں، اور ہم وہی مشہورِ زمانہ گنجی چھپکلی اسپیشل گفٹ بھی لائیں گے!"

نور نے دانت پیسے، "بہت مذاق پسند ہے تم لوگوں کو، نا؟"

ایزل نے شوخی سے کہا، "بس تمہاری محبت میں ! فکر نہ کرو، ہم تمہاری شادی کو ایسا یادگار بنائیں گے کہ تم رہتی دنیا تک بھول نہیں سکو گی ! "

"ہاں واقعی اگر تم لوگ آؤ گے تو، رہتی دنیا تک تم میری شادی نہیں بھولو گے۔۔۔۔۔" نور بھی انکی تاکید کرتے ہوئے بولی لیکن اسکے لہجے میں ایک آگ تھی۔

"بلکل ٹھیک کہا گنجی چھپکلی۔۔۔۔" ایزل پرجوش انداز میں بولی۔

NOVEL HUT

نور نے گہری سانس لی، جیسے خود کو پرسکون رکھنے کی کوشش کر رہی ہو، مگر ابابیل اور ایزل کے شرارتی لہجے نے اسے مزید چڑھا دیا تھا۔

ایزل نے مصنوعی معصومیت سے کہا، "ویسے، نور بی بی، تمہاری شادی پر اسپیشل ڈریس کوڈ ہے یا ہم اپنے حساب

سے آئیں؟"

NOVEL HUT

نور نے الجھ کر پوچھا، "کیا مطلب؟"

ابابیل فوراً بولی، "مطلب یہ کہ شادی میں چھپکلیاں لانے کی اجازت ہوگی یا نہیں؟ آخر تمہارا پرانا پیار ہے نا ان سے!"

نور نے غصے سے کہا، "بکواس بند کرو، ابابیل!"

ایزل نے ہنسی دباتے ہوئے کہا، "ارے، ناراض کیوں ہو رہی ہو؟ تمہیں یاد ہے نا، ہم نے تمہارے لیے گنجی چھپکلی کا ٹائٹل کتنے پیار سے رکھا تھا؟ کمال کی فٹنگ تھی نا؟"

NOVEL HUT

ابابیل نے ہاں میں ہاں ملائی، "بالکل! ایسا نایاب نام ہر کسی کو نہیں ملتا، قسمت والوں کو ہی ملتا ہے!"

نور نے سخت لہجے میں کہا، "تم دونوں باز آسکتی ہو یا نہیں؟"

ایزل نے معصومیت سے سر ہلایا، "ہاں ہاں، بالکل باز آسکتے ہیں... بس ایک آخری سوال!"

NOVEL HUT

نور نے جھنجھلا کر کہا، "اب کیا؟"

ابابیل ہنسی دباتے ہوئے بولی، "تمہاری شادی میں کیک ہوگا یا ہم اسپیشل چھپکلی پڈنگ لے کر آئیں؟ تمہاری پسند کا ہونا چاہیے نا!"

نور نے دانت پیس کر کہا، "تم دونوں ایک نمبر کی بدتمیز ہو !"

ایزل شوخی سے بولی، "یہ تو ہم ہیں ہی ! لیکن فکر نہ کرو، گنجی چھپکلی— اوہ سوری، نوربی بی، ہم تمہاری شادی پر کوئی خاص رنگ ضرور جمائیں گے !"

نور نے زچ ہو کر فوراً فون بند کر دیا، جبکہ ابابیل اور ایزل نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور قہقہہ لگا دیا۔

NOVEL HUT

فون بند ہوتے ہی ایزل نے حیرانی سے ابابیل کی طرف دیکھا اور شوخی سے بولی، "کہاں سے ہم اس گنجی چھپکلی کو یاد آ گئے؟ اتنے عرصے بعد بھی ہمارے پیار بھرے لفظوں کی گونج اس کے کانوں میں ہے؟ واہ بھئی واہ!"

ایزل نے مصنوعی سنجیدگی سے سر ہلایا، "محبت ایسی ہی چیز ہے، ایزل! جو ایک بار ہمارے دل میں جگہ بنا لے، وہ پھر کبھی نہیں بھول سکتا۔"

NOVEL HUT

ابابیل نے فلسفیانہ انداز میں کہا، "سچ کہا! اور خاص طور پر اگر وہ محبت گنجی چھپکلی جیسی ہو تو دل اور دماغ دونوں پر نقش ہو جاتی ہے!"

ایزل نے بھنویں اچکا کر کہا، "لیکن کچھ نہ کچھ تو گڑبڑ ہے ! نور نے ہمیں اچانک شادی پر کیوں بلایا؟ اسے اچانک ہماری یاد کیوں آئی؟"

ابابیل نے ذرا سنجیدگی سے کہا، "ہاں، عام حالات میں تو وہ ہمارا نام سن کر ہی بددعا دے دیتی، اور آج وہ اتنی نرمی سے شادی کا کارڈ دے رہی ہے؟ کچھ تو ہے جو ہمیں نظر نہیں آ رہا !"

ایزل نے سوچتے ہوئے انگلی ٹھوڑی پر رکھی، "کہیں یہ کوئی چال تو نہیں؟ جیسے ہی ہم شادی میں پہنچیں گے، وہاں ہمارے لیے کوئی سرپرائز ہو گا، جتنا ہم نے اسکو تنگ کیا تھا ، شاید ہمارے سے بدلہ لینے کا سوچ رہی ہو؟"

ابابیل نے شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ کہا، "اگر ایسا ہے بھی، تو ہمیں بھی تیاری کے ساتھ جانا چاہیے ! دیکھتے ہیں، گنجی چھپکلی ہمیں الجھاتی ہیں یا ہم اسے !"

ایزل نے جوش سے کہا، "چیلنج قبول ہے !" اور دونوں نے ہنستے ہوئے ہاتھ ملا لیا۔

NOVEL HUT

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

اندھیرے کمرے میں بیٹھا حدید خاموشی سے زمین کو گھور رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں وہی پرانا کرب تھا، جو وقت کے ساتھ ماند پڑنے کے بجائے اور بھی گہرا ہوتا جا رہا تھا۔ آج پھر ماضی نے اس پر وار کیا تھا۔ وہ چاہ کر بھی ان لمحوں کو اپنے ذہن سے نکال نہیں پایا تھا، جنہوں نے اس کی زندگی کو ہمیشہ کے لیے بدل دیا۔

وہ ماضی میں ڈوبتا چلا گیا...

NOVEL HUT

حدید کے بابا، زبیر صاحب، ایک باوقار اور اصول پسند شخص تھے۔ وہ عورت کو ہمیشہ عزت کی نظر سے دیکھتے اور دوسروں کو بھی یہی سکھاتے۔ ان کا ماننا تھا

کہ عورت تفریح کا سامان نہیں بلکہ ایک ذمہ داری ہے، ایک عزت ہے۔ لیکن ان کے اصولوں کی آزمائش اس وقت شروع ہوئی جب ایمی ان کی زندگی میں داخل ہوئی۔

ایمی، زبیر صاحب کی کزن تھی، جو طلاق کے بعد بے سہارا ہونے کا بہانہ بنا کر ان کے گھر آ گئی تھی۔ بظاہر وہ ایک معصوم عورت نظر آتی تھی، لیکن حقیقت میں وہ ایک نہایت چالاک، سازشی اور گھٹیا سوچ رکھنے والی عورت تھی۔

وہ بلیک لیجن کی ہیڈ تھی، ایک ایسا بدنام گروہ جو انسانی اسمگلنگ اور جسم فروشی جیسے گھناؤنے جرائم میں ملوث تھا۔ اس کے لیے عورت اور مرد صرف ایک کاروبار کا حصہ تھے، ان کے جذبات اور عزت کی اس کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں تھی۔ وہ ہر قیمت پر اپنی ہوس اور دولت کی بھوک مٹانے میں مصروف تھی، اور اب اس کی نظر زبیر صاحب پر تھی۔

شروع میں اس نے مظلومیت کا لبادہ اوڑھ کر سب کی ہمدردی حاصل کرنے کی کوشش کی، لیکن جب زبیر صاحب نے اس کی چالوں کو نظر انداز کیا، تو اس نے ایک اور حربہ آزمانے کا فیصلہ کیا۔

ایک رات، جب سب لوگ اپنے کمروں میں جا چکے تھے، زبیر صاحب کو پیاس محسوس ہوئی۔ وہ پانی لینے کے لیے کچن کی طرف بڑھے، لیکن جیسے ہی وہ کچن میں پہنچے، ایمی ان کے راستے میں آ گئی۔

وہ نہایت نامناسب لباس میں تھی، اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی۔ اس نے آہستہ سے ایک قدم آگے بڑھایا اور نرم لہجے میں بولی، "زبیر، تم نے کب تک خود کو روک کر رکھنا ہے؟"

NOVEL HUT

زبیر صاحب نے ایک لمحے کے لیے اسے دیکھا، اور پھر فوراً رخ موڑ لیا، جیسے اسے مکمل نظر انداز کر رہے ہوں۔

لیکن ایمی پیچھے ہٹنے والی نہیں تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ "میں جانتی ہوں تم بھی مجھے چاہتے ہو... بس اپنے جذبات کو بے قابو کرنے کی دیر ہے۔"

زبیر صاحب کا صبر ٹوٹ گیا۔ وہ ایک جھٹکے سے پیچھے مڑے اور غصے سے بولے، "شرم کرو، ایمی ! میں تمہیں اپنی بہن کی طرح سمجھتا تھا، اور تم..."

NOVEL HUT

ایمی نے طنزیہ ہنسی ہنسی، "بہن؟ تم جیسے مرد سب ایک جیسے ہوتے ہیں ! میں جانتی ہوں تم بھی اندر سے وہی ہو جو باقی مرد ہوتے ہیں ! "

یہ سن کر زبیر صاحب کے ضبط کا بندھن ٹوٹ گیا۔ انہوں نے ایک زوردار تھپڑ ایمی کے منہ پر دے مارا۔

ایمی پیچھے ہٹ گئی، اس کے چہرے پر صدمہ اور غصہ دونوں تھے۔

لیکن زبیر صاحب نے یہیں پر بس نہیں کیا۔ انہوں نے سختی سے اس کا بازو پکڑا، اور گھسیٹ کر دروازے کی طرف لے گئے۔

NOVEL HUT

"اگر تمہیں ہمارے گھر کی عزت کا خیال نہیں تو اس گھر میں تمہاری کوئی جگہ نہیں!" یہ کہتے ہی انہوں نے دروازہ کھولا، اور ایمی کو اسی حالت میں باہر دھکیل دیا۔

ایمی زمین پر گر پڑی، اس کے چہرے پر بے عزتی اور غصے کے ملے جلے تاثرات تھے۔ اس نے زبیر صاحب کو دیکھا، اور دانت پیستے ہوئے بولی، "تم نے جو کیا ہے، زبیر! اس کا

بدلہ میں تم سے ضرور لوں گی!"

NOVEL HUT

اور پھر وہ اندھیرے میں غائب ہو گئی۔

ایمی خاموش نہیں بیٹھی۔ وہ ایک ایسی عورت تھی جو اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتی تھی، اور اس بار اس کا ہدف زبیر صاحب تھے۔

چند دن بعد، جب زبیر صاحب کی طبیعت خراب تھی اور وہ بستر پر تھے، حدید کے سکول میں پیرنٹز میٹنگ تھی جس پر امبر بیگم حدید کے ساتھ گئی تھی ۔البتہ زبیر صاحب گھر پر ہی تھے۔

تبھی ایمی اپنے تین سیاہ فام ساتھیوں کے ساتھ گھر میں داخل ہوئی۔

یہ وہی لوگ تھے جو بلیک لیجن کے سب سے وحشی اور درندہ صفت انسان تھے۔ ان کے چہرے پر حوس اور وحشت صاف نظر آرہی تھی۔

زبیر صاحب نے انہیں دیکھ کر اٹھنے کی کوشش کی، لیکن کمزوری کے باعث زیادہ حرکت نہ کر سکے۔ ایمی نے قریب جا کر زہر خند لہجے میں کہا، "یاد ہے زبیر؟ میں نے کہا تھا

کہ میں بدلہ لوں گی۔ تم نے میری عزت اچھالی، اب دیکھو میں تمہاری عزت کیسے مٹی میں ملاتی ہوں!"

اس کے اشارے پر وہ تینوں درندے زبیر صاحب پر جھپٹ پڑے۔

زبیر صاحب نے جتنی مزاحمت کر سکتے تھے، کی، لیکن وہ پہلے ہی بیمار اور کمزور تھے۔ ان حیوانوں نے انہیں وحشیانہ طریقے سے نوچنا شروع کر دیا۔ وہ چیختے

رہے، ہاتھ پاؤں مارتے رہے، لیکن ان کی چیخوں نے ایمی کے دل میں رحم نہیں پیدا کیا۔ وہ بس ایک سفاک مسکراہٹ کے ساتھ کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھی۔

یہ سب کئی لمحوں تک چلتا رہا، اور پھر... ایک خاموشی چھا گئی۔ زبیر صاحب کی چیخیں بند ہو گئیں، ان کی آنکھیں نیم وا تھیں، اور سانسیں دھیرے دھیرے تھم گئیں۔

NOVEL HUT

اسی لمحے، حدید اور امبر بیگم گھر واپس آئے۔ جیسے ہی وہ دروازے میں داخل ہوئے، انہیں اندر سے ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دیں۔

"یہ چیخیں...؟" حدید نے چونک کر اپنی ماں کی طرف

دیکھا۔

امبر بیگم کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ "یہ... زبیر کی آواز ہے!"

وہ دونوں بھاگتے ہوئے اندر داخل ہوئے، اور جو منظر انہوں نے دیکھا، اس نے ان کی دنیا ہلا کر رکھ دی۔

NOVEL HUT

سامنے زبیر صاحب بے جان پڑے تھے، ان کے ارد گرد تین سیاہ فام درندے کھڑے تھے، اور ساتھ ہی خون پھیلا ہوا تھا اور پاس ایمی سفاکی سے مسکرا رہی تھی۔

امبر بیگم نے ایک چیخ ماری، لیکن ایمی کے ایک ساتھی نے فوراً ایک ڈیکوریشن پیس اٹھایا اور ان کے سر پر دے مارا۔ وہ تڑپ کر زمین پر گریں اور بے ہوش ہو گئیں۔

NOVEL HUT

حدید ساکت کھڑا تھا۔ وہ کچھ سمجھنے سے قاصر تھا۔

ایمی نے اس پر ایک نظر ڈالی اور بےزاری سے کہا، "یہ تو بچہ ہے، اسے چھوڑ دو!"

پھر وہ زبیر صاحب کے قریب جھکی، اور زہریلے لہجے

میں بولی، "مجھے انکار کرنے کا انجام مبارک ہو، زبیر!"

یہ کہہ کر وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ چلی گئی۔

حدید اس دن سے آج تک اپنی یادوں کے ساتھ زندہ تھا، لیکن ہر پل مرتا جا رہا تھا۔ اس کا ماضی اس کے ساتھ تھا، ہر لمحہ، ہر سانس کے ساتھ۔

یہی اس کا عذاب تھا، اور یہی اس کی زندگی !

"ماضی کے دریچے کھلے تو جانا، کچھ زخم پرانے بھی تازہ تھے۔ "
حدید سسکیوں سے روتے ہوئے بولا۔ اور پھر اپنے ماضی میں گم ہوگیا ۔

"ماضی کے سائے، سسکیں سنائے،
دل راہ تکتا رہے، غم مسکرائے۔"

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

آج صرف حدید نہیں تھا جو ماضی کی آگ میں جھلس رہا تھا، بلکہ احد بھی تھا جو راکھ ہونے کے درپے تھا۔

حدید کی طرح اس کا ماضی بھی وحشت ناک تھا، ایک ایسا زخم جو کبھی نہیں بھرتا۔ حدید اپنے باپ کی بے بسی، اپنی ماں کے حواس کھونے، اور اپنی زندگی کے تاریک ترین لمحے کے ساتھ زندہ تھا، تو احد کے سینے میں بھی ایک کہانی سلگ رہی تھی، ایک ایسی کہانی جس کا انجام بھی خون اور آنسوؤں سے لکھا گیا تھا۔

NOVEL HUT

احد کے ماضی کا باب تب شروع ہوا جب اس کے والد، ریحان شاہ، اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر بیٹھے...

ریحان شاہ کا تعلق ایک باوقار اور عزت دار گھرانے سے تھا۔ ان کے والدین نے انہیں بچپن سے ہی ایمانداری، اخلاقیات، اور اصولوں کا درس دیا تھا۔ وہ ایک محنتی اور ذہین شخص تھے، اور ان کا خواب تھا کہ وہ ایک کامیاب سائنسدان بنیں۔ جب انہیں لندن میں ایک پروجیکٹ کے لیے چُنا گیا، تو وہ اپنے شوق اور جنون میں وہاں چلے گئے۔

لندن میں ان کی ملاقات ایمی سے ہوئی۔ وہ ایک بولڈ، خوبصورت اور جدید خیالات رکھنے والی لڑکی تھی۔ اس کی بے باکی اور بے خوفی نے ریحان شاہ کو اپنی طرف

کھینچ لیا۔ اس وقت ان کی جوانی عروج پر تھی، اور وہ بھی زندگی کے رنگین پہلوؤں کو آزمانا چاہتے تھے۔ جذبات کے بہاؤ میں آکر، اور شاید اپنی تنہائی کو مٹانے کے لیے، انہوں نے بنا کسی کو بتائے ایمی سے کورٹ میرج کر لی۔

لیکن یہ شادی ان کے لیے ایک خوبصورت خواب نہیں، بلکہ ایک ڈراؤنا خواب بننے والی تھی۔

شروع میں سب کچھ ٹھیک تھا، لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ایمی کی حقیقت کھلتی گئی۔ وہ زیادہ تر راتیں باہر گزارتی، اس کی محفلیں مشکوک لوگوں کے ساتھ ہوتیں۔ ریحان شاہ نے اسے کئی بار سمجھایا، روکا، لیکن ایمی پر کوئی اثر نہیں ہوا۔

اور پھر ایک دن، ریحان شاہ پر حقیقت کا سب سے خوفناک دروازہ کھلا۔

انہیں معلوم ہوا کہ ایمی کسی عام عورت نہیں، بلکہ بلیک لیجن کی ہیڈ ہے !

بلیک لیجن ایک ایسا گروہ تھا جو انسانی اسمگلنگ، جسم فروشی، اور کئی دوسرے خطرناک جرائم میں ملوث تھا۔

NOVEL HUT

ایمی نہ صرف اس گروہ کا حصہ تھی، بلکہ وہ خود ان تمام گھناؤنے کاموں کی سربراہ تھی۔

ریحان شاہ کو لگا جیسے زمین ان کے قدموں کے نیچے سے کھسک گئی ہو۔ وہ جس عورت کے ساتھ رہ رہے تھے، جسے وہ کبھی اپنی محبت سمجھ بیٹھے تھے، وہ درحقیقت ایک درندہ تھی۔

اسی دن، بغیر کوئی لمحہ ضائع کیے، انہوں نے ایمی کو طلاق دے دی اور وہاں سے چلے گئے۔

NOVEL HUT

انہیں اس وقت صرف ایک ہی بات کا خیال تھا – وہ ایمی کی زندگی کا مزید حصہ نہیں بن سکتے۔ وہ کسی ایسی عورت کے ساتھ نہیں رہ سکتے جو نہ صرف برائی میں ملوث تھی، بلکہ برائی کی جڑ تھی۔

ایمی کو اتنی مہلت بھی نہ ملی کہ وہ انہیں روک سکے۔ وہ سب کچھ چھوڑ کر واپس ترکی آ گئے، اور پھر اپنے والدین کی مرضی سے یمن شاہ سے شادی کر لی، جو ان کی رشتہ دار بھی تھیں اور پاکستان میں رہتی تھیں۔

ریحان شاہ نے ایمی کو چھوڑنے کے بعد ایک نئی زندگی

شروع کی۔ یمن شاہ ان کی بالکل برعکس تھیں – باحیا، وفادار، اور محبت کرنے والی۔ وہ پاکستان میں رہنا چاہتی تھیں، اس لیے ریحان شاہ بھی ترکی چھوڑ کر پاکستان میں بس گئے۔

ان کی شادی محبت اور سکون سے بھرپور تھی۔یمن شاہ نے ان کی زندگی کو حقیقی خوشیوں سے آشنا کیا۔ لیکن ریحان شاہ کے دل میں ایک خلش ہمیشہ باقی رہی – وہ خلش جو ایمی کے ساتھ گزارے گئے وقت کی تھی۔

انہیں بار بار پچھتاوا ہوتا کہ انہوں نے اپنی جوانی کے جذبات کو ایمی جیسی گھٹیا عورت پر کیوں ضائع کیا؟ لیکن یمن شاہ کے ساتھ زندگی گزارنے کے بعد انہیں محسوس ہوا کہ انہوں نے صحیح راستہ چُنا تھا۔

NOVEL HUT

شادی کے ایک سال بعد، ان کی خوشیاں دوگنا ہو گئیں، جب ان کے جڑواں بیٹے پیدا ہوئے۔

لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ ایمی اب بھی ان پر نظر رکھے ہوئے تھی... اور وہ بدلہ لینے کے لیے تیار تھی۔

جب یمن شاہ نے جڑواں بیٹوں کو جنم دیا، تبھی ایمی نے

اپنا وار کر دیا۔

اُسی رات، ایمی نے اپنے آدمیوں کو بھیج کر ریحان شاہ کے ایک بیٹے کو اغوا کروا دیا۔

جب ریحان شاہ کو یہ خبر ملی، تو وہ اندر سے ٹوٹ گئے۔ وہ جانتے تھے کہ یہ ایمی کی حرکت ہے، لیکن ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا۔ اپنی عزت بچانے اور یمن شاہ کو کسی پریشانی سے محفوظ رکھنے کے لیے، انہوں نے سب کو یہی بتایا کہ ان کا ایک بیٹا مردہ پیدا ہوا تھا۔

گھر میں خوشیوں کے ساتھ غم کا بھی راج تھا۔ لیکن ریحان شاہ جانتے تھے کہ ایمی ابھی رُکنے والی نہیں تھی۔

NOVEL HUT

اسی لیے، وہ احد کو ہر خطرے سے بچانے کے لیے دنیا کی نظروں سے اوجھل کر دینا چاہتے تھے۔

لیکن ایمی نے ریحان شاہ سے جو بدلہ لینا تھا، وہ ابھی مکمل نہیں ہوا تھا۔

کچھ سال بعد، اس نے موقع پا کر یمن شاہ کے موبائل پر کچھ تصاویر بھیج دیں۔

وہ تصاویر ریحان شاہ اور ایمی کی تھیں، ان کے پرانے وقتوں کی، کچھ ایسی جو ایک شریف عورت کو ہلا کر رکھ دیتیں۔

NOVEL HUT

یمن شاہ کو پہلے تو یقین نہیں آیا، لیکن پھر ایمی نے خود انہیں کال کی اور ایک ملاقات کے لیے بلایا۔

"اگر سچ جاننا چاہتی ہو تو مجھ سے ملو،" ایمی نے زہریلے لہجے میں کہا۔

یمن شاہ، جو ایک باوقار اور نیک عورت تھیں، اپنے شوہر پر مکمل اعتماد کرتی تھیں، لیکن وہ سچائی جاننا چاہتی تھیں۔ وہ مقررہ جگہ پر گئیں، لیکن انہیں اندازہ نہیں تھا کہ وہ ایک خطرناک جال میں جا رہی ہیں۔

اس ملاقات میں، ایمی نے انہیں نہایت بے دردی سے قتل کر دیا۔

NOVEL HUT

ریحان شاہ کے لیے یہ سب کچھ ناقابل برداشت تھا۔ پہلے ان کا بیٹا چھن گیا، اور اب ان کی بیوی بھی۔ وہ جانتے تھے کہ یہ سب ایمی نے کیا ہے، لیکن وہ کچھ کر نہیں

سکتے تھے۔

یمن شاہ کے بغیر ان کی زندگی برباد ہو گئی۔ وہ اندر سے ٹوٹ گئے، مکمل تنہا ہو گئے۔ لیکن انکے پاس آخری جینے کی وجہ تھی اور وہ تھی " ابابیل۔۔۔۔"

اور... احد ایک یتیم بچہ بن گیا، جو نہ اپنی ماں کو دیکھ پایا، نہ اپنے بھائی کو۔

NOVEL HUT

ریحان شاہ نے اپنی زندگی کے بقیہ سال ایک بے سکون انسان کی طرح گزارے، اور آخر کار، انھوں تمام تر سچ احد کو بتایا۔۔ کیونکہ وہ اکیلے اسکا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

اسکے بعد... احد کے دل میں ایک جنگ شروع ہو چکی تھی، وہ جنگ جو اسے سکون سے جینے نہیں دے رہی تھی۔

اس کا ماضی بھی حدید کے ماضی کی طرح خون سے لکھا گیا تھا... اور یہ ماضی آج بھی اس کے وجود میں جل رہا تھا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

NOVEL HUT

لکڑی کا پرانا پل سمندر کے اوپر خاموشی سے پھیلا ہوا تھا۔ وقت نے اس کی تختیوں کو بوسیدہ کر دیا تھا، اور کہیں کہیں سے کیل باہر نکل آئے تھے، جیسے پل

خود بھی تھک چکا ہو۔ ہلکی ہوا کے ساتھ اس کی لکڑیاں چرچراتیں، اور نیچے لہریں بے قراری سے چٹانوں سے ٹکرا رہی تھیں۔ پل کے ستون گہرے پانی میں پیوست تھے، لیکن وہ بھی سمندر کے بے رحم بہاؤ کے سامنے کمزور محسوس ہو رہے تھے۔

یہ پل کسی دور میں شاید محبت کرنے والوں کے لیے ایک پُرسکون جگہ رہی ہوگی، یا شاید کسی ماہی گیر کا راستہ، مگر اب یہ بس تنہائی اور اداسی کی علامت بن چکا تھا—ایک ایسا راستہ جو شاید کہیں لے کر نہ جاتا ہو، یا پھر ایسا راستہ جس کا آخری سرا تاریکی میں کھو چکا ہو۔

سنان اس پر موجود تھا۔

وہ پل کے کنارے پر بیٹھا سمندر کو تک رہا تھا، آنکھوں میں ایک نہ ختم ہونے والی ویرانی لیے۔ ہوا نے اس کے بال بکھرا دیے تھے، اور اس کی نظریں پانی کی بے کراں گہرائی میں کھوئی ہوئی تھیں۔ اس کے کندھے جھکے ہوئے

تھے، جیسے کوئی بھاری بوجھ اٹھائے ہو، اور اس کی سانسیں مدھم تھیں—جیسے وہ زندگی کے بوجھ تلے دب کر آخری فیصلہ کرنے والا ہو۔

NOVEL HUT

پل کے نیچے سمندر کا اندھیرا اس کی طرف دیکھ رہا تھا، اور شاید وہ بھی اسے جواب دے رہا تھا... یا بلا رہا تھا۔

" تم اس وقت یہاں کہا کر رہے ہو؟؟؟ خیریت مجھے اتنی رات کو یہاں کوئی بلایا۔۔۔۔۔؟؟؟؟ " احد، سنان کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا۔ لہجے میں صاف پریشانی جھلک رہی تھی۔

" میں تمھیں آج ایک حقیقت سے آگاہ کرنے والا ہو۔۔۔اس لیے تمہیں بلایا ہے تاکہ تم دیکھ سکو کہ اپنی لاتعداد کوششوں کے باوجود بھی اگر ہم کسی کو قائل نہ کرسکے تو کیسا لگتا ہے۔۔۔۔۔۔ " سنان نے ایک نظر اسکو دیکھا اور طنزیہ لہجے میں بولا۔

NOVEL HUT

" اچھا پہلے یہاں سے اٹھو ، پھر بات کرتے ہیں۔" احد کھڑے ہوتے ہوئے بولا، اور نظریں نیچے بہتے سمندر پر تھی جو نا جانے کتنوں کے راض اپنے اندر دفن کرے ہوئے تھا۔

" کیوں موت سے ڈر لگتا ہے ؟؟؟ " سنان نے ایک مسکراتی نظر اس پر ڈالتے ہوئے بولا۔

"موت سے کس کو ڈر لگتا ہے؟" احد نے گہری سانس لی، نظریں سنان کی الجھی ہوئی آنکھوں میں گاڑتے ہوئے بولا، "ڈر موت کا نہیں، اس انجام کا ہے جو ہم اپنے اعمال سے لکھتے ہیں۔"

سنان تلخی سے مسکرا دیا۔ "انجام؟ میرا انجام تو کب کا لکھا جا چکا ہے، احد۔ اور تم بھی جانتے ہو کہ وہ کیا ہے۔"

ہوا کی تیزی میں پل کی لکڑیاں چرچرا رہی تھیں، اور نیچے سمندر کی بے قرار لہریں چٹانوں سے ٹکرا کر ایک مانوس شور پیدا کر رہی تھیں—ایک ایسا شور جو اندر کے طوفانوں کی گواہی دے رہا تھا۔

"اگر انجام لکھا جا چکا ہوتا، تو اللہ توبہ کا دروازہ نہ رکھتا۔ تم نے اپنی قسمت خود پر مسلط کر رکھی ہے، سنان، جبکہ اللہ کہتا ہے کہ وہ ایک نئی صبح دے سکتا ہے!" احد کا لہجہ مضبوط تھا، لیکن اس کی آنکھوں میں التجا تھی۔

سنان نے سر جھکا کر مدھم آواز میں کہا، "لیکن میرے لیے صبح کبھی نہیں آئے گی، احد۔ جو رات میری قسمت بن چکی ہو، وہ کبھی ختم نہیں ہو سکتی..."

" تمھیں پتا ہے زندگی کی سب سے بڑی حقیقت موت ہے ! ! اور اس سے بھی بڑی حقیقت زندگی کو جینا ہے۔ ! ! ! اور آج میں اسی حقیقت کا تمھیں بتاؤ گا ۔۔۔۔۔" سنان کھڑا ہوا اور اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے بولا اسکے لہجے میں لرزش صاف تھی۔

NOVEL HUT

" خبردار ! ! ! اگر تم نے کوئی فضول حرکت کی ۔۔۔۔۔۔۔۔" احد تیز لہجے میں بولا۔ سنان کے ارادے اسکو ٹھیک نہیں اس لیے جلدی سے بڑھ کر اسکا بازو تھاما۔

"کیا تم نے کبھی ہارا ہوا شخص دیکھا ہے ؟ جو اپنی زندگی میں سب کچھ ہار بیٹھا ہو چاہے وہ اسکی قسمت ہو ، اللہ سے محبت ہو ، سیدھا راستہ ہو یا پھر اسکی محبت۔۔۔۔۔۔۔۔ اگر نہیں دیکھا تو مجھے دیکھ لو ، جسکو روشنی ملنے کے بعد بھی اندھیروں کی طلب ہے ۔ لیکن میں بھی اپنی کہانی کا ویلن ہو ، ایسا تھوڑی نہ اپنی زندگی کو چھوڑ دو گا جس نے مجھے دکھوں کے سوا کچھ نہ دیا۔۔۔۔" سنان نے احد کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹایا

NOVEL HUT

اور دو قدم پیچھے ہوا۔ اسکے آنکھوں میں آنسو آنے لگے جس کو اس نے بے دردی سے صاف کیا۔

تھوڑی دیر خاموشی کا راج رہا ، سنان نے پھر سے سلسلہ کلام جوڑا۔

"تمھیں پتا ہے ویلن کو اگر کوئی پسند نہ آئے تو وہ اسے اس دنیا سے رخصت کر دیتا ہے ۔ تو پھر مجھے کوئی حق نہیں کہ میں اپنی ناپسند زندگی کے ساتھ سمجھوتہ کرو۔۔۔۔یہ تو ویلن کی انا کے خلاف ہے۔۔۔۔۔"

"مجھے بہت شوق تھا اپنی محبت کو گلے لگاو، اور ہمیشہ کے لیے اسکی آغوش میں چھپ جاؤ، لیکن شاید قسمت کو منظور نہ تھا میری اس سے محبت۔۔۔۔۔ قسمت نے ایسی کایا پلٹی کہ موت کو میری محبت بنا دیا ۔ لیکن اب میں اپنی محبت کو ہاتھ سے نہیں جانے دو گا ۔ اسکو حاصل کرلو گا۔۔۔۔۔"

" سنان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے ، اسکی آواز میں کرب تھا ۔

سنان نے صرف ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ آنکھیں بند کیں، جیسے وہ کسی بےنام درد کو خود میں دفن کر رہا ہو۔ اس کے چہرے پر ایک عجب سا سکون تھا—ایک ایسا سکون جو طوفان سے پہلے چھا جاتا ہے۔

پھر، ایک لمحے میں، اس نے اپنے آپ کو پیچھے سمندر کی طرف چھوڑ دیا۔

NOVELHUT

ہوا میں چند لمحوں کا سکوت چھا گیا۔

احد کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں، اور اس کا دل ایک لمحے کو جیسے رک گیا۔

"سناااااااااان ! ! ! "

اس کی چیخ سمندر کی گہرائیوں میں تحلیل ہو گئی، جیسے کسی نے وقت کو مٹھی میں جکڑ کر روک دیا ہو۔

"چھپاک ! " پانی میں کچھ گہرنے کی آواز گونجی۔۔۔۔۔۔۔

پانی کے بے قرار قطروں نے سنان کو اپنی آغوش میں لے لیا، جیسے وہ اسی کا انتظار کر رہا تھا۔ سمندر کی سیاہ لہریں ایک لمحے کو اور زیادہ بے چین ہو گئیں، جیسے وہ جانتی ہوں کہ ایک اور راز ان کے اندر دفن ہونے جا رہا ہے۔

احد کے قدم بے اختیار پل کے کنارے کی طرف بڑھے، اس

کی سانسیں بے ترتیب ہو چکی تھیں۔ "نہیں ! سنان... تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا، تم تو میرے بھائی تھے نہ تمہیں مجھ پر یقین کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔۔۔۔ !"

مگر نیچے بس پانی تھا، اور پانی میں... سنان کی کوئی خبر نہیں تھی۔

NOVEL HUT

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

ایزل کی شادی کا دن تھا۔ چاروں طرف جشن کا سماں تھا، دیواریں سنہری پردوں سے سجی تھیں، فانوس چمک رہے تھے، اور درباری خوشی سے بھنگڑے ڈال رہے تھے۔ خادمائیں اسے تیار کر رہی تھیں، اور وہ خود آئینے میں دیکھ کر خوش ہو رہی تھی۔ آخر وہ کسی عام شخص سے نہیں، ایک عظیم بادشاہ سے شادی کر رہی تھی!

وزراء اور درباری خوشی سے نعرے لگا رہے تھے:

NOVEL HUT

"بادشاہ سلامت زندہ باد! ملکہ عالیہ سلامت رہیں!"

ایزل نے خوشی سے سوچا، چلو، زندگی سنور گئی ! شاہی زندگی، ہیروں جواہرات، آرام و سکون...

اتنے میں ایک بوڑھا وزیر جھک کر بولا، "ملکہ عالیہ، نکاح کا وقت قریب ہے، چلیے !"

ایزل نے گہری سانس لی، سنہری لباس درست کیا، اور شاہی انداز میں سر ہلا دیا۔ "چلو، اپنے ہونے والے شوہر سے ملتے ہیں !"

جیسے ہی وہ تخت والے ہال میں پہنچی، درباری ایک طرف ہو گئے، اور ہال کے بیچ میں ایک عظیم الشان تخت نظر آیا، جس پر ریشمی پردہ پڑا تھا۔

وزیرِ اعظم نے بلند آواز میں اعلان کیا:

"پیش خدمت ہیں، ہمارے عظیم الشان، بہادر، دانا، عقلمند، طاقتور... اور سب سے زیادہ وفادار بادشاہ!"

NOVEL HUT

پورے دربار میں سناٹا چھا گیا۔ پردہ ہٹا...

...اور ایزل کی آنکھیں حیرت سے باہر نکلنے کو تھیں۔

تخت پر کوئی انسان نہیں، بلکہ ایک کتا بیٹھا تھا !

جی ہاں، ایک بھورا، موٹا، لمبے کانوں والا، سنہری تاج پہنے ہوئے، ایک آنکھ آدھی بند کیے، جیسے ابھی ابھی نیند سے جاگا ہو۔

NOVEL HUT

ایزل کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ "یہ... یہ... کیا ہے؟"

وزیرِ خاص ادب سے جھک کر بولا، "یہ ہمارے بادشاہِ معظم، سلطان کُکُو ہڈی چبانے والے، پارکوں کے فاتح، اور نیند کے بادشاہ ہیں !"

ایزل نے ایک قدم پیچھے ہٹا لیا، "یہ کیا مذاق ہے؟ میرا نکاح ایک... کتے سے؟"

بادشاہ کُکُو نے شاہانہ انداز میں زبان باہر نکالی اور "بھاو بھاو!" کیا۔ فوراً وزیر آگے بڑھا اور ترجمہ کرنے لگا، "بادشاہ سلامت فرما رہے ہیں کہ ملکہ عالیہ گھبرائیں نہیں، انہیں ہر روز شاہی ہڈیوں سے بنا ہوا ناشتہ دیا جائے گا!"

"کیا؟" ایزل کی آنکھیں پھیل گئیں۔ "میں کسی کتے کی بیوی نہیں بن سکتی!" اب کی بار ایزل غصے میں بولی۔

"یہ تو بغاوت ہے!" ایک اور وزیر چیخا۔

بادشاہ کُکُو نے فوراً ایک زوردار آواز میں "بھاو بھاو!" کیا، اور تمام درباری گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔ مترجم وزیر نے ادب سے سر جھکایا، "بادشاہ سلامت فرما رہے ہیں کہ اگر ملکہ عالیہ نے شادی سے انکار کیا تو انہیں سلطنت کے سب سے بڑے قید خانے میں بھیج دیا جائے گا—جہاں پورا دن صرف گیند پکڑنے کا کام دیا جائے گا!"

ایزل کی برداشت ختم ہو گئی۔ "میں یہاں سے جا رہی ہوں!" وہ بھاگنے لگی، مگر دو باڈی گارڈ کتے اس کے سامنے آ گئے۔

اچانک، بادشاہ کُکُو تخت سے نیچے اترا، ٹہلتا ہوا ایزل کے قریب آیا، اور شاہانہ انداز میں اس کے جوتے سونگھنے لگا۔

"ہٹو ! دور رہو ! " ایزل چیخ مار کر پیچھے ہٹی... اور جیسے ہی کتا اس کے لباس پر پنجہ رکھنے لگا...

...وہ ہڑبڑا کر بستر پر جاگ اٹھی !

NOVEL HUT

پسینے میں شرابور، سانس پھولی ہوئی۔ اس نے اردگرد

دیکھا، سب کچھ نارمل تھا۔ نہ کوئی دربار، نہ کوئی بادشاہ کُکُو۔

پھر اچانک، باہر کسی کتے کے بھونکنے کی آواز آئی۔

ایزل نے کمبل سر پر لے لیا، "یا اللہ ! کہیں وہ نکاح نامہ لے کر نہ آیا ہو ! "

"ڈنگر عورت ! ! ! اٹھو ۔۔۔۔۔" ایزل نے جلدی سے ابابیل کو اٹھایا۔

" کیوں مر رہی ہو۔۔۔۔۔؟؟" ابابیل زبردستی آنکھیں کھولتے ہوئے بولی۔

" مر نہیں رہی ، بلکہ شادی کر رہی ہو۔ وہ بھی۔۔۔۔۔۔۔" ایزل اپنی بات پوری کرتی اس سے پہلے ہی ابابیل بولی۔

" اچھا ! ! ! مبارک ہو ، تمھاری دعائیں قبول ہوگئی ہے ۔ اور اب مجھے سونے دو ۔" ابابیل بمشکل بولی۔

" لیکن وہ بھی کتے سے۔۔۔۔۔" ایزل پریشانی سے بولی۔

"ہاہاہاہا ! ! ! یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ، کتوں کا تمھارے خواب میں آنا جانا چلتا ہے۔۔۔۔۔" ابابیل اسکی ابت سنتے ہنستے ہوئے بولی۔

" جاؤ دفعہ ہو جاؤ ! ! مجھے نہیں بات کرنی تم سے ۔۔" ایزل غصے میں بولی اور کمبل منہ تک کرتے لیٹ گئی۔

"میں کونسا تم سے بات کرنے کے لیے مری جارہی ہو۔۔۔۔" ابابیل اسکے ایٹیٹیوڈ کو دیکھتی برہمی سے بولی۔

"آواز بند کرو اپنی، مجھے سونے دو۔۔۔۔۔" ایزل غصے میں بولی۔

"ہاں سو جاؤ تاکہ جلدی سے نکاح ہو اور سہاگ ۔۔۔۔۔۔" ابابیل نے بات ادھوری چھوڑ دی مقصد اسکو زچ کرنا تھا۔

"یو ڈنگر عورت ! ! ! " ایزل نے کھینچ کر ٹانگ ابابیل کو ماری ۔جھٹکا اتنی زور کا تھا کہ ابابیل بیڈ سے نیچے گہر گئی۔

ابابیل زمین پر گرتے ہی ایک زوردار "یو دھر تیپے بوجھ !" کی آواز نکال کر بیٹھ گئی۔

ایزل نے کمبل کے نیچے سے سر نکال کر دیکھا اور مزے سے بولی، "اچھا ہوا، زمین پر جا کر سوچنا کہ کتے کے دربار میں دلہن کی سہیلی کو کون سی ڈیوٹی دی جاتی ہے !"

NOVEL HUT

ابابیل نے تپ کر ایزل کا کمبل پکڑ لیا اور ایک زوردار جھٹکے سے اسے نیچے کھینچ دیا۔

"آاااااااااااااااا ! " اب کی بار چیخ ایزل کی نکلی اور وہ سیدھی نیچے جا گری۔

ابابیل ہاتھ جھاڑتی ہوئی کھڑی ہوئی، "اب برابر کا بدلہ ہو گیا ! "

ایزل نے صدمے سے اسے دیکھا، "یہ کیا حرکت تھی؟"

NOVEL HUT

ابابیل آرام سے بولی، "بس تمہاری پریکٹس کروا رہی تھی، تاکہ اگر کل بادشاہ کُکو تمہیں تخت سے نیچے دھکا دے تو تمہیں عادت ہو ! "

ایزل نے صدمے سے اسے دیکھا، "کیا تم میری دوست ہو یا

بادشاہ کُکُو کی خاص وزیر؟"

ابابیل نے فلسفیانہ انداز میں سر ہلایا، "دوستی اپنی جگہ، لیکن بادشاہ کا حکم ماننا ہر شہری کا فرض ہے!"

ایزل نے غصے سے ایک تکیہ اٹھایا اور پوری طاقت سے ابابیل کو دے مارا، جو سیدھا اس کے منہ پر جا لگا۔

"دھرتی پے بوجھ !" ابابیل نے غصے سے تکیہ واپس مارا، اوریوں دونوں میں مکمل تکیہ جنگ شروع ہو گئی۔

پورے کمرے میں "پھٹ ! دھپ ! دھم !" کی آوازیں گونجنے لگیں۔

ابابیل اور ایزل کی تکیہ جنگ زوروں پر تھی کہ اچانک لائٹ چلی گئی، اور پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوب گیا۔

NOVEL HUT

"اوہ نہیں ! یہ کیا ہوا؟" ایزل نے گھبرا کر کہا۔

ابابیل نے مزے سے کہا، "اندھیرے میں بھی تکیہ مارا جا سکتا ہے، دیکھو!"
اور اس نے ایک تکیہ ایزل کی طرف پھینکا۔

لیکن اگلے ہی لمحے "دھپ!" کی آواز آئی، اور کوئی چیز زمین پر جا گری۔

ایزل کی چیخ نکل گئی، "ابابیل! تم نے کیا کیا؟!"

NOVEL HUT

ابابیل نے خود بھی گھبرا کر پوچھا، "یہ کون گرا؟ تم گری ہو یا تکیہ؟"

"نہ میں گری ہوں، نہ تکیہ ! لگتا ہے کچھ اور گرا ہے ! " ایزل نے کانپتی آواز میں کہا۔

دونوں خاموش ہو کر سننے لگیں، لیکن اب کمرے میں ایک عجیب سی سرسراہٹ سنائی دے رہی تھی، جیسے کوئی چیز آہستہ آہستہ حرکت کر رہی ہو۔

ابابیل نے جلدی سے ایزل کا ہاتھ پکڑا، "دیکھو، اگر یہ کوئی بھوت ہے، تو میں تمہاری بہت اچھی دوست رہی ہوں، اور ہمیشہ تمہاری عزت کی ہے ،مجھے اکیلا چھوڑ کر مت جانا ! "

ایزل نے آنکھیں گھما کر کہا، "پاگل ، اور اگر یہ بھوت ہے،

تو وہ بھی اندھیرے میں ہوگا، اسے بھی کچھ نظر نہیں آئے گا، تم فکر نہ کرو!"

ابابیل نے سرگوشی کی، "لیکن اگر اسے رات میں دیکھنے والی آنکھیں ہوئیں تو؟"

ایزل نے جلدی سے کمبل اپنے اوپر کھینچ لیا، "پھر ہم بھوت کو نہیں دیکھیں گے، مسئلہ حل!"

NOVEL HUT

" ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔" ابابیل پھولے ہوئے سانس کے ساتھ بولی۔
دونوں کمبل منہ تک کئے لیٹی ہوئی تھی، تھوڑی سی بھی حرکت نہیں کررہی تھی۔ تھوڑی ہی دیر بعد انکے خراٹوں کی آواز گونجنے لگی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

رات گہری ہو چکی تھی۔ چاندنی مدھم تھی، اور سمندر کی سطح پر ٹھنڈی ہوائیں ایک عجیب سی اداسی بکھیر رہی تھیں۔ ساحل کی گیلی ریت پر احد خاموشی سے بیٹھا تھا، نظریں سمندر کی بے قرار لہروں پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کی آنکھوں میں ایک خالی پن تھا، جیسے زندگی کی چمک کہیں کھو چکی ہو۔

NOVEL HUT

یہ تیسری رات تھی۔

تیسری رات، جب وہ اسی جگہ آ کر بیٹھ جاتا، بغیر کچھ کہے، بغیر کچھ محسوس کیے۔ وقت جیسے اس کے لیے رک گیا تھا۔

کسی نے آکر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

احد نے ایک پل کے لیے کوئی ردِ عمل نہ دیا، لیکن پھر دھیرے سے سر اٹھایا اور پلٹ کر دیکھا۔ ایک دراز قد شخص اس کے پیچھے کھڑا تھا، سیاہ لباس میں ملبوس، آنکھوں میں سختی لیے۔

"کتنی دیر سوگ مناؤ گے، احد؟" اس شخص نے سنجیدگی سے کہا۔ "انسان آتے ہی جانے کے لیے ہیں۔ تم پچھلے تین دن سے خود کو تکلیف دے رہے ہو۔ اپنی حالت دیکھو، اگر خود پر ترس نہیں آتا تو اپنے دوست پر کر لو جو تمہاری وجہ سے پریشان ہے !"

احد نے کوئی جواب نہ دیا، بس اپنی نظریں سمندر پر گاڑھ دیں۔

"سنان میرا بھائی تھا۔" اس کی آواز مدھم تھی، جیسے الفاظ ادا کرنا بھی اس کے لیے دشوار ہو۔

"جانتا ہوں،" وہ شخص سکون سے بولا۔

NOVEL HUT

احد کی مٹھی ریت میں بھینچ گئی۔ "نہیں، تم نہیں جانتے۔ تم سمجھ نہیں رہے... میں نے اسے کتنی مشکل سے پایا تھا۔ وہ بچپن میں بھی مجھ سے بچھڑ گیا تھا، اور اب پھر..."

اس کا گلا رندھ گیا، آنکھوں میں درد کی چمک ابھری، اور سانسیں بے ترتیب ہو گئیں۔

"تم اسے کھو نہیں سکتے، احد۔" وہ شخص سنجیدگی سے بولا۔ "کم از کم اس وقت تک نہیں، جب تک تمہارے پاس موقع ہے کہ کچھ کیا جا سکے۔"

" مشن کا کیا بنا ؟؟؟ " احد اپنے آپ کو سمبھالتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔

" وہی پلین کے مطابق ہفتے کو ۔۔۔۔" اس شخص نے دھرے سے جواب دیا۔

احد نے نظریں جھکا لیں، پھر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا، "سوری... میں کچھ زیادہ ہی ایموشنل ہو گیا تھا۔" اس کے لہجے میں تھوڑی شرمندگی تھی، جیسے خود پر قابو نہ پانے کا احساس ہو رہا ہو۔

وہ شخص ہلکا سا ہنسا، مگر اس کی آنکھوں میں سنجیدگی برقرار رہی۔ "ایموشنز برا نہیں ہوتے، احد... مگر ان پر قابو رکھنا آنا چاہیے۔ خاص طور پر تم جیسے آدمی کو، جو ایک اہم مشن کا حصہ ہے اور وہ بھی انڈرکور ایجنٹ۔۔۔"

احد نے سر ہلایا، جیسے خود کو اس کی بات کے لیے تیار کر رہا ہو۔ وہ جانتا تھا کہ یہ سب کچھ جذبات سے بالاتر تھا۔ اگر وہ کمزور پڑ گیا، تو نہ صرف وہ خود بلکہ ان

سب لوگوں کی زندگیاں بھی خطرے میں پڑ سکتی تھیں، جو اس مشن میں شامل تھے۔

"مجھے پتہ ہے، تم سنان کی موت پر افسردہ ہو..." وہ شخص دھیرے سے بولا، جیسے ہر لفظ کو احتیاط سے چن رہا ہو۔ "لیکن جو چیز تمہیں سب سے زیادہ بے چین کر رہی ہے، وہ یہ نہیں کہ وہ چلا گیا... بلکہ یہ ہے کہ وہ زندگی سے روٹھ کر گیا تھا۔ وہ اللہ پر یقین نہیں رکھتا تھا، اور

NOVEL HUT

یہ بات تمہارے دل میں ایک کانٹے کی طرح چبھ رہی ہے، ہے نا؟"

احد کی آنکھوں میں درد ابھر آیا، اس نے گہری سانس لی مگر کچھ کہا نہیں۔

"میں جانتا ہوں، تم نے اسے بہت سمجھایا تھا۔ تم نے اس کی ہر بات کا جواب دیا، اسے سیدھے راستے پر لانے کی کوشش کی، اس کی ہر الجھن سلجھانے کی پوری کوشش کی... مگر احد، ایک بات یاد رکھو۔ ہدایت انھی کو ملتی ہے جن کے دل میں ہدایت کی طلب ہو۔"

احد نے نظریں جھکا لیں، مٹھی سختی سے بند کر لی، جیسے اپنے اندر اٹھنے والے طوفان کو دبانے کی کوشش کر رہا ہو۔

"تم نے اپنا فرض پورا کیا تھا، احد۔ ہدایت دینا تمہارے اختیار میں نہیں تھا، وہ صرف اللہ کا کام ہے۔ تمہاری ذمہ داری تھی کہ تم اسے راستہ دکھاؤ، اور تم

نے وہ کیا۔ اس کے بعد کا معاملہ اس کے اور اللہ کے درمیان تھا۔ تم خود کو قصوروار مت ٹھہراؤ۔"

ہوا تیز چلنے لگی تھی، سمندر کی لہریں بے تابی سے چٹانوں سے ٹکرا رہی تھیں، جیسے قدرت بھی اس گفتگو کو سن رہی ہو۔

" تھینک یو ! ! " احد نے اپنا ہاتھ اسکے شخص کے ہاتھ پر رکھا۔

NOVEL HUT

" کس چیز کے لیے؟؟؟ " اس شخص نے ایک آئیبرو اچکا کر پوچھا۔

"مجھے اس ٹینس سے نکالنے کے لیے۔۔۔۔۔میں اتنا کمزور نہیں ہو جو یو ماتم مناؤ، مجھے اپنے رب کے فیصلوں پر پورا یقین ہے لیکن پتہ نہیں مجھے کیا ہو گیا تھا ۔۔۔۔" احد کے لہجہ متوازن تھا۔

" اگر میرا شکر ہی ادا کرنا چاہتے ہو تو، اپنی امامت میں فجر کی نماز پڑھوا دو، ویسے بھی فجر کا وقت ہو گیا ہے اسکے بعد اپنے مشن پر بھی نکلنا ہے۔" اب کی بار وہ شخص مسکرا کر بولا۔

NOVEL HUT

احد اسکی بات سن کر بھرپور مسکرایا۔

وہ شخص احد کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا، "جانتے ہو، میں نے زندگی میں بہت لوگوں کو نماز پڑھتے دیکھا ہے، لیکن تمہاری نماز... کچھ الگ ہی ہوتی ہے۔"

احد نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا، "میری نماز؟ ایسی کیا خاص بات ہے میری نماز میں؟"

وہ شخص مسکرا کر بولا، "جب تم نماز پڑھتے ہو، تو ایسا لگتا ہے جیسے واقعی اللہ کے سامنے کھڑے ہو، جیسے تمہارے اور رب کے درمیان کوئی پردہ ہی نہ ہو۔ تمہارا قیام سکون بھرا، تمہاری رکوع میں عاجزی، اور تمہارا سجدہ... یوں لگتا ہے جیسے تم واقعی اللہ کی رحمت میں گر گئے ہو۔"

احد کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی، لیکن وہ خاموش رہا۔

وہ شخص مزید بولا، "اور میں نے ہمیشہ سوچا کہ کوئی اتنی خوبصورت نماز کیسے پڑھ سکتا ہے؟ لیکن اب سمجھ آیا کہ تمہاری نماز میں وہ خلوص ہے جو ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتا۔ تمہاری نماز تمہارے دل کی حالت بتاتی ہے، اور شاید اسی لیے آج تمہیں خود کو سنبھالنے کے لیے

NOVEL HUT

ایک سجدے کی ضرورت ہے۔"

احد نے گہری سانس لی، جیسے دل کا بوجھ کچھ ہلکا ہو گیا ہو۔ اس نے سر جھکایا اور دھیرے سے بولا، "شاید واقعی مجھے ایک نماز کی ضرورت ہے... اور ایک سجدے کی بھی۔"

وہ شخص مسکراتے ہوئے بولا، "تو پھر چلو، وضو کرتے ہیں۔ آج تمہاری امامت میں فجر پڑھنی ہے، اور یقین کرو، یہ نماز تمہیں پہلے سے زیادہ سکون دے گی۔"

NOVEL HUT

احد نے اثبات میں سر ہلایا، اور وہ دونوں ساحل کے کنارے وضو کی جگہ کی طرف بڑھنے لگے۔ صبح کی تازہ ہوا میں احد نے امامت کی، وہ شخص بھی عاجزی کے ساتھ عبادت میں مشغول تھا۔

"اچھا دوست وہ ہوتا ہے جو اندھیرے میں دیا، کمزوری میں سہارا، غم میں تسلی، اور ہر حال میں سچائی کا آئینہ بنے۔"

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

رات کے سائے شہر پر چھا چکے تھے۔ خاموشی میں بس سمندر کی لہروں کی گونج سنائی دے رہی تھی، جو دور ساحل سے ٹکرا کر لوٹ رہی تھیں۔ احد اور اس کا ساتھی ایک شکستہ عمارت کے سائے میں کھڑے تھے، سامنے ایک گودام تھا—بلیک لیجن کے اڈوں میں سے ایک۔

احد نے اپنے ساتھی حدید کی طرف دیکھا اور سرگوشی کی، "یہاں بلیک لیجن کے اہم لوگ موجود ہوں گے۔ ہمیں ہوشیاری سے کام لینا ہوگا۔"

حدید نے سر ہلایا، "جتنا وقت تم نے جذباتی ہونے میں گزارا، اتنے میں ہم یہ کام مکمل کر سکتے تھے،" وہ ہلکا سا مسکرایا۔

احد نے تھوڑا برا سا منایا، "میں جذباتی نہیں تھا، بس کچھ لمحے کمزور پڑ گیا تھا۔"

NOVEL HUT

"وہی بات ہے،" حدید نے کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا، "خیر، اب کام پر دھیان دو، اندر زیادہ لوگ ہو سکتے ہیں۔"

گودام کے پچھلے دروازے پر دو گارڈ کھڑے تھے، بندوقیں

تھامے، پوری طرح چوکنے۔ حدید نے زمین سے ایک چھوٹا پتھر اٹھا کر دور پھینکا۔ جیسے ہی گارڈز نے آواز کی طرف دیکھا، دونوں سائے ہوا کی طرح حرکت میں آئے۔

احد نے پہلے گارڈ کو گردن سے دبوچ کر نیچے گرا دیا اور اس کے منہ پر ایک ایسا وار کیا کہ وہ بے ہوش ہو گیا۔ حدید نے دوسرے گارڈ کے ہاتھ سے بندوق جھپٹ کر اس کے پیٹ میں کہنی ماری، پھر گردن پر وار کر کے اسے بھی زمین پر گرا دیا۔

دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا، پھر تیزی سے اندر داخل ہو گئے۔

اندر کا منظر کسی جنگی اڈے سے کم نہیں تھا۔ ایک طرف اسلحے کے کریٹ رکھے تھے، دوسری طرف میزوں پر نقشے اور فائلیں بکھری تھیں۔ کچھ لوگ کسی منصوبے پر بات کر رہے تھے، جبکہ کچھ اپنے ہتھیار چیک کر رہے تھے۔

حدید نے احد کو اشارہ کیا۔ "ہمیں سب سے پہلے ان کے لیڈر تک پہنچنا ہوگا۔ باقی سب خود ہی قابو آ جائیں گے۔"

احد نے سر ہلایا اور دونوں نے آگے بڑھنا شروع کیا، لیکن

جیسے ہی وہ تھوڑا آگے گئے، ایک آدمی نے انہیں دیکھ لیا۔

"رکو ! تم کون ہو؟"

حدید نے لمحے ضائع کیے بغیر اپنی پستول نکالی اور سیدھا اس کی ٹانگ پر گولی مار دی۔ وہ چیخ کے ساتھ زمین پر گرا، اور اسی لمحے پورے گودام میں خطرے کی گھنٹیاں بج اٹھیں۔

NOVEL HUT

اب ہر طرف گولیوں کی بوچھاڑ تھی۔ دشمن چاروں طرف سے نکل کر ان پر حملہ آور ہو رہے تھے۔ احد اور حدید نے اپنی پوزیشن سنبھالی اور فائرنگ شروع کر دی۔

حدید ایک جانب دیوار کی اوٹ میں کھڑا، نشانے پر نشانہ لگا رہا تھا۔ اس کی گولی ہمیشہ ٹھیک ہدف پر لگتی، جیسے وہ پہلے سے جانتا ہو کہ دشمن کدھر سے نکلے گا۔

احد نے ایک دشمن کو قریب آتے دیکھا اور تیزی سے ایک زوردار مکہ اس کے جبڑے پر مارا، پھر اس کی بندوق چھین کر دوسرے پر وار کیا۔ دو دشمن نیچے جا گرے، لیکن مزید آ رہے تھے۔

"یہ لوگ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہے !" احد نے چیخ کر کہا۔

"ہم بھی ختم ہونے کے لیے نہیں آئے !" حدید نے ایک دشمن کو لات ماری اور پھر اس کے سینے میں گھونسہ دے کر نیچے گرایا۔

ایک دشمن نے پستول پھینک کر چاقو نکالا اور حدید کی طرف دوڑا۔

حدید نے اپنی بندوق پیچھے پھینکی اور چاقو کے وار کو ہوا میں ہی روک لیا۔ ایک لمحے میں ہی دونوں کے درمیان ایک زبردست لڑائی شروع ہو گئی۔

دشمن نے دائیں طرف وار کیا، حدید نے جھک کر بچاؤ کیا اور جواب میں اس کے پیٹ میں کہنی ماری۔ مگر دشمن بھی ماہر تھا، اس نے فوراً حدید کے کندھے پر چاقو مارنے کی کوشش کی، لیکن حدید نے اس کا ہاتھ دبوچ کر جھٹکے سے چاقو چھین لیا اور اسی چاقو سے اس کی ٹانگ پر زخم دے دیا۔

دشمنوں کی تعداد کم ہو رہی تھی، لیکن اچانک گودام کے دروازے پر ایک قد آور شخص نمودار ہوا۔ اس کے ہاتھ

NOVEL HUT

میں مشین گن تھی، اور اس کا چہرہ غصے سے سرخ تھا۔

"تمہیں لگتا ہے، تم بلیک لیجن کو ختم کر سکتے ہو؟" وہ بولا اور سیدھا فائرنگ کر دی۔

حدید اور احد نے فوراً چھلانگ لگا کر خود کو محفوظ کیا۔ دیوار کے پیچھے چھپتے ہوئے حدید نے احد کی طرف دیکھا۔

"یہ آخری آدمی ہے۔ اسے ختم کرتے ہی سب کچھ ختم!"

NOVEL HUT

احد نے سر ہلایا۔ "تو پھر چلو، اسے آخری سبق سکھاتے ہیں۔"

حدید اور احد نے ایک ساتھ اپنی جگہ سے نکل کر فائرنگ شروع کی۔ وہ دشمن اپنی مشین گن سے تابڑ توڑ حملے کر رہا تھا، لیکن حدید کی ایک گولی سیدھی اس کے ہاتھ پر لگی، اور اس کی بندوق زمین پر گر گئی۔

یہی موقع تھا۔ احد نے دوڑ لگا کر ایک زوردار گھونسہ اس کے چہرے پر مارا، جس سے وہ پیچھے ہٹا۔ حدید نے موقع ضائع کیے بغیر ایک لات اس کے سینے پر ماری، اور وہ

NOVEL HUT

سیدھا لکڑی کے کریٹ سے ٹکرا کر بے ہوش ہو گیا۔

گودام میں اب خاموشی تھی۔ ہر دشمن یا تو زمین پر تھا، یا بھاگ چکا تھا۔

حدید نے ایک گہری سانس لی اور احد کی طرف دیکھا۔ "کام مکمل ہوا۔"

احد نے آس پاس نظر دوڑائی، پھر دور سے پولیس کے سائرن سنائی دیے۔
"ہاں، لیکن یہ اختتام نہیں... صرف آغاز ہے۔"

حدید مسکرا دیا۔ "تو پھر تیار ہو اگلے مرحلے کے لیے؟"

NOVEL HUT

احد نے ہلکی سی ہنسی کے ساتھ سر ہلایا۔ "ہمیشہ!"

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

یہ ایک عام دن نہیں تھا۔ پوری دنیا میں خفیہ ایجنسیوں کی نقل و حرکت تیز ہو چکی تھی۔ ہر ملک میں جہاں بھی بلیک لیجن کا کوئی اڈہ، بار یا کلب تھا، وہاں پر خفیہ چھاپے مارے جا رہے تھے۔

ایجنسی کے تربیت یافتہ ایجنٹس مختلف ممالک میں پہلے ہی تعینات ہو چکے تھے، بس انتظار تھا تو صرف گرین سگنل کا۔ جیسے ہی حدید نے آخری دشمن کو گرایا اور ایجنسی کو کوڈ ورڈ بھیجا، پوری دنیا میں ایک ہی وقت میں آپریشن شروع ہو گیا۔

لندن کے ایک پوش علاقے میں قائم ایک کلب جو درحقیقت بلیک لیجن کے کاروبار کا مرکز تھا، وہاں ایجنٹس پہلے ہی اندر گھس چکے تھے۔ ایک طرف موسیقی کی تیز آوازیں تھیں، اور دوسری طرف ایک خطرناک کھیل جاری تھا۔ جونہی ایجنٹس کو اشارہ ملا، انہوں نے اندرونی دروازے بند کیے اور مخصوص نشان زدہ افراد کو فوراً گرفتار کرنا شروع کر دیا۔

چند بدمعاشوں نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی، لیکن انہیں پیشہ ورانہ مہارت سے قابو کر لیا گیا۔

NOVEL HUT

دبئی میں بلیک لیجن کے خفیہ جوئے خانے اور اسلحے کے غیر قانونی اڈے پر کارروائی ہو رہی تھی۔ ایجنسی کے اسپیشل فورسز نے انتہائی منظم طریقے سے عمارت کا محاصرہ کیا اور اندر داخل ہوتے ہی پورے نیٹ ورک کو

تہس نہس کر دیا۔

استنبول کی ایک گلی میں، جہاں بلیک لیجن معصوم لڑکیوں کی اسمگلنگ میں ملوث تھا، وہاں پر ایک مؤثر حملہ کیا گیا۔ اس مشن میں کئی لڑکیوں کو آزاد کروا لیا گیا، اور اس مکروہ کاروبار کے سرغنہ کو گرفتار کر لیا گیا۔

نیویارک میں، ایک گودام جو بلیک لیجن کی سب سے بڑی منشیات کی ترسیل کا مرکز تھا، وہاں ایک خفیہ آپریشن میں ایجنٹس نے نقلی خریدار بن کر رسائی حاصل کی اور جونہی مطلوبہ افراد ایک جگہ جمع ہوئے، پوری فورس نے انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا۔

رات کے اختتام تک، پوری دنیا میں بلیک لیجن کے تمام بڑے ٹھکانے تباہ کیے جا چکے تھے، ان کے سرغنہ گرفتار ہو چکے تھے، اور کئی سالوں سے جاری ان کا گھناؤنا کھیل ہمیشہ کے لیے ختم ہو چکا تھا۔

لیکن کیا واقعی سب کچھ ختم ہو گیا تھا؟

حدید اور احد، جو ان تمام آپریشنز کی نگرانی کر رہے تھے، اب ایک خفیہ جگہ پر موجود تھے۔

"کیا ہم جیت گئے؟؟؟،" حدید نے جیسے خود سے سوال کیا ہو۔

"نہیں،" احد نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "یہ صرف ایک جنگ تھی۔ ابھی ایک جنگ تو اور بھی باقی ہے۔

اندھیرا کسی صورت ختم نہیں ہو سکتا ہے، کیونکہ اندھیرے ہمیشہ کسی نہ کسی صورت میں لوٹ آتے ہیں۔ ہمیں تیار رہنا ہوگا۔"

احد نے مسکرا کر سر ہلایا۔ "تو پھر، اگلے مشن کے لیے تیار ہو ؟"

حدید نے ایک نظر آسمان کی طرف ڈالی اور پھر احد کی طرف دیکھا۔ "ہمیشہ ! "

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

ابابیل اور ایزل شیشے کے سامنے کھڑی اپنی تیاری کا بے دلی سے جائزہ لے رہی تھی۔پہلے تو انکا نور کی شادی میں جانے کا دل نہیں کر رہا تھا ،دوسرا نور نے دوبارہ انکو آنے کا خاص طور پر کہا تھا۔

ان دونوں کا تیار ہونے کا دل نہیں کر رہا تھا ، اس لیے انھوں نے بلیک عبایا پہن لیا تھا ساتھ ہم رنگ حجاب۔ اس سادگی میں بھی وہ دونوں غضب ڈھا رہی تھی۔

" چلیں۔۔۔۔۔۔" ایزل اپنا بیگ کندھے پر ڈالتے ہوئے بولی۔

" نہیں دھوڑتے ہیں ۔۔۔۔۔۔" ابابیل اپنی گھڑی ٹھیک کرتے ، سنجیدگی سے بولی۔

" کیا مطلب تمھارا ؟؟ ہم گنجی چھپکلی کی شادی میں جا رہے ہیں یا پھر او لمپکس میں حصہ لینے ؟؟؟ " ایزل ابابیل کو گھورتے ہوئے بولی۔

ابابیل نے آنکھیں گھمائیں۔ "مطلب یہ تھا کہ چلتے ہیں ! تم تو ایسے سیریس ہو جاتی ہو جیسے میں نے واقعی دوڑنے کا کہہ دیا ہو !"

ایزل نے مصنوعی غصے سے ہاتھ باندھے۔ "اچھا؟ تو پھر اگلی بار وضاحت دے کر بولا کرو ! ویسے بھی میں پہلے ہی زبردستی جا رہی ہوں، اوپر سے تمہاری باتیں !"

NOVEL HUT

ابابیل نے گاڑی کی چابی گھمائی اور دروازہ کھولتے ہوئے

بولی، "چلو ! ورنہ نور کو پتا چل جائے گا کہ ہمارا شادی میں آنے کا دل نہیں کر رہا اور پھر وہ اپنی لمبی زبان سے ہمیں پکڑ کر واپس لے آئے گی ! "

ایزل ہنسی، "ویسے اگر وہ زبان سے نہیں پکڑ سکی تو اپنے لمبے ناخنوں سے پکڑ لے گی، جو ہمیشہ ایسا لگتا ہے جیسے وہ کسی چڑیلوں کے خاندان سے تعلق رکھتی ہو۔

ابابیل نے گاڑی اسٹارٹ کی، "ہاں ! اور پھر اپنے مخصوص ڈرامائی انداز میں کہے گی، 'دیکھا ! میں نے کہا تھا تم لوگ ضرور آؤ گی !' جیسے ہم اپنی مرضی سے آئے ہوں ! "

ایزل نے سرد آہ بھری، "ہماری قسمت میں نور کی شادی تھی، ورنہ میں تو سوچ رہی تھی پوری رات میچ دیکھو گی!"

گاڑی چل پڑی، اور دونوں راستے بھر نور کی حرکتوں پر تبصرے کرتی رہیں۔

جیسے ہی وہ مقام پر پہنچیں، ایک نیا مسئلہ ان کا انتظار کر رہا تھا۔

"ابابیل، یہ ہال کہاں ہے؟" ایزل نے موبائل کی لوکیشن پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

NOVEL HUT

"یہ تو نور ہی بتا سکتی ہے، کیونکہ یہ نقشے پر موجود ہے لیکن حقیقت میں نظر نہیں آ رہا !" ابابیل نے الجھن سے ارد گرد دیکھا۔

"یہ شادی ہے، یا پھر کوئی خزانے کی تلاش !" ایزل نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہاں، اور خزانے کی جگہ نور نے خود کو بیٹھا رکھا ہوگا !" ابابیل نے بےزاری سے کہا۔

NOVEL HUT

ابابیل اور ایزل آخرکار شادی ہال کے سامنے پہنچیں، لیکن جیسے ہی وہ دروازے کی طرف بڑھیں، ایک لمبا چوڑا دربان ان کے راستے میں حائل ہوگیا۔

"دعوت نامہ دکھائیں !" دربان نے سخت لہجے میں کہا، جیسے وہ کسی شاہی تقریب کی حفاظت کر رہا ہو۔

ایزل نے ابابیل کی طرف دیکھا، اور ابابیل نے ایزل کی طرف۔

"دعوت نامہ؟" ابابیل نے حیرت سے سرگوشی کی۔

NOVEL HUT

"ہاں ! وہی جسے مانگنے کی ہمیں نور سے زحمت نہیں ہوئی !" ایزل نے ہلکی آواز میں جواب دیا۔

"ہم نور کی دوست ہیں، ہمیں اندر جانے دو۔" ابابیل نے اعتماد سے کہا۔

دربان نے اوپر سے نیچے تک دونوں کو گھورا، پھر کندھے جھٹک کر بولا، "یہ تو سبھی کہہ سکتے ہیں۔ کوئی ثبوت؟"

"ثبوت؟ ہاں، دیکھو، ہماری شکلیں ہی ثبوت ہیں، ہم ایسی عام مہمان نہیں لگ رہیں، ٹھیک کہہ رہی ہوں نا؟" ایزل نے ہلکا سا طنزیہ مسکرا کر کہا۔

دربان نے بے زاری سے سر ہلایا، "معذرت، لیکن اجازت نامے کے بغیر آپ اندر نہیں جا سکتیں۔"

ابابیل اور ایزل نے مایوسی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ابھی وہ کوئی اور بہانہ سوچ ہی رہی تھیں کہ اچانک ایک بھاری آواز ان کے پیچھے گونجی،

"ارے ! انہیں اندر جانے دو، یہ نور کی خاص مہمان ہیں !"

دونوں نے پلٹ کر دیکھا تو ایک دراز قد، وجیہہ شخصیت والا شخص ان کی طرف آرہا تھا۔ سلیقے سے پہنا ہوا بلیک سوٹ، چمکدار جوتے، اور ہاتھ میں ایک نفیس گھڑی—وہ شخص کافی پرکشش اور باوقار لگ رہا تھا۔

دربان نے فوراً مودبانہ انداز اختیار کر لیا، "جی، اگر آپ کہہ رہے ہیں تو..."

ابابیل اور ایزل ایک دوسرے کو حیرانی سے دیکھنے لگیں۔ یہ شخص آخر کون تھا جو انہیں پہچانتا تھا؟

دربان کے ایک طرف ہوتے ہی وہ شخص ابابیل اور ایزل کے قریب آیا اور مسکرا کر بولا، "آپ دونوں ہمیشہ اتنی ہی مصیبت میں ہوتی ہیں یا خاص موقعوں پر ایسا ہوتا ہے؟"

NOVEL HUT

ابابیل اور ایزل نے ایک ساتھ اس کی طرف دیکھا، پھر ایک دوسرے کو، اور پھر دوبارہ اس شخص کو گھورا۔

"معاف کیجیے، ہم نے آپ کو پہچانا نہیں۔" ایزل نے قدرے احتیاط سے کہا۔

"اوہ، واقعی؟" وہ شخص ہلکا سا ہنسا۔ "اور میں تو سمجھ رہا تھا کہ آپ دونوں مجھے دیکھتے ہی فوراً پہچان لیں گی۔"

ایزل نے نظریں تیکھی کر کے اسے غور سے دیکھا، پھر اچانک سر جھٹک کر بولی، "ہم کسی جادوگرنی کے شاگرد نہیں جو بغیر کسی ہنٹ کے کسی کو پہچان لیں!"

ابابیل نے ہنسی روکنے کے لیے لب بھینچ لیے، جبکہ وہ شخص مزید مسکرایا۔
"دلچسپ ! لیکن میرا خیال ہے کہ اب آپ کو اپنا تعارف کروانا ہی پڑے گا۔"

"ہاں بالکل، کیونکہ آپ کے پاس نور کی شادی میں وی آئی پی انٹری پاس تو ہوگا، مگر ہمارے دماغ میں آپ کے لیے کوئی وی آئی پی یادداشت موجود نہیں ! "
ایزل نے طنزیہ کہا۔

"تو پھر سوچو میں کون ہو ؟؟ " وہ شخص ایک مسکراتی نظر ان پر ڈال کر چلا گیا ۔
پیچھے وہ دونوں اسکو بھاڑ میں بھیجتی اندر چلی گئی ۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

تقریب کو شروع ہوئے ایک گھنٹہ گزر چکا تھا، لیکن نہ دولھا نظر آیا اور نہ نور۔ ایزل اور ابابیل ایک دوسرے کو دیکھتی رہیں، پھر بے چینی سے اردگرد نظر دوڑائی۔ تمام مہمان سرگوشیوں میں مصروف تھے۔

"یہ سب کیا ہے؟ نور کہاں رہ گئی؟" ایزل نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

ابابیل نے ہال کے دروازے کی طرف دیکھا، پھر گھڑی پر نظر ڈالی۔ "پتہ نہیں، لیکن کچھ عجیب سا لگ رہا ہے۔ اتنی دیر ہو گئی، اب میری بس ہو گئی ہے۔"

دونوں نے مزید انتظار کرنا بےکار سمجھا اور ہال سے نکلنے کے لیے قدم بڑھا دیے۔ جیسے ہی وہ دروازے کے قریب پہنچیں، اچانک ہال کی تمام لائٹس بند ہوگئیں۔ ایک لمحے کے لیے مکمل اندھیرا چھا گیا، مہمانوں میں سرسراہٹ دوڑ گئی۔ پھر، ایک سپاٹ لائٹ یکدم سٹیج پر جگمگا اٹھی۔

ایزل اور ابابیل کے قدم رک گئے۔ روشنی کے دائرے میں دو سائے نمودار ہوئے۔ ان میں سے ایک تو نور تھی، لیکن اس کے ساتھ کھڑا شخص کون تھا؟ اس کی شکل ابھی واضح نہیں تھی۔ دونوں دوستوں نے بےاختیار ایک دوسرے کی

طرف دیکھا اور واپس اپنی نشستوں کی طرف پلٹ گئیں۔

جیسے جیسے روشنی تیز ہوئی، اس شخص کا چہرہ واضح ہونے لگا۔ ایزل کی آنکھوں میں حیرت ابھری، جبکہ ابابیل کی سانس جیسے حلق میں اٹک گئی۔

"حدید۔۔۔؟"

"بھائی۔۔۔۔۔"

وہ گہرے کالے رنگ کا نفیس تھری پیس سوٹ پہنے ہوئے تھا، جس کی فٹنگ اس کے قد و قامت کو مزید پرکشش بنا رہی تھی۔ اس کے کوٹ کی کالر پر سلور لائننگ تھی، جو ہلکی روشنی میں چمک رہی تھی۔ اندر کی سفید شرٹ پر اوپر سے چند بٹن کھلے ہوئے تھے، جس سے اس کی بےنیازی جھلک رہی تھی۔ بازو کی

کف پر سیاہ پتھر جڑے ہوئے تھے، جو اس کی وجاہت میں اضافہ کر رہے تھے۔

اس کی آنکھیں۔۔۔ وہ سرمئی آنکھیں، جن میں ہمیشہ ایک سرد مہری رہتی تھی، آج بھی ویسی ہی بے رحم لگ رہی تھیں۔ اس کی نظریں سیدھی سامنے ٹکی ہوئی تھیں، جیسے یہ سب پہلے سے طے شدہ ہو۔

اس کی کلائی پر ایک قیمتی سلور واچ بندھی تھی، جو وقت کی پابندی کے بجائے شاید وقت پر قابو پانے کی علامت لگ رہی تھی۔ اس کے قدم مضبوطی سے جمے ہوئے تھے، اور چہرے پر ایک ایسی مسکراہٹ تھی، جو ناگواری اور تمسخر کے بیچ کہیں تھی۔

نور سرخ رنگ کے باڈی کون ڈریس میں ملبوس تھی، جو اس کے جسم پر ایسے بیٹھا تھا جیسے دوسری جلد ہو۔ اس کا لباس پشت سے مکمل بیک لیس تھا، جس سے اس کے کندھے نمایاں ہو رہے تھے۔ گلے میں ایک ڈائمنڈ چوکر تھا، جو اس کی نازکی کو مزید نمایاں کر رہا تھا۔

اس کے بال نفاست سے جڑے ہوئے تھے، اور چند لٹیں اس کے چہرے پر گر رہی تھیں، جو اس کی شخصیت میں ایک پراسرار دلکشی پیدا کر رہی تھیں۔ اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی، لیکن آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی۔

اس کی ایڑھیوں والے ہیلز فرش پر ایک مدھم آواز پیدا کر رہے تھے، جیسے کوئی دھیرے دھیرے قدم جما کر اپنی سلطنت میں داخل ہو رہا ہو۔

حدید نے اپنی سرمئی آنکھوں سے ہجوم پر ایک طائرانہ نظر ڈالی، پھر ہلکے سے گردن موڑ کر ایک جانب کھڑے شخص کو اشارہ کیا۔ وہ شخص فوراً حرکت میں آیا، جیسے پہلے سے جانتا ہو کہ کیا کرنا ہے۔ وہ جلدی سے ایک مائیک لے کر حدید کے قریب پہنچا اور مودبانہ انداز میں اسے پیش کیا۔

NOVEL HUT

کیمرہ مین اور فوٹوگرافر بھی الرٹ ہو گئے۔ ان کے کیمروں کے عدسے سیدھے حدید اور نور پر مرکوز تھے۔ ہال میں موجود ہر شخص یہ منظر دیکھ رہا تھا، مگر کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ تقریب محض نجی نہیں بلکہ ایک لائیو شو بھی بن چکی تھی۔ ہر

لمحہ، ہر زاویہ، ہر جذباتی تاثرات۔۔۔ سب کچھ براہِ راست دنیا کے سامنے جا رہا تھا۔

مگر یہ صرف حدید جانتا تھا۔

مائیک پکڑتے ہی حدید نے پہلے اپنا گلا کھنگھارا، جیسے اپنی آواز کو مکمل صاف کرنا چاہتا ہو۔ پھر وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا:

NOVEL HUT

"جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں، آج میری شادی ہے۔"

وہ رکا، اس کی نظریں مجمع پر گھومیں۔ ہلکی روشنی میں اس کا چہرہ مکمل سنجیدہ لگ رہا تھا، مگر آنکھوں میں ایک غیر محسوس چمک تھی، جیسے وہ ہر چیز کو کنٹرول کر رہا ہو۔

"میں ترکی کا مشہور بزنس مین ہوں، یہ تو آپ سب جانتے ہی ہوں گے۔"

اس نے ایک ہاتھ جیب میں ڈالا، کندھے تھوڑے ڈھیلے کیے، اور ایک ہلکی سانس بھری، جیسے یہ سب کہنے میں اسے کوئی خاص دلچسپی نہ ہو۔

"لیکن آپ میرے ساتھ موجود اس شخصیت کو نہیں جانتے۔۔۔"

یہ کہتے ہوئے اس نے آہستہ سے اپنی گردن موڑی، اور نور کی طرف دیکھا۔

نور کے چہرے پر ایک میٹھی سی مسکراہٹ تھی، مگر حدید کا چہرہ غیر جانبدار تھا، کوئی جذبہ ظاہر نہیں ہو رہا تھا۔ اس کی انگلیاں مائیک پر گرفت مضبوط کر رہی تھیں، جیسے کوئی بڑا دھماکہ کرنے والا ہو۔

"یہ ہے نور۔"

NOVEL HUT

حدید نے آہستہ سے نور کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے مقابل کر دیا۔ ہجوم میں کچھ لوگ داد دینے کے انداز میں سر ہلانے لگے، جیسے ایک مکمل خوشی کا منظر ہو۔

"مطلب۔۔۔ فلزہ نور۔"

مگر نور کے چہرے پر وہی مسکراہٹ قائم رہی۔ جیسے اسے پہلے سے معلوم تھا کہ حدید اس کے اصلی نام سے واقف ہے۔

مگر پھر حدید کے اگلے الفاظ نے نہ صرف نور بلکہ ہال میں موجود ہر شخص کے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ لی۔

NOVEL HUT

"یہ ہے فلزہ نور عرف۔۔۔ ایمی۔"

نور کا چہرہ جیسے ایک پل میں سپاٹ ہو گیا۔ وہ مسکراہٹ جو پہلے اس کے ہونٹوں پر سجی تھی، اب کہیں غائب ہو چکی تھی۔ اس کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے حیرت ابھری، جیسے وہ پہلی بار کسی ایسی چیز کا

سامنا کر رہی ہو جس کا اندازہ بھی نہ تھا۔

ہال میں ایک دم سناٹا چھا گیا۔ کیمرے اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات کو مکمل طور پر محفوظ کر رہے تھے۔

کچھ سال پہلے، جب انسانوں کی اسمگلنگ اپنے عروج پر تھی، تب ایک نام ہر خفیہ ایجنسی اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لبوں پر تھا— "ایمی"۔ وہ

نام جس نے پورے یورپ اور ایشیا میں دہشت مچا رکھی تھی۔ بے شمار معصوم زندگیاں اس کے ہاتھوں نیلام ہوئیں، اور ہر قدم پر وہ قانون کے شکنجے سے بچتی رہی۔

ایمی کے پیچھے ایک مکمل نیٹ ورک تھا۔ وہ اکیلی نہیں تھی، بلکہ ایک ایسا سسٹم چلا رہی تھی جس میں سیاستدانوں، بزنس مینوں، اور بلیک مارکیٹ کے بے شمار چہرے شامل تھے۔ کئی بار اس کے خلاف آپریشن کیے گئے، کئی بار اس کے اڈے تباہ کیے گئے، مگر ہر بار وہ کسی نہ کسی طرح نکلنے میں کامیاب ہو جاتی۔

پھر ایک دن، ایک خفیہ مشن کے تحت، پولیس اور تربیت یافتہ ایجنٹس نے اسے گھیر لیا۔ یہ کوئی عام گرفتاری نہیں تھی، بلکہ کئی سالوں کی محنت اور ان گنت

قربانیوں کا نتیجہ تھی۔

ایمی کو عدالت میں پیش کیا گیا۔ عدالت کے اندر اور باہر سخت سیکیورٹی تعینات تھی۔ گواہان کی گواہیاں، ثبوتوں کی فہرست، اور اس کے خلاف لامحدود کیسز— سب کچھ اس کے خلاف تھا۔

نتیجہ: سزائے موت۔

اس فیصلے کے بعد، ایمی کو ایک خفیہ ہائی سیکیورٹی جیل میں رکھا گیا، جہاں سے فرار ناممکن سمجھا جاتا تھا۔ آرمی کے بہترین گارڈز، جدید ٹیکنالوجی سے لیس سسٹم، اور ہر طرف سخت نگرانی۔ مگر ایمی کے دماغ میں کچھ اور ہی چل رہا تھا۔

پھانسی سے ایک رات پہلے، جیل میں ایک بجلی کا بریک ڈاؤن ہوا۔ محض چند سیکنڈز کے لیے سی سی ٹی وی کیمرے بند ہوئے، اور اگلے لمحے جب سب کچھ بحال ہوا— ایمی جیل سے غائب تھی۔

یہ دنیا کے سب سے محفوظ مقام سے ہونے والا سب سے حیران کن فرار تھا۔

آرمی فورسز، انٹرپول، اور دیگر خفیہ ایجنسیز متحرک ہو گئیں۔ جگہ جگہ چھاپے مارے گئے، اس کے ممکنہ ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا، مگر ایمی کا کوئی نشان نہ ملا۔ وہ جیسے زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا۔

کچھ رپورٹس کے مطابق، وہ کسی نامعلوم ملک میں ایک نیا چہرہ اور شناخت لے کر دوبارہ نمودار ہوئی۔ لیکن اس بار، وہ زیادہ چالاک، زیادہ محتاط تھی۔ وہ جانتی تھی کہ اب وہ دنیا کی سب سے مطلوب مجرم ہے، اس لیے اس نے اپنے آپ کو مکمل طور پر تبدیل کر لیا۔

اور آج، سالوں بعد، جب سب یہی سمجھ رہے تھے کہ ایمی یا تو مر چکی ہے یا کہیں چھپ کر زندگی گزار رہی ہے۔۔۔ وہ ایک بالکل نئے نام اور نئی شناخت کے ساتھ سامنے آئی— فلزہ نور بن کر۔

اور آج، یہ راز دنیا کے سامنے کھلنے والا تھا۔

حدید کے الفاظ، کیمروں کی لائیو فیڈ، اور ہجوم کی خاموشی— سب کچھ گواہ بننے والا تھا کہ ایمی، جو کبھی ناقابلِ تسخیر سمجھی جاتی تھی، آج سب کے

سامنے تھی۔

حدید کی سرمئی آنکھیں گہرائی میں اترتی جا رہی تھیں۔ وہ کچھ دیر ایمی کو خاموشی سے دیکھتا رہا۔ نور، جو ہمیشہ اپنی چالاکی اور خود اعتمادی کے لیے مشہور تھی، آج پہلی بار حدید کے سامنے ساکت کھڑی تھی۔

پھر حدید کے لبوں پر ایک ہلکی مگر گہری مسکراہٹ ابھری۔

"بربادی مبارک ہو، ایمی۔"

NOVEL HUT

نور کا دل جیسے کسی نے سختی سے دبا دیا ہو۔ وہ کچھ کہنا چاہتی تھی، مگر الفاظ جیسے حلق میں اٹک گئے۔ اس کا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا، مگر حالات اس کے ہاتھ سے نکل رہے تھے۔

ایک دم، ہال میں مختلف جگہوں پر لگی ایل ای ڈیز جگمگانے لگیں۔ پہلے تو ان پر عام سی ویڈیوز چلتی رہیں، لیکن پھر۔۔۔

نور کی پرانی تصاویر ایک ایک کر کے نمودار ہونے لگیں۔

وہی چہرہ جو کئی سال پہلے دنیا کے خوف کا سبب تھا، جسے قانون نافذ کرنے والے ادارے ڈھونڈ رہے تھے۔ وہی ایمی جس کے چہرے پر سفاکی اور بے رحمی جھلکتی تھی۔

ہجوم میں سرگوشیاں بڑھنے لگیں۔ کچھ لوگ حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے، کچھ کے چہروں پر عدم یقین کے آثار تھے۔

"یہ کیسے ممکن ہے؟"

"یہ لڑکی تو سالوں پہلے پکڑی جا چکی تھی!"

حدید نے مائیک اٹھایا، اور ایک نظر ایمی پر ڈال کر کہا:

"شاید آپ سب حیران ہوں کہ یہ خاتون، جو آج اتنی کم عمر اور معصوم نظر آ رہی ہے، وہ کیسے وہی ایمی ہو سکتی ہے؟ تو سنیے، اس نے اپنی شناخت بدلنے

کے لیے سرجری کرائی، چہرہ مکمل تبدیل کیا، اور مخصوص میڈیسن لیتی رہی جس نے اس کی عمر کو تھامے رکھا۔"

ایمی کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے خوف چمکا، مگر اس نے فوراً خود کو سنبھال لیا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے، حدید؟ کہ تم جیت گئے؟" وہ دھیمی آواز میں بولی، مگر لہجے میں اب بھی زہر تھا۔

حدید نے سرد لہجے میں کہا: "تمہارے لیے یہ صرف آغاز ہے، ایمی۔"

اچانک، اسکرینوں پر کچھ اور ویڈیوز چلنے لگیں۔

"بلیک لیجن کے کئی خفیہ ٹھکانوں پر چھاپے مارے گئے۔"

"متعدد مجرم گرفتار۔"

"انسانوں کی اسمگلنگ میں ملوث کئی اہم شخصیات بے نقاب۔"

ہر خبر کے ساتھ ایمی کے چہرے کا رنگ اڑتا جا رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے خوف تھا، پھر غصہ، پھر بے یقینی۔

اور پھر—

باہر سے پولیس اور رینجرز کی گاڑیوں کی آواز گونجی۔

ہال میں لوگ پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ کچھ لوگ خاموشی سے دروازوں کی طرف بڑھنے لگے، جبکہ کچھ ابھی بھی صدمے میں کھڑے تھے۔

NOVEL HUT

اچانک، ایک پل کے لیے سب کچھ ساکت ہو گیا۔ حدید کی آنکھیں ایمی پر جمی تھیں، ہجوم کی سرگوشیاں دب چکی تھیں، پولیس اور رینجرز کی گاڑیاں باہر

الرٹ کھڑی تھیں۔ مگر ان سب کے درمیان، ایمی نے سر اٹھایا اور ایک اونچی، پاگلوں جیسی ہنسی ہنسنا شروع کر دی۔

یہ ہنسی، جو سننے میں کسی جیت کی، کسی وحشت کی گونج لگ رہی تھی۔

"تمہیں لگا کہ یہ بس اتنا ہی تھا؟" ایمی نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ حدید کو دیکھا، پھر اپنا ہاتھ جھٹک کر اپنے بال پیچھے کیے۔

NOVEL HUT

"اب میری باری ہے!"

ایمی نے اپنی آنکھیں سکڑ کر حدید کی طرف دیکھا اور

پھر آہستہ سے اپنا ہاتھ اٹھایا، جس کی انگلیاں ابابیل اور ایزل کی طرف اشارہ کر رہی تھیں۔

"حدید، تمہیں تو یہ دیکھنا چاہیے۔۔۔"

حدید کے چہرے کا رنگ بدلا، اور اس نے فوراً اپنی نظریں ابابیل اور ایزل پر جمائیں۔ حدید کی آنکھوں میں پریشانی اور غصہ واضح تھا۔دونوں بت بنے کھڑے تھے، ساکت، بے حس و حرکت۔

ایزل کی آنکھیں حیرت سے پھیل چکی تھیں، جبکہ ابابیل کی ساکت نظریں سیدھا حدید پر جمی ہوئی تھیں۔ جیسے وہ کچھ کہنا چاہتی ہو، مگر الفاظ اس کے لبوں تک پہنچ نہیں رہے تھے۔

حدید نے ایک قدم آگے بڑھایا، مگر ایمی کی آواز نے اسے روک دیا۔

"آگے مت بڑھنا، حدید۔"

NOVEL HUT

ایمی کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی، جیسے وہ اپنی ہی چالاکی پر نازاں ہو۔

"کیسی لگی میری چال ؟؟؟؟"

"یہ سب صرف تمہیں تکلیف پہنچانے کے لیے تھا، لیکن سچ کہوں؟ مجھے مزہ آیا !"

حدید نے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں، وہ سمجھ چکا تھا کہ ایمی کے پاس ابھی بھی کوئی آخری چال باقی ہے۔

NOVEL HUT

اور پھر۔۔۔۔۔۔

ایک زوردار دھماکہ ہوا !

ہال لرز اٹھا، ہر طرف دھوئیں اور شعلوں نے گھیر لیا۔ شیشے چٹخنے کی آوازیں، لوگوں کی چیخ و پکار، بھاگنے کی کوششیں۔۔۔

ہر طرف آگ ہی آگ تھی !

حدید نے فوراً ابابیل اور ایزل کی طرف دیکھا، مگر ہر چیز دھوئیں میں گم ہو چکی تھی۔

NOVEL HUT

"ابابیل !" حدید نے زور سے پکارا، مگر جواب ندارد۔

وہ جلدی سے آگے بڑھا، لیکن شعلوں نے راستہ روک رکھا تھا۔

ہر طرف دھوئیں اور آگ کا راج تھا، ہجوم اپنی جان بچانے کے لیے چیخ رہا تھا، اور حدید— حدید دیوانہ وار ابابیل اور ایزل کو تلاش کر رہا تھا۔

"ابابیل ! ایزل !" وہ زور سے چیخا، مگر کوئی جواب نہیں آیا۔

اس کا دل بے چین ہو رہا تھا، اس کے وجود میں ایک انجانا سا خوف سرایت کر رہا تھا۔ یہ سب ایمی کی چال تھی ! مگر حدید کو یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ ابابیل اور ایزل کو یہاں بلانے والی ہے۔

ایزل اور ابابیل دھوئیں میں گھری ہوئی تھیں، ان کی آنکھوں میں جلن ہو رہی تھی، سانسیں بھاری ہو رہی تھیں۔ ایزل نے ابابیل کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما، "ہمیں یہاں سے نکلنا ہوگا!" وہ گھبرا کر بولی۔

مگر تبھی—

پیچھے سے کسی نے دونوں پر حملہ کیا۔

NOVEL HUT

ایک تیز جھٹکا آیا، پھر اندھیرا چھا گیا۔

ایزل اور ابابیل بے ہوش ہو چکی تھیں۔

حدید بدحواسی میں ادھر ادھر بھاگ رہا تھا، اس کے دل میں عجیب سی بے قراری تھی۔ اسے بس ابابیل اور ایزل کو بچانا تھا۔

تبھی، ایک سایہ اس کے پیچھے نمودار ہوا۔

حدید کو کچھ سمجھنے کا موقع بھی نہ ملا کہ ایک زوردار وار اس کی پشت پر ہوا!

"آہہہ!" حدید کی کراہ نکلی، مگر وہ خود کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگا۔

لیکن حملہ آور نے اسے دوبارہ نہ سنبھلنے دیا— دوسرا وار حدید کے سر پر کیا گیا۔

وار اتنا شدید تھا کہ حدید کا توازن بگڑ گیا۔ اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا، آوازیں دھندلا گئیں، اور

پھر— وہ زمین پر گر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

NOVEL HUT

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

ہال میں روشنیوں کا جال بچھا تھا، ہر طرف لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے، لیکن احد ان سب سے بےنیاز ایک کونے میں کھڑا تھا۔

اس کی آنکھیں گہری تھیں، سوچوں میں ڈوبی ہوئی۔ وہ یہاں ایک مقصد کے تحت آیا تھا، اور وہ مقصد صرف ایک تھا۔۔۔۔۔ ایجنسی کو پل پل کی اطلاع دینا۔

سیاہ لباس میں ملبوس، اس کا وجیہہ چہرہ پُرسکون تھا، مگر آنکھوں میں چوکسی جھلک رہی تھی۔ وہ سب دیکھ رہا تھا، سب محسوس کر رہا تھا، جیسے آنے والے طوفان کو بھانپ چکا ہو۔

NOVEL HUT

پوری ہال کی لائٹس ایک دم بند ہو گئیں !

ہر طرف شور مچ گیا، مہمانوں میں بے چینی پھیل گئی، شاید دولہا اور دلہن کی انڑی ہورہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

احدیہاں سے اُٹھا تو اسکی نظر اچانک ایزل اور ابابیل پر گئی۔۔۔۔۔۔

وہ ان تک پہنچ پاتا اتنے میں ہی ایک برق رفتار سایہ پیچھے سے نمودار ہوا۔

ایک تیز وار سیدھا اس کی کمر پر کیا گیا !

"آہ ! " احد کے لبوں سے ایک دبی دبی کراہ نکلی، لیکن اس نے فوراً خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ مگر حملہ آور کو جیسے اس کی ہمت کا اندازہ تھا۔

دوسرا وار اس کے پہلو میں کیا گیا، اور اس بار، اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔

احد کا وجود جیسے سن ہو گیا تھا۔ وہ دھیرے دھیرے گھٹنوں کے بل جھکا، ہاتھ سے سہارا لینے کی کوشش کی، لیکن اس سے پہلے کہ وہ کسی چیز کو تھام پاتا—

NOVEL HUT

وہ زمین پر گر چکا تھا۔

اور ہال میں اب بھی شور مچا ہوا تھا، مگر کسی کو معلوم نہ تھا کہ احد کو خاموشی سے بے ہوش کر کے گھسیٹا جا رہا تھا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

ایزل کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ گہرے سمندر میں ڈوب رہی ہو۔ اس کا سر بھاری تھا، ذہن سن ہونے لگا تھا، اور پورے جسم میں ایک عجیب سا درد پھیل رہا تھا۔

اس نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی، لیکن ہر چیز دھندلی لگ رہی تھی۔

دھیرے دھیرے جب اس کی نظر واضح ہونے لگی، تو اس نے اپنے اردگرد کا جائزہ لیا—

یہ ایک ویران، نیم تاریک جگہ تھی۔

اور اس کے عین برابر، فرش پر بے جان سی پڑی ابابیل۔

ایزل کا دل جیسے سینے میں ڈوبنے لگا۔

"ڈنگر عورت !" اس نے کانپتے ہاتھوں سے اسے ہلایا، مگر کوئی رد عمل نہ آیا۔

"ڈنگر عورت، پلیز آنکھیں کھولو !" اس کی آواز میں بے

چینی تھی، جیسے اگر وہ ابھی نہ جاگی تو کچھ بہت غلط ہو جائے گا۔

ایزل نے گھبرا کر اردگرد دیکھا، اور تبھی—

سامنے، دو کرسیوں پر حدید اور احد کو باندھ رکھا گیا تھا!

دونوں بے ہوش تھے، اور ان کے چہروں پر واضح زخموں کے نشان تھے۔
حدید کا چہرہ نیچے جھکا تھا، جبکہ احد کے سر سے ہلکا سا خون رس رہا تھا۔

ایزل کو احساس ہوا کہ یہاں کوئی اور بھی موجود تھا!

وہ دیکھ نہیں سکتی تھی، لیکن قدموں کی آہٹ، سانسوں کی آواز... کوئی تھا، جو ان سب پر نظر رکھے ہوئے تھا۔

مگر شاید اسے یہ اندازہ نہیں تھا کہ ایزل کو ہوش آ چکا ہے۔

ایزل نے فوراً نظریں جھکا لیں، وہ اپنی بیداری کو چھپانا چاہتی تھی۔

NOVEL HUT

لیکن سب سے ضروری بات— ابابیل کو ہوش میں لانا تھا !

ایزل نے کانپتے ہاتھوں سے اس کے چہرے کو تھپتھپایا، "ڈنگر عورت، اٹھو! ہمیں یہاں سے نکلنا ہوگا!"

کوئی جواب نہیں آیا۔

ایزل کی آنکھوں میں بے بسی اتر آئی، اس نے جھک کر ابابیل کو اپنے سینے سے لگا لیا، جیسے اس کی حرارت اسے واپس ہوش میں لے آئے گی۔

NOVEL HUT

"ڈنگر عورت، پلیز... مت چھوڑو مجھے!" اس کی آواز لرز رہی تھی، اور آنکھوں کے کنارے نم ہو گئے تھے۔

اور تب—

ابابیل کے پلکیں لرزیں۔

سانس گہری ہوئی۔

اور پھر، اچانک— اس نے آنکھیں کھول دیں!

NOVEL HUT

ابابیل نے جیسے ہی آنکھیں کھولیں، اس نے خود کو ایزل کی بانہوں میں پایا۔

"اوہ، دھرتی پے بوجھ ! یہ سب کیا ہے؟ کہیں میں مر تو نہیں گئی !" ابابیل نے نیم بے ہوشی میں بڑبڑائی۔

ایزل جو ابھی ابھی سنجیدہ موڈ میں تھی، غصے سے بولی، "ہاں ہاں، میں نے ہی تمھیں مار ڈالا ہے اور اب تمھارے بھوت کے ساتھ بات کر رہی ہوں !"

ابابیل نے گھبرا کر جلدی سے سیدھا ہو کر بیٹھنے کی کوشش کی، مگر سر گھوم گیا۔
"اف، لگتا ہے میرا بھیجا ہل گیا ہے۔"

"وہ تو پہلے بھی ٹھیک سے نہیں چلتا تھا۔" ایزل نے آنکھیں گھمائیں۔

ابابیل نے خفگی سے اسے دیکھا، پھر اردگرد نظریں گھمائیں۔ اچانک، اس کی نظر سامنے بندھے حدید اور احد پر پڑی۔

"یہ دونوں؟ ان کو تو ایسے باندھا ہے جیسے بکرے قربانی سے پہلے کھونٹے سے بندھے ہوتے ہیں!" ابابیل نے حیرت سے کہا۔

ایزل نے ہلکی سی ہنسی دبائی، "بس، اب باقی قصائی کا انتظار ہے۔"

NOVEL HUT

"اوہ! تو کیا ہم بکرے نہیں، بلکہ قربانی کے چوزے ہیں؟" ابابیل نے ڈرامائی انداز میں سر پکڑ لیا۔ کیونکہ وہ دونوں بندھے ہوئے نہیں تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

"نہیں، ہم وہ چوزے ہیں جو غلطی سے شیروں کے شکارگاہ میں آ گئے ہیں !"
ایزل نے دانت پیسے۔

ابابیل نے ایک نظر بندھے ہوئے احد پر ڈالی، پھر حدید پر، اور دھیرے سے
بولی، "میر جانی کو چھوڑو، مجھے تو شوہر جی زیادہ بصورے لگ رہے ہیں ۔"

"چپ کرو ! کوئی ہمیں سن نہ لے !" ایزل نے گھبرا کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھا۔

NOVEL HUT

" سنتا ہے تو سننے دو، ہم بڑا اسکے منہ سے بول رہے

ہیں۔۔۔" ابابیل اسکا ہاتھ ہٹاتی بے خوفی سے بولی۔

"کس چیی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ایزل ابھی اپنی بات پوری بھی نہ کر پائی تھی کہ—

دروازہ زور سے کھلا !

ایک زوردار آواز گونجی، جیسے کسی نے لوہے کا دروازہ دھکّا دے کر کھولا ہو۔

NOVEL HUT

قدموں کی آہٹ دھیرے دھیرے قریب آنے لگی۔

اندھیرے کمرے میں ہلکی روشنی جلنے بجھنے لگی، اور جیسے ہی وہ روشنی ذرا واضح ہوئی، فلزہ کا سایہ دروازے پر نمودار ہوا۔

اس کا سراپا ویسا ہی تھا جیسا کہ ہمیشہ—نفاست، غرور، اور خطرے کا امتزاج۔

سرخ چمکدار لباس، سنہری ہائی ہیلز، چہرے پر ہمیشہ کی طرح وہی شیطانی مسکراہٹ۔ آنکھوں میں بے رحمی اور تھوڑی سی استہزائی جھلک۔

وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اندر داخل ہوئی، جیسے کسی فاتح کو اپنی قید میں آئے دشمنوں کا معائنہ کرنا ہو۔

ایزل اور ابابیل ایک لمحے کے لیے خاموش ہو گئیں۔

"تو جاگ گئیں، شہزادیوں؟" فلزہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا، اس کی آواز میں وہی زہر گھلا ہوا تھا۔

NOVEL HUT

اس کی نظریں پہلے ایزل اور ابابیل پر گئیں، پھر سامنے بندھے ہوئے حدید اور احد پر رک گئیں۔ اس نے آواز دے کر ایک آدمی کو بلایا ،جس نے اکڑ پانی کی بالٹی احد اور حدید پر پھینکی۔

"کیا بات ہے، اتنی خاموشی؟ ابھی کچھ دیر پہلے تو کافی مزاح چل رہا تھا!" فلزہ نے طنزیہ لہجے میں کہا، پھر آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ابابیل کے سامنے جا کر جھکی۔

"تم تو بڑی بہادر بنی بیٹھی تھیں، ہیں نا؟ اب بتاؤ، کون بڑا بول رہا تھا؟"

ابابیل نے ہلکا سا گلا کھنگارا، پھر مصنوعی مسکراہٹ کے

ساتھ بولی، "گنجی چھپکلی دراصل، ہم ابھی تک فیصلہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"

ایزل نے جلدی سے اس کی طرف گھور کر دیکھا، "ڈنگر عورت !"

فلزہ کی آنکھوں میں لمحہ بھر کے لیے غصہ ابھرا، پھر وہ دھیرے سے ہنسی، "ہوں... مزاحیہ ہو تم، دیکھتے ہیں کب تک ایسے ہی ہنستی رہتی ہو !"

پھر اس نے انگلی کے اشارے سے کسی کو بلایا۔

فلزہ کے ہلکے سے اشارے پر دروازے سے دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ لمبے، مضبوط جسم، چہروں پر کالے ماسک، اور ہاتھوں میں ہتھیار۔

ان کی موجودگی سے ماحول مزید خوفناک ہو گیا۔

"تو اب بات کرتے ہیں اصل معاملے کی..." فلزہ نے اپنی ہیلز کی ایڑی سے زمین پر ہلکی سی ٹک ٹک کی، جیسے کسی فیصلے پر پہنچ چکی ہو۔

اس نے حدید اور احد کی طرف دیکھا۔

"کتنا افسوس ہوتا ہے نا جب کوئی شخص اپنا پورا کھیل سوچ سمجھ کر بچھائے، لیکن پھر بھی اس کے ہاتھ کچھ نہ آئے؟" فلزہ نے مصنوعی افسوس سے سر ہلایا۔

"بہن جی ! ! ہمیں نہ تو تمھارے فلسفیانہ باتوں میں کوئی دلچسپی ہے نہ ہی ہم تمھارے کھیل کا حصہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس لیے مہربانی فرما کر ہمیں رخصت کردے۔۔" ایزل تیکھے لہجے میں بولی۔

فلزہ نے ان کو اگنور کیا اور پھر ایک اشارے پر نقاب پوش آدمیوں میں سے ایک آگے بڑھا۔ اس کے ہاتھ میں برف کی طرح ٹھنڈا پانی تھا، جس سے دھند کی ہلکی ہلکی بوندیں گر رہی تھیں۔

"چلو، شہزادوں کی نیند پوری کرواؤ ! " وہ زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ بولی اور اس شخص نے ایک جھٹکے میں حدید کے چہرے پر پورا پانی انڈیل دیا !

حدید کا جسم ایک جھٹکے سے حرکت میں آیا، جیسے

کسی نے برف کی سل پر رکھ دیا ہو۔ اس نے ایک گہرا سانس لیا اور آنکھیں کھولیں۔ پہلے دھندلے منظر کو سمجھنے میں اسے کچھ سیکنڈ لگے، پھر اچانک نظر فلزہ کے شاطرانہ چہرے پر پڑی۔

"افسوس، حدید جان! تمہاری نیند خراب کرنی پڑی!" فلزہ نے مصنوعی ہمدردی سے کہا۔

حدید نے ہلکا سا ہلنا چاہا، لیکن رسیوں نے اسے روکے رکھا۔ کسی کہ ساتھ اتنا برا کرو جتنا سہہ سکو ، فلزہ۔" اس کی آواز خشک تھی ۔

"اچھا یا برا، فیصلہ میں نہیں کرتی، وقت کرتا ہے !" فلزہ نے کندھے اچکائے، پھر احد کی طرف دیکھا۔ "چلو، اب اس دوسرے بہادر کو بھی جگاؤ !"

دوسرے نقاب پوش نے پانی کا پورا جگ احد کے سر پر انڈیل دیا !

NOVEL HUT

احد کی سانس زور سے پھسکی، جیسے کسی نے اسے اچانک سمندر میں پھینک دیا ہو۔ اس کی آنکھیں فوراً کھل گئیں، اور پہلا منظر جو اس نے دیکھا وہ ایزل کی

پریشان آنکھیں تھیں، جو کسی امید کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھیں۔

احد نے اپنے بندھے ہاتھوں کو ہلانے کی کوشش کی، لیکن وہ بے بس تھا۔ اس کی نظر حدید پر گئی، جو پہلے ہی جاگ چکا تھا۔ پھر فلزہ پر، جو ہاتھ باندھے طنزیہ مسکرا رہی تھی۔

" اگر تم دونوں ہمدرد جاگ ہی گئیں ہو تو کیوں نہ ایک دھماکہ کیا جائے؟؟؟؟ "
فلزہ حدید کے بال اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے بولی۔

" میں جانتی تھی کہ ابابیل تمھاری بیوی ہے ، تب مجھے بہت غصہ آیا تمھاری بیوفائی پر ، تم صرف میرے تھے ، میرے ہو اور میرے ہی رہو گے

۔۔۔۔۔۔۔ اس وقت مجھے کچھ سمجھ نہ آیا میں کیا کرو، تم نے ہر طرف سے ان پر پہرہ لگایا ہوا تھا ۔ کرنے کو تو میں تب بھی بہت کچھ کر سکتی تھی لیکن تب وقت مناسب نہیں تھا ۔مجھے کچھ شاندار کرنا تھا جیسے ابھی تمھارے سامنے کرنے والی ہو۔۔۔۔۔۔ "

" تم کتنا بکواس بولتی ہو ۔۔۔۔۔۔۔اپنی جوانی برقرار جہاں

تم نے اتنی میڈیسنزلی ہے وہاں کچھ آواز سریلی کرنے والی کھا لیتی ، تو تم نے مر نہیں جانا تھا۔۔۔۔۔۔ " ایزل گندا سا منہ بنا کر بولی۔

" منہ باندھوں ان دونوں کا ۔۔۔۔۔۔" فلزہ چلائی اور ایک آدمی ان کا منہ باندھنے کے لیے آگے بڑھا۔

" ادھر دو کپڑا ، ہم خودی باندھ لیتے ہیں ! ! ! ! " ابابیل نے ہاتھ آگے بڑھایا۔ اور سنجیدگی سے بولی۔

" اگر ہاتھ پیارے ہیں تو ان کو اپنے حد میں رکھو ۔ میری طرف بڑھاتا تمھارا یہ ہاتھ ٹوٹنے میں وقت نہیں لگائے گا۔۔۔۔" ابابیل اس کا بڑھتا ہوا ہاتھ دیکھ کر بولی۔

فلزہ کہ کہنے پر اس آدمی نے کپڑا ان کی طرف پھینکا اور خود ہی باندھ لیا۔

"تو کہا تھی میں؟؟؟؟ ان دونوں نے بات ہی بھلا دی۔۔۔۔ چلو کوئی بات نہیں ان کا حساب تو آج ہوجائے گا ۔ "

" البرٹ ! ! ! ! " فلزہ نے آواز دی تھوڑی ہی دیر میں ایک شخص اندر داخل ہوا۔ اسکی چہرے اور آنکھوں دونوں

میں ہوس تھی ۔ اور چہرے پر گہرے نشان تھے۔ اندر آتے ہی اسکی پہلی نظر ابابیل پر پڑی پھر اس نے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ فلزہ کو دیکھا۔

" لے جاؤ اسے ، لیکن یاد رکھنا صرف دو دن اس سے زیادہ نہیں، کیونکہ اس کے بہت امیدوار بیٹھے ہیں۔ " فلزہ شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

" اورہاں یہ ایزل ہے نہ ، اسکو میں پراپر طریقے سے رخصت کرواؤ گی اپنے بھائی کہ ساتھ، آفٹر آل یہ میرے بھائی کی محبت جو ٹھہری۔۔۔۔۔۔۔۔۔ " فلزہ بغور انکا چہرہ دیکھتے ہوئے بولی ۔جو اتنے سکون سے بیٹھے تھے جیسے انکو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

NOVEL HUT

" سنان ! ! ! "

" سنان ! ! ! "

" سناااااااااان ! ! ! ! " ابکی بار فلزہ دھاڑی۔ لیکن کوئی جواب نہیں۔اس نے ایک آدمی کو بھیجا جا کر سنان کو بلا کر لائے جو ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں موجود تھا ۔اور ان ساروں کو بھی یہاں لانے والا سنان ہی تھا ۔پر پتا نہیں وہ کہا چلا گیا تھا ۔

" تمھارے باپ دادا کو دیکھو کتنے غیرت مند تھے لیکن تم دونوں کو دیکھ کر لگتا ہے کہ تم دونوں سے بڑا بے غیرت اس دنیا میں کوئی موجود ہی نہیں ہے ۔ جو اپنی عورتوں کو کسی اور مرد کے ساتھ بنا کسی رشتے کہ جانے دے رہے ہو۔۔۔۔۔ " فلزہ سنان کہ نہ آنے پر غصے میں تھی ۔اس لیے غصے میں بولی۔

" وہ شیر کی شیرنیاں ہیں۔۔۔۔۔۔ اگر اتنی ہی ہمت ہے تو ہاتھ لگا کر دیکھ لو ، انھی اپنی عزت کی حفاظت خود کرنی آتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ " حدید نے سکون سے جواب دیا۔

" عزت تو تب رہے گی نا جب البرٹ اسکی عزت کو کسی لائق چھوڑے گا ۔۔۔۔۔۔۔۔ " فلزہ دھاڑی تھی ۔ اسکی بات سن کر حدید اور احد نے اپنے جبڑے بھینچ لیے ، وہ فلزہ پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتے تھے، چاہیے وہ جتنی بھی بری کوئی نہ ہو ، ہے تو وہ ایک لڑکی ہی تھی۔

" البرٹ دیکھا دو اپنی مردانگی آج انکوں، انکی آنکھوں کے سامنے۔۔۔۔۔۔۔ " فلزہ زہر خند لہجے میں بولی۔

البرٹ نے مکروہ ہنسی کے ساتھ ابابیل کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ...

ایک پل میں ابابیل نے اپنی پوری قوت سے اپنی ٹانگ گھما کر سیدھا البرٹ کی گردن پر دے ماری !

NOVEL HUT

"گھخ۔۔۔ آاااا۔۔۔"

البرٹ کی آنکھیں پلٹ گئیں، وہ ایک لمحے کے لیے اپنی جگہ کھڑا رہا، پھر دھڑام ! ایک بھاری بھرکم درخت کی طرح زمین پر جا گرا۔

پورا ہال ساکت ہوگیا۔

حدید اور احد نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر سر ہلایا۔

"واہ، کیا کک تھی!" حدید نے مدھم آواز میں ستائشی انداز میں کہا۔

احد نے ہلکی مسکراہٹ دبائی، "اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا کہ لڑائی بھی ایسی کرتی ہے، تو میں تمھاری جگہ کے ساتھ ٹیم بنا لیتا!"

فلزہ کا چہرہ غصے سے لال ہوگیا، اس نے ایک جھٹکے سے ہاتھ اوپر کیا اور دھاڑی، "باندھ دو ان دونوں کو!"

چند آدمی فوراً آگے بڑھے، ایک نے ابابیل کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ...

"چھوڑوں گی نہیں تمہیں، تمہارے پرخچے اڑا دوں گی!" ایزل کی دھاڑتی ہوئی آواز آئی۔

NOVEL HUT

ایزل نے آنے والے آدمی کو گھور کر دیکھا، جیسے کوئی جنگلی بلی اپنے شکار پر جھپٹنے والی ہو۔

جیسے ہی وہ آدمی اس کا بازو پکڑنے آیا، ایزل نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی کہنی اس کے ناک پر دے ماری !

"آہمممم ! "

وہ چیختا ہوا پیچھے ہٹا، اس کے ناک سے خون بہنے لگا۔

دوسرا آدمی ایزل پر جھپٹا، لیکن اس سے پہلے کہ وہ ہاتھ ڈال پاتا، ایزل نے اپنے پیر سے اس کی ٹانگوں پر ضرب لگائی، وہ توازن کھو کر نیچے جا گرا۔

ابابیل بھی ایک اور آدمی کو کہنی مار چکی تھی، اور جیسے ہی وہ جھکا، اس نے اس کے بال پکڑ کر زوردار جھٹکا دیا۔

"آہہہ! یہ دونوں تو بھیڑیئے نکلے!" ایک اور آدمی پیچھے ہٹتے ہوئے بولا۔

حدید اور احدیہ سب دیکھ رہے تھے، دونوں مزے سے سر ہلا رہے تھے۔

"حدید، تجھے شرم آنی چاہیے، بیوی اکیلی لڑ رہی ہے اور تُو بندھا بیٹھا ہے!" احد نے مذاق اڑایا۔

حدید نے مصنوعی افسوس سے سر جھکایا، "کیا کریں، ہاتھ بندھے ہیں نا، ورنہ تو میں ان کے ساتھ مل کر ان سب کی ٹھکائی کر دیتا !"

احد نے مسکرا کر کہا، "چل، کوئی نہیں... کم از کم یہ تو ثابت ہو گیا کہ ہم دونوں کی محبت کسی مرد سے کم نہیں !"

ابابیل اور ایزل جانتی تھیں کہ دنیا میں عورت کے لیے سب سے ضروری چیز اس کی خود کی حفاظت ہے۔

بچپن میں ہی انہوں نے سیلف ڈیفنس کی تربیت حاصل کر لی تھی، کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ زندگی میں ہر موڑ پر کوئی نہ کوئی ایسا آئے گا جو انہیں کمزور سمجھ کر زیر کرنے کی کوشش کرے گا۔

لیکن وہ ان عورتوں میں سے نہیں تھیں جو دوسروں پر بھروسہ کر کے اپنی حفاظت کسی اور کے حوالے کر دیتی ہیں، وہ جانتی تھیں کہ ہر عورت کو اپنی حفاظت خود کرنا آنی چاہیے، کیونکہ کمزور کو ہمیشہ شکار سمجھا جاتا ہے۔

ایزل نے فلزہ کے آدمیوں کو گھورتے ہوئے کہا، "ہمیں زبان کے ساتھ ساتھ ہاتھ، پاؤں اور ٹانگیں بھی ہلانا آتا ہے!"

"کیا خیال ہے ڈنگر عورت، اس گنجی چھپکلی کا اب کیا کرنا ہے جس نے ایک عورت ہو کر دوسری عورت کے بارے میں ایسا کرنے کا سوچا۔؟؟؟؟"

دوسری طرف، حدید اور احد خاموشی سے انہیں دیکھ رہے تھے۔ مسکراتے ہوئے، جیسے کوئی دلچسپ منظر دیکھ رہے ہوں۔

"اسکو سچ میں گنجا کر دیتے ہیں، پھر نام بھی اسکی شکل کے ساتھ میچ ہوگا۔۔۔۔۔" ابابیل مزے سے بولی۔

فلزہ نے غصے میں کہا، "اپنی زبان بند رکھو!"

NOVEL HUT

مگر ابابیل نے طنزیہ انداز میں سر جھٹکا، "افسوس، ہمیں تو چپ رہنا آتا ہی نہیں!"

فلزہ نے غصے میں دانت پیسے اور بلند آواز میں پکارا، "سنان !"

سب نے دروازے کی طرف دیکھا ، جیسے آنے والے کے منتظر ہو

لیکن اس سے پہلے کہ کوئی جواب دیتا، احد نے موٹی، بھاری آواز میں کہا، "جی پیاری بہنا، بولیں !"

NOVEL HUT

یہ سن کر فلزہ حیرت اور بے یقینی کے عالم میں احد کی طرف مڑی۔

احد، جو اب تک بندھا ہوا دکھائی دے رہا تھا، آرام سے کھڑا ہو گیا۔ اس کے ہاتھ آزاد تھے، اور وہ صرف ڈرامہ کر

رہا تھا !

وہ پرسکون انداز میں چلتا ہوا فلزہ کے عین سامنے جا کھڑا ہوا۔

اس نے فلزہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا، "جی بولو فلزہ، میں تمہارا بھائی احد... اوہ سوری، میرا مطلب ہے سنان !"

فلزہ کی آنکھوں میں حیرت تھی، "یہ... یہ کیا بکواس ہے؟"

احد کے چہرے پر ہلکی مسکراہٹ تھی، "بکواس نہیں، حقیقت۔"

"حقیقت یہ ہے کہ میں ہی سنان تھا، اور پچھلے پانچ سالوں سے تم پر ایجنسی کی طرف سے نگرانی کر رہا تھا!"

یہ انکشاف سب کے لیے چونکا دینے والا تھا، لیکن فلزہ کے لیے جیسے کسی نے زمین کھینچ لی ہو۔

احد نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا، "اصلی سنان تو کب کا مر چکا تھا، اور میں نے تمہارے گروہ میں شامل ہو کر اس کا روپ دھار لیا۔"

فلزہ کا چہرہ فق ہو چکا تھا، جبکہ ایزل، اور ابابیل ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔جن کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

فلزہ نے بے یقینی سے احد کو دیکھا، اس کا چہرہ ایک دم سرخ ہونے لگا۔ آنکھوں میں وحشت، ہاتھوں میں لرزش، اور لبوں پر غصے کی ایک بھیانک لکیر۔

NOVEL HUT

"بکواس بند کرو!" وہ چیخی۔

احد نے ایک زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ قدم آگے بڑھایا، "بکواس؟ ارے نہیں فلزہ، یہ تو سچ ہے! تم نے سوچا کہ تم نے ہمیں یہاں قید کر لیا ہے، تو یہ صرف تمہاری سوچ ہے۔"

احد نے دونوں بازو پھیلائے، جیسے کوئی بادشاہ اپنی فتح کا اعلان کر رہا ہو۔

"تمہیں لگتا ہے تم شکار ہو؟ ارے نہیں! تم ہی وہ شکاری ہو جس کا جال الٹا اسی پر گر گیا!"

NOVEL HUT

حدید نے قہقہہ لگایا، "اور یہ جال ایسا ہے کہ اس سے بچ نکلنا ناممکن ہے!"

فلزہ کی آنکھوں میں خون اتر آیا، وہ بری طرح کانپ رہی تھی۔ "یہ جھوٹ ہے ! تم سب جھوٹ بول رہے ہو ! ! ! " وہ دھاڑی، جیسے خود کو یقین دلا رہی ہو کہ یہ سب خواب ہے۔

"جھوٹ؟" احد نے سر جھکا کر ایک طنزیہ ہنسی ہنسی، "اگر یہ جھوٹ ہے تو باہر دیکھو، باہر ہر طرف سے تم گھیر لی گئی ہو۔ اب فرار کا کوئی راستہ نہیں۔"

NOVEL HUT

فلزہ کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہونے لگیں، لیکن وہ ابھی بھی خود پر قابو رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ "تم... تم نے یہ سب کب کیا؟"

احد نے ایک نظر حدید کی طرف دیکھا، پھر مسکراتے ہوئے فلزہ کو گھورا، "تم یہی سوچ رہی ہوگی ناں کہ میں تمہیں یہاں کیوں لے کر آیا؟ اگر میں چاہتا تو تمہیں ہال میں بھی گرفتار کروا سکتا تھا..."

حدید نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر جھکایا، "مگر نہیں... ہمارے اور تمہارے بہت پرانے حساب کتاب ہیں فلزہ، پہلے ذرا ان کا حساب تو دو !"

NOVEL HUT

فلزہ کا پورا وجود جیسے آگ میں جلنے لگا۔ اس کی آنکھیں خونخوار ہو گئیں، ہاتھ مٹھیوں میں تبدیل ہو گئے، اور لبوں سے ایک غصیلی سرگوشی نکلی، "تم دونوں کو میں چھوڑوں گی نہیں... تم نہیں جانتے ایمی کیا کر سکتی ہے !"

احد نے قہقہہ لگایا، "ایمی کیا کر سکتی ہے؟ ہم نے وہ بھی دیکھ لیا، اور جو اب ہوگا، وہ بھی ہم طے کر چکے ہیں!"

حدید نے ایک قدم آگے بڑھایا، "تم نے ہماری زندگیاں تباہ کردی، میرا بھائی، میری ماں مجھ سے چھین لیا، میرا بچپن چھین لیا اور میرے دوست کی ساری خوشیاں کو تم نے آگ لگائی، ان کا حساب تو تمہیں دینا ہوگا، فلزہ!"

NOVEL HUT

فلزہ کا ضبط ٹوٹنے کے قریب تھا، وہ پاگلوں کی طرح دائیں بائیں دیکھ رہی تھی، جیسے کوئی راستہ تلاش کر رہی ہو۔

"نہیں ! ! ! میں کسی کے ہاتھ نہیں آسکتی !" وہ ایک دھماکے کی طرح چلائی اور اچانک اپنی پسٹل نکال کر احد پر تان لی۔

"ایک اور قدم بڑھایا تو میں تمہیں مار ڈالوں گی !"

فضا میں سناٹا چھا گیا۔

NOVEL HUT

احد کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی، وہ ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹا۔

"چلو، پھر دبا دو ٹریگر، دیکھتے ہیں تم میں کتنی ہمت ہے !"

فضا میں کشیدگی اتنی بڑھ گئی تھی کہ سانس لینا بھی مشکل لگ رہا تھا۔ فلزہ کی انگلی پسٹل کے ٹریگر پر سختی سے جمی ہوئی تھی، اس کے لب ہلکے ہلکے کپکپا رہے تھے، اور ماتھے پر چمکتا پسینہ اس کی اندرونی بے چینی کا گواہ تھا۔

احد نے ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹایا، "چلو، پھر دبا دو ٹریگر، دیکھتے ہیں تم میں کتنی ہمت ہے!"

NOVEL HUT

حدید نے بھی طنزیہ ہنسی ہنسی، "بہت سے لوگوں کو مار چکی ہو ناں، تو چلو، ایک اور صحیح!"

فلزہ نے پسٹل کو اور زور سے پکڑ لیا، لیکن اس کی انگلی ہل نہیں رہی تھی۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ الجھن میں ہے۔

"دباؤ فلزہ ! میں بھی دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم واقعی ویسی ہو جیسی مشہور ہو ! "

احد نے مزید اشتعال دلایا۔

اچانک، فلزہ چیخ اٹھی اور ٹریگر دبا دیا !

NOVEL HUT

"بینگ ! ! ! "

لیکن... گولی چلنے کے بجائے صرف "کلک" کی آواز آئی۔

فلزہ کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں۔ وہ فوراً میگزین چیک کرنے لگی، لیکن یہ کیا؟ میگزین خالی تھا!

احد نے زور سے قہقہہ لگایا، "تمہارے ہی آدمیوں نے تمہیں دھوکہ دے دیا، فلزہ!"

حدید نے مسکرا کر سر ہلایا، "پتہ ہے کیوں؟ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ تمہاری کہانی ختم ہونے والی ہے!"

فلزہ نے غصے سے پسٹل زمین پر دے ماری اور پاگلوں کی طرح ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔ "نہیں...یہ نہیں ہو سکتا...یہ نہیں ہو سکتا ! ! ! "

ایزل اور ابابیل، جو اب تک سارا منظر خاموشی سے دیکھ رہی تھیں، ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرا اٹھیں۔

"ہمیں لگ رہا تھا کہ کوئی بڑا ڈرامہ ہونے والا ہے ! " ایزل نے آہستہ سے کہا۔

NOVEL HUT

ابابیل نے سر ہلایا، "ہاں، اور دیکھو تو، ہماری ہیروئن کا ہتھیار ہی بیکار نکلا ! "

احد نے ایک قدم اور بڑھایا اور فلزہ کے بالکل قریب جا کر سرگوشی کی، "اب تمہارے پاس دو راستے ہیں... یا تو تم خود کو ہمارے حوالے کر دو، یا پھر وہی کرو جو تمہارے جیسے بزدل کرتے ہیں—بھاگنے کی کوشش !"

فلزہ کی آنکھوں میں نفرت کی چنگاریاں جلنے لگیں۔ وہ ایک لمحے کے لیے کچھ بول نہ سکی، لیکن پھر اچانک اس نے پیچھے ہٹ کر ایک خنجر نکال لیا !

NOVEL HUT

"میں کبھی ہار نہیں مانوں گی !" وہ غرائی۔

احد نے مسکراتے ہوئے سر جھکا کر حدید کی طرف دیکھا، "کیا تم نے یہ سنا؟ وہ کہہ رہی ہے کہ وہ کبھی ہار نہیں مانے گی !"

حدید نے سر ہلایا، "ہاں، اور میں شرط لگا سکتا ہوں کہ اگلے پانچ منٹ میں وہ خود ہی گھٹنے ٹیک دے گی!"

فلزہ کی مٹھیاں سخت ہوگئیں، وہ ایک زہریلی نگاہ احد اور حدید پر ڈالتی ہے، اور پھر پوری قوت سے حملہ کرنے کے لیے آگے بڑھتی ہے...

NOVEL HUT

فلزہ کی آخری چال

فلزہ نے بجلی کی سی تیزی سے خنجر سے حملہ کیا، مگر احد نے آسانی سے ایک طرف ہو کر اس کا وار خالی جانے دیا۔

"یہ سب کچھ اتنا آسان نہیں ہونے والا، فلزہ!" احد نے چبھتی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

حدید بھی آرام سے ہاتھ باندھے کھڑا تھا، جیسے اسے یقین تھا کہ فلزہ کی کوئی بھی چال کامیاب نہیں ہوگی۔ "فلزہ، تمہیں لگتا ہے کہ یہ سب تمہارے ہاتھ میں ہے؟ تم اب بھی وہی کھیل کھیل رہی ہو جو ہم ختم کر چکے ہیں!"

NOVEL HUT

فلزہ غصے سے پاگل ہو گئی۔ اس نے ایک اور وار کیا، لیکن اس بار بھی احد نے مہارت سے خود کو بچا لیا اور الٹا فلزہ کا ہاتھ مروڑ دیا، خنجر اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر گیا۔

"کیا کہا تھا میں نے؟ پانچ منٹ میں تم ہار مان جاؤ گی!" حدید نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

فلزہ کی آنکھیں غصے اور بے بسی سے بھر گئیں۔ اس نے پیچھے ہٹنے کی کوشش کی، لیکن تب ہی ایزل اور ابابیل اس کے دونوں طرف آ کر کھڑی ہو گئیں۔

"کہاں جا رہی ہو، فلزہ؟ کھیل ابھی ختم نہیں ہوا!" ایزل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ابابیل نے بھی کندھے اچکائے، "ہاں، کم از کم اپنی 'رخصتی' کا نظارہ تو دیکھ لو!"

فلزہ نے ایک زہریلی نگاہ ان سب پر ڈالی، پھر اچانک اس نے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ نکال لیا۔

"اگر میں ہار رہی ہوں، تو تم سب بھی میرے ساتھ مرو گے!" فلزہ نے پاگلوں کی طرح ہنستے ہوئے ریموٹ کی بٹن دبانے کی کوشش کی۔

حدید اور احد کے چہرے سخت ہو گئے۔

"بم !" ایزل کے منہ سے نکلا۔

احد نے فوراً آگے بڑھ کر فلزہ کے ہاتھ پر ضرب لگائی، جس سے ریموٹ اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا۔

"یہ چال بھی بیکار گئی !" حدید نے سکون سے کہا۔

NOVEL HUT

لیکن فلزہ اب بھی ہار ماننے کو تیار نہیں تھی۔ وہ فوراً پیچھے مڑی اور دروازے کی طرف بھاگنے لگی۔

"نہیں فلزہ، تم اب کہیں نہیں جا سکتی !" حدید نے سختی سے کہا اور ایک جھٹکے میں اپنی بندوق نکال کر فائر کر

دیا۔

"ٹھاااااا ! ! ! !"

گولی فلزہ کے پیر میں لگی، اور وہ زور سے چیختی ہوئی زمین پر گر پڑی۔

احد نے قریب جا کر سر جھکایا اور سرد لہجے میں کہا، "یہی انجام ہوتا ہے ان لوگوں کا جو خود کو ناقابلِ شکست سمجھتے ہیں !"

فلزہ کی آنکھوں میں بے بسی اور غصہ تھا، لیکن اب وہ مکمل طور پر بے بس ہو چکی تھی۔

اسی لمحے باہر سے پولیس اور رینجرز کے قدموں کی گونج سنائی دی۔

"اور ہاں، تمہیں 'رخصتی' کے لیے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا، کیونکہ تمہاری نئی منزل جیل ہے!" ابابیل نے مسکرا کر کہا۔

ایزل نے بھی سر ہلایا، "اور امید ہے وہاں تمہاری اچھی

خاطر داری ہوگی !"

حدید اور احد نے ایک دوسرے کو دیکھا اور ہلکا سا مسکرا دیے۔ آخرکار، یہ جنگ ختم ہو چکی تھی۔

یہ کہانی یہاں اپنے انجام کو پہنچتی ہے۔ فلزہ، جو ہمیشہ خود کو ناقابلِ شکست سمجھتی تھی، آج بے بس زمین پر پڑی تھی۔

NOVEL HUT

باہر پولیس اور رینجرز کی گاڑیاں رک چکی تھیں۔ اہلکار اندر داخل ہوئے اور فلزہ کو حراست میں لے لیا۔ وہ اب بھی مزاحمت کرنے کی کوشش کر رہی تھی، مگر اس کی حالت ایسی نہ تھی کہ وہ کچھ کر سکتی۔

"لے جاؤ اسے !" حدید نے سپاہیوں کو اشارہ کیا۔

جیسے ہی پولیس فلزہ کو لے کر باہر نکلی، ایزل نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے احد اور حدید کی طرف دیکھا، جو دونوں سکون سے کھڑے تھے، جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

"واہ بھئی، مزے کی زندگی ہے آپ دونوں کی !" ایزل نے طنزیہ انداز میں کہا، "ہم یہاں مار دھاڑ کر رہے تھے، اور

آپ دونوں بس مزے سے کرسیوں پر بیٹھ کر ہمارا ایکشن سین انجوائے کر رہے تھے !"

ابابیل نے بھی سر ہلایا، "بالکل ! کم از کم پاپ کارن ہی لے آتے، تاکہ ہمیں بھی لگتا کہ کوئی فلم چل رہی ہے اور ہم اس فلم کی ہیروئن !"

حدید نے بے ساختہ ہنسی دبا کر کہا، "ہمیں یقین تھا کہ تم دونوں سنبھال لو گی، اور دیکھو، ہماری امید پر پوری اتریں نا !"

احد نے مصنوعی معصومیت سے سر ہلایا، "ہاں، اور ویسے بھی، ہمیں آپ دونوں کے جوہر دیکھنے کا بہت شوق تھا !"

ایزل نے ہاتھ باندھ کر کہا، "ہاں ہاں، آپ دونوں تو بس تماش بین تھے ! اب گھر جا کر آرام سے بیٹھنا، چائے پینا، اور سوچنا کہ آج جان کس کی بہادری سے بچی ! "

حدید نے مسکرا کر ابابیل کی طرف دیکھا، "سچ کہوں تو، ہمیں تم دونوں پر فخر ہے ! "

ابابیل نے اکڑ کر کہا، "بس اتنی تعریف؟ کم از کم کوئی

سرٹیفکیٹ یا انعام تو دو ! "

احد نے قہقہہ لگایا، "ٹھیک ہے، آج کی جیت تم دونوں کے نام !"

ایزل نے فاتحانہ انداز میں کہا، "یہ ہوئی نا بات ! چلو، اب جلدی نکلیں یہاں سے، کہیں ایسا نہ ہو کہ فلزہ کے باقی آدمی بھی اپنی قسمت آزمانے آجائیں !"

اوریوں، ہنستے مسکراتے، وہ سب اس جگہ کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر ایک نئی شروعات کی طرف بڑھ گئے۔

NOVEL HUT

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

اس سارے ہنگامے کے بعد، حدید، احد، ایزل اور ابابیل نے آپس میں فیصلہ کیا کہ وہ کسی کو بھی اس واقعے کے بارے میں نہیں بتائیں گے۔ یہ ایک ایسا راز تھا جسے وہ ہمیشہ اپنے دلوں میں چھپائے رکھنا چاہتے تھے۔

جب وہ سب گھر پہنچے، تو زندگی بالکل معمول کے مطابق چلنے لگی، جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ کسی کو شک تک نہ ہوا کہ ان چاروں نے کن حالات کا سامنا کیا تھا۔

NOVEL HUT

چند دن بعد، ترکی میں ایک اہم شخصیت کی واپسی ہوئی—ریحان شاہ۔ وہ ملک سے باہر کسی اہم کام میں مصروف تھے، مگر اب وہ واپس آ چکے تھے۔ جیسے ہی

وہ آئے، انہوں نے سب سے پہلے احد سے ملاقات کی، اور پھر سیدھا ایزل کا رشتہ مانگا۔

جب یہ بات ابابیل اور ایزل کو پتا چلی پہلے تو ان دونوں کو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ میر جانی جیسے لڑکے نے دھرتی پے بوجھ جیسی لڑکی کے لیے رشتہ بھیجا ہے۔ ان کا تو خوشی کے مارے بڑا حال تھا۔

ابابیل حدید سے بہت سخت والا ناراض تھی، اس واقعے کے بعد اس نے حدید کا بہت کم سامنا کیا اور اگر کبھی سامنا ہو بھی جاتا تو وہ بالکل چپ رہتی۔ وجہ حدید کا اسکے ساتھ پچھلا سلوک تھا جب وہ اسکو بات بات پر ڈانٹتا تھا اور اس پر بلاوجہ تنقید اور غصہ کرتا تھا۔

اس دن سے حدید نے اس سے معافی بھی مانگی لیکن ابابیل کو کوئی ارادہ نہیں تھا اسکو معاف کرنے کا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

احد کی ہمیشہ سے خواہش تھی کہ اس کا نکاح مکہ

مکرمہ میں، خانہ کعبہ کے قریب ہو۔ وہ چاہتا تھا کہ اس مقدس مقام پر ان کی نئی زندگی کا آغاز ہو۔ خاندان کے سب لوگوں نے اس کی خواہش کی قدر کی اور فوراً تیاری شروع کر دی۔

آخر کار، نکاح کی تاریخ مقرر ہو گئی۔ تمام خاندان اور قریبی دوست سعودی عرب پہنچ گئے۔ اوزل اور آیسل کو ڈائریکٹر پیرس سے سیدھا وہیں آنا تھا۔

ایزل کی ایک ضد تھی کہ اس کا نکاح اوزل ہی پڑھوائے، اور آخر کار سب نے اس کی ضد کے آگے ہتھیار ڈال دیے۔

وہ لمحہ آپہنچا، جب خانہ کعبہ کے سائے تلے، پاکیزگی اور روحانیت کے حسین امتزاج میں ایزل اور احد کا نکاح ہونا تھا۔

خانہ کعبہ کے صحن میں، سفید لباس میں ملبوس مرد حضرات اور خوبصورت عبایا پہنے خواتین، سب ایک دائرے میں کھڑے تھے۔ فضا میں اذان کی مدھم گونج تھی، جو ماحول کو مزید نورانی بنا رہی تھی۔

احد نے سفید عربی لباس، کندھے پر ہلکی سنہری پٹی والا

چادر، اور روایتی عربی رومال (گھُترا) سر پر باندھ رکھا تھا۔ اس کا چہرہ سکون اور خوشی سے جگمگا رہا تھا۔

ایزل نے سفید موتیوں سے جڑی نفیس عبایا اور سکارف پہنا تھا۔ اس کی آنکھوں میں نمی تھی، مگر وہ خوشی کے آنسو تھے۔ آج اس کی زندگی کا سب سے

خاص دن تھا، اور اس کی خواہش کے مطابق، اس کا نکاح اوزل ہی پڑھوا رہا تھا۔

"ایزل بنتِ فاروق شاہ، کیا آپ کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ قبول ہے؟" اوزل نے نکاح کے الفاظ ادا کیے۔

ایزل نے گہری سانس لی، ایک لمحے کے لیے احد کی طرف دیکھا، جو بڑی توجہ سے اس کا جواب سننے کے انتظار میں تھا۔

"قبول ہے!" ایزل کی آواز میں ہلکی سی شرم اور خوشی دونوں تھیں۔

احد کے چہرے پر ایک گہری مسکراہٹ پھیل گئی، جیسے کوئی خزانہ ہاتھ آگیا ہو۔

"احد میر بن ریحان شاہ، کیا آپ کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ قبول ہے؟"

احد نے سر جھکا کر سکون سے جواب دیا، "الحمدللہ، قبول ہے!"

اوزل نے مسکرا کر نکاح مکمل ہونے کی دعا کی اور سب نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔

اسی دوران، ابابیل جو برابر بیٹھی تھی، آہستہ سے ایزل کے کان میں بولی،

"بس بہن ! اب آگے دیکھو ہوتا ہے کیا ؟؟

ایزل نے فوراً گھور کر اسے دیکھا، "ہاں بالکل ! جیسے تم نے تو دیکھنا ہی نہیں ہے ؟"

NOVEL HUT

ابابیل کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

"کیا مطلب؟"

ایزل نے معصومیت سے کندھے اچکائے، "ارے بہن ! آج تو تمہاری بھی رخصتی ہے، حدید نے خود کہا ہے ؟"

ابابیل کا رنگ ایک دم بدل گیا، "کیا؟ واقعی؟ کھڑوس نے مجھ سے پوچھا تک نہیں ! "

اتنے میں حدید وہاں پہنچ گیا اور مسکرا کر بولا، "پوچھنے کی کیا ضرورت تھی؟ میں جانتا تھا تمہارا جواب کیا ہوگا ! "

ابابیل نے غصے سے اسے گھورا، "ہنہ ! اتنا یقین ہے؟"

حدید نے آرام سے کہا، "بالکل ! اور اگر تم نے انکار کیا تو میں نے پہلے ہی ریحان انکل سے اجازت لے لی ہے کہ میں تمہیں زبردستی اٹھا کر لے جا سکتا ہوں ! "

ابابیل نے حیرانی سے اپنے والد کو دیکھا، جو مزے سے سر ہلا رہے تھے، "بیٹا، وہ صحیح کہہ رہا ہے ! "

ایزل اور اوزل زور سے ہنس دیے، اور ابابیل نے توبہ توبہ کرتے ہوئے اپنا دوپٹہ سنوارا، "کھڑوس، ڈنگر مرد آپکو میں بعد میں دیکھوں گی ! "

"ہاں ہاں ! ! بیشک دیکھ لینا ابھی تو پوری زندگی پڑی ہے۔۔۔۔" حدید نے جھک کر اسکے کان میں بولا۔

ابابیل نے غصے سے ایک جھٹکا دیا اور پیچھے ہٹنے کی کوشش کی، لیکن حدید نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا، جیسے کہہ رہا ہو "اب بھاگنے کا کوئی فائدہ نہیں !"

احد اور ایزل اس صورتحال سے خاصے محظوظ ہو رہے تھے۔ ایزل نے آہستہ سے احد کے کان میں سرگوشی کی، "دیکھ لے اپنی ڈنگر بہن کو، ہماری شادی کی تقریب میں بھی ایک الگ ہی ڈنگر ڈرامہ کر رہی ہے !"

احد نے دبی دبی ہنسی کے ساتھ کہا، "ابابیل کا تو انداز ہی ایسا ہے، لیکن زرا اپنے بھائی کو بھی دیکھو پورا مقابلہ کر رہا ہے !"

انکی نوک جھونک دیکھ کر دونوں ہنسنے لگے ۔اتنی دیر میں اوزل نے نکاح کی اگلی کارروائی کا اعلان کیا، کیونکہ دوبارہ ابابیل اور حدید کا ہونا تھا ۔ اور ابابیل نے چور نظروں سے حدید کو دیکھا، جیسے وہ ابھی بھی یقین نہیں کر پا رہی تھی کہ یہ سب حقیقت میں ہو رہا ہے۔

"ابابیل بنتِ ریحان شاہ، کیا آپ کو حدید بن زبیر۔۔۔۔۔۔قبول ہے؟"

ابابیل نے غصے سے حدید کو دیکھا، جو مزے سے اس کے جواب کا انتظار کر رہا تھا۔ ایزل نے سرگوشی کی، "بہن! زیادہ نخرے نہ کرو، نہیں تو بعد میں پچھتاو گی!"

ابابیل نے ناک سکیڑ کر نظریں پھیر لیں اور گہری سانس لے کر بولی، "قبول ہے!"

حدید کے لبوں پر زندگی بھر کی مسکراہٹ پھیل گئی، جیسے اس کی جیت ہو گئی ہو۔

اوزل نے حدید کی طرف دیکھا، "حدید بن زبیر، کیا آپ کو ابابیل بنتِ ریحان شاہ۔۔۔۔۔۔۔۔ قبول ہے؟"

حدید نے بغیر ایک لمحے ضائع کیے سکون سے جواب دیا، "قبول ہے ! قبول تھی اور قبول رہے گی۔"

ایزل نے فوراً تالی بجائی، "ڈنگر عورت ! ڈنگر مرد نے ہاں کر دی !"

NOVEL HUT

سب نے زور سے ہنسنا شروع کر دیا، اور ابابیل نے خجل ہوتے ہوئے نظریں نیچی کر لیں، لیکن اس کے لبوں پر بھی ایک ہلکی سی مسکراہٹ آچکی تھی۔

ریحان شاہ نے دعا کروائی، اور سب نے اللہ کے گھر کے سامنے، اس مقدس مقام پر دل سے نئے رشتوں کی کامیابی اور برکت کے لیے ہاتھ اٹھا دیے۔

حدید نے ابابیل کی طرف دیکھا اور آہستہ سے بولا، "اب کوئی بہانہ نہیں، میری ڈنگر بیوی، اپنے ڈنگر مرد کا بننے کے لیے تیار ہو جاؤ!"

ابابیل نے خفگی سے سر جھٹک دیا، "اللہ خیر کرے!"

ایزل اور احد نے مسکراتے ہوئے ان دونوں کو دیکھا۔ آج، ایک نہیں، دو محبت بھری کہانیوں کی خوبصورت شروعات ہو چکی تھی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

رات کا سماں تھا۔ مکہ میں نکاح کے بعد احد نے ایزل کو ایک خاص مقام پر لے جانے کا وعدہ کیا تھا، اور اب وہ دونوں مدینہ شریف میں مسجدِ نبوی کے صحن میں کھڑے تھے۔ چاندنی رات کی روشنی میں سب کچھ نورانی سا لگ رہا تھا۔

NOVEL HUT

ایزل نے چاروں طرف دیکھا، دل بے اختیار عقیدت سے بھر گیا۔ سبز گنبد کے قریب کھڑے ہونا، وہ بھی احد کے ساتھ، اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے خواب کی دنیا میں آ گئی ہو۔

"احد! واقعی ہم یہاں ہیں؟" ایزل نے دھیمی آواز میں کہا، اس کی آنکھوں میں خوشی اور حیرت جھلک رہی تھی۔

احد نے مسکرا کر سر ہلایا، "ہاں! اور میں چاہتا تھا کہ ہماری نئی زندگی کی ابتدا ہم یہاں سے کریں، جہاں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے ہیں۔"

ایزل کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ یہ جگہ، یہ لمحات، یہ احساسات—سب کچھ اتنا مقدس اور خوبصورت تھا کہ الفاظ میں بیان کرنا مشکل تھا۔

"ہم یہاں نفل ادا کریں گے؟" ایزل نے آہستہ سے پوچھا۔

احد نے محبت سے سر ہلایا، "ہاں، یہی وہ جگہ ہے جسے جنت کا ٹکڑا کہا جاتا ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ ہماری دعائیں یہیں سے آسمان کی طرف جائیں۔"

NOVEL HUT

دونوں نے وضو کیا اور ریاض الجنہ میں نوافل ادا کرنے کھڑے ہو گئے۔ جیسے ہی احد نے تکبیر کہی، ایزل کی آنکھیں خود بخود بند ہو گئیں، دل مکمل طور پر عبادت میں ڈوب چکا تھا۔

نماز کے بعد، ایزل نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی:

"یا اللہ! یہ لمحہ ہمیشہ کے لیے میرے دل میں محفوظ کر دے۔ ہمیں ہمیشہ ایک دوسرے کے لیے باعثِ سکون بنا۔ ہمیں نیکی کے راستے پر چلا اور ہماری محبت کو اپنی رضا کے تابع کر دے۔"

احد نے خاموشی سے ایزل کو دیکھا۔ اس کی نظریں چمک رہی تھیں، اور چہرے پر بے پناہ سکون تھا۔

"اللہ ہماری دعائیں قبول کرے، ایزل!" احد نے دھیرے سے کہا۔

ایزل نے آنکھیں کھولیں اور احد کو دیکھا۔ دونوں کے درمیان کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ اس مقدس مقام نے ان کے دلوں کو اس طرح باندھ دیا تھا کہ اب

NOVEL HUT

کوئی چیز انہیں جدا نہیں کر سکتی تھی۔

ہوا میں ہلکی سی خوشبو بسی تھی، اور مسجدِ نبوی کا صحن چاندنی میں نہایا ہوا تھا۔ اس رات، وہ دونوں عبادت کے اس سکون کو اپنے دل میں سموئے، ہمیشہ کے لیے ایک نئی روشنی کے ساتھ اپنی زندگی کے سفر پر نکلنے کے لیے تیار ہو چکے تھے۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

چھے سال بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NOVEL HUT

" ماما ہمیں کھانا کون پکا کر دیتا ہے ؟؟ " امان حدید شاہ جو کھیل رہا تھا اک دم کچھ یاد آنے پر بھاگتا ہوا ابابیل کے پاس آیا اور بولا۔

" میں بنا کر دیتی ہو ، کیوں آپکو پسند نہیں آتا ؟؟ " ابابیل کپڑوں کو تے کرتے ہوئے پیار سے بولی۔

ابابیل اور حدید کے دو بیٹے تھے رومان بڑا بیٹا اور امان چھوٹا بیٹا۔۔۔۔۔

" لیکن اگر آپ مر گئی تو ہمیں کھا کون بنا کر دے گا ؟؟؟ " امان قدرے سنجیدگی اور فکر سے بولا۔

اسکی بات سن کر ابابیل کے کام کرتے ہاتھ رک گئے اس نے حیرانی سے اپنے بیٹے کی طرف دیکھا جو شرارتوں میں اس سے دو ہاتھ آگے تھا ۔ اور بڑا بیٹا بالکل حدید کی طرح کم گو اور سنجیدہ۔۔

"تو تب آپ کو امبر دادی کھانا بنا کر دے گی ۔۔۔۔۔" ابابیل کے ذہن میں جو آیا اس نے بول دیا۔

" اگر دادی بھی مر گئی تو کون بنا کر دے گا مجھے کھانا؟؟؟ " امان ابابیل کی گود میں چڑتے ہوئے بولا ۔

"تو پھر بھائی بنائے گے کھانا ۔۔۔۔۔۔" ابابیل نے پیار سے بولا۔

NOVEL HUT

" اور اگر بھائی بھی مر گے تو کون بنائے گا کھانا " امان نے اپنے سوالات جاری رکھے۔

"تو پھر خود ہی بنا لینا کھانا ۔۔۔۔۔" اب کی بار ابابیل چڑتے ہوئے بولی۔

" اور اگر میں بھی مر گیا تو کون بنائے گا کھانا ؟؟؟ " امان روندی آواز میں معصومیت سے بولا۔

"مجھے نہیں پتہ، خودی سوچ لو کون بنائے گا ، آگے میرا آدھا دماغ کھا چکے ہو ۔۔۔۔۔" ابابیل غصے میں بولی اور وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔

NOVEL HUT

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

گھر کے باغ میں دو چھوٹے بچے کھیل رہے تھے۔ ایک لڑکی، جس کی آنکھیں اپنی ماں آئسل جیسی تھیں، اور ایک لڑکا، جو سنجیدہ مزاج لگ رہا تھا۔ لڑکی کا نام "الارا اوزل شاہ" اور لڑکے کا نام "شازل شاہ" تھا۔

الارا خوش مزاج اور شرارتی تھی، جبکہ شازل اپنی عمر سے زیادہ سمجھدار اور کم گو تھا۔ وہ اپنے خاندان کا سب سے بڑھا بیٹا تھا۔ اپنے سب کزنز سے بڑا۔

"شازل بھائی ! دیکھو میں نے تتلی پکڑ لی !" الارا خوشی سے چیخی اور شازل کے پاس آکر اپنی ہتھیلی کھولی، جہاں ایک رنگ برنگی تتلی قید تھی۔

شازل نے ایک نظر تتلی پر ڈالی اور سنجیدگی سے بولا، "اسے چھوڑ دو، یہ بھی زندہ ہے، تمہیں اچھا لگے گا اگر کوئی تمہیں قید کر لے؟"

الارا نے منہ بسورا، "لیکن میں تو صرف کھیل رہی تھی!"

"کھیل ایسا ہونا چاہیے جس میں کسی کو تکلیف نہ ہو۔" شازل نے نرمی سے کہا۔

NOVEL HUT

الارا نے تتلی کو آزاد کر دیا اور مسکراتے ہوئے بولی، "آپ ہمیشہ اتنے کھڑوس کیوں ہوتے ہیں، شازل بھائی؟"

"کیونکہ دنیا صرف کھیلنے کے لیے نہیں بنی، الارا۔" شازل نے مختصر جواب دیا اور دوبارہ اپنی کتاب کی طرف متوجہ ہوگیا، جو وہ باغ میں بیٹھ کر پڑھ رہا تھا۔

اتنی دیر میں اوزل اور آیسل بھی اگئیں، اوزل نے آتے ہی الآرا کو گود میں اٹھا لیا اور چومنے لگا۔

" ائی لو یو۔۔۔۔ڈھکن بابا ! ! ! " الارا اوزل کو تنگ کرنے کے لیے پیار سے بولی، جس پر اوزل نے اس کو گھور کر دیکھا۔

"بری بات ہے الارا، بابا کو ایسے نہیں بولتے ۔۔۔۔۔" شازل بک سے نظریں اٹھا کر بولا۔

" لیکن مجھے ڈنگر پھوپھو نے تو کہا تھا کہ اپنے بابا کو ڈھکن بولو گی تو پیار بڑھے گا۔۔۔۔" الآرا معصومیت سے بولی۔

اسکی بات سن کر سب ہنسنے لگے ، سوائے اوزل کہ جسکے چہرے پر غصہ واضح تھا۔

" بری بات ہے الارا ، پھوپھو کو بھی ایسے نہیں بولتے۔۔۔۔۔" آیسل شازل کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے نرمی سے بولی۔

NOVEL HUT

" لیکن مجھے تو دھرتی پے بوجھ والی پھوپھو نے بولا تھا کہ انکو ڈنگر بولو کیونکہ وہ عزت کے لائق نہیں۔۔۔۔۔۔" الارا اپنی صفائی پیش کرتے ہوئی پیار سے بولی۔

" اور یقین تمہیں ڈنگر پھوپھو نے بولا ہوگا کہ ایزل پھوپھو کو دھرتی پے بوجھ بولو۔۔۔۔" آیسل نے دانشورانہ انداز میں بولا۔

" یس ماما ! ! ! پر اپکو کیسے پتا چلا یہ تو راز تھا ؟؟؟ " الارا حیرانی سے بولی۔

" آیسل میں نے پہلے کہا تھا تمہیں کہ میرے بچوں کو ان دونوں چڑیلوں سے دور رکھنا ۔۔۔۔۔" اوزل دانت پیستے ہوئے بولا۔

" ان دونوں کا کوئی قصور نہیں ہے زل ، ذرا آپ اپنے کرتوتوں پر تو نظر ڈالے۔۔۔ " آیسل طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

" ماما بابا میں ڈسٹرب ہورہا ہو ، اگر آپ لوگوں کو لڑائی کرنی ہے تو اپنے روم میں جا کر کریں، اور الارا کو میرے پاس چھوڑ جائے ابھی اس نے مجھے قرآن سنانا ہے ۔۔۔۔ " شازل سنجیدگی سے دوٹوک لہجے میں بولا۔

NOVEL HUT

آیسل اور اوزل حیرانی سے کبھی شازل کو دیکھے کبھی ایک دوسرے کو۔

" آدھی زندگی تو میں نے اپنی ان دونوں چڑیلوں کو اپنا یار بنا کر خراب کر دی اور آدھی شازل کو حدید کی گھٹی دلوا کر اپنے سارے زندگی کو آگ لگا دی ۔ کہا

میں نے سوچا تھا کہ میرا بیٹا میری طرح خوش مزاج ہوگا لیکن نکلا وہی کھڑوس۔۔۔۔۔" اوزل اپنا سر پکڑے اداسی سے بولا۔یہ کوئی نئی بات نہیں تھی ،ہر دفعہ شازل اپنا رویہ سنجیدہ رکھتا اور صرف دوٹوک بات کرتا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

" ایزل ازوشا کہا ہے ؟؟ احد کھانے کے میز پر بیٹھتا ہوا بولا۔ اسکے ساتھ حورین بھی موجود تھی جو بنا کسی کی طرف دیکھے کھانا کھا رہی تھی۔

" بابا ، ماما نے ازوشا کو کمرے میں بند کیا ہوا ہے ۔ اور بیچاری بھوکی بھی ہے۔" حورین اپنی ہری آنکھوں میں مصنوعی آنسو لاتے ہوئے بولی۔

اس کے بات سنتے ہی احد نے ایزل کی طرف دیکھا جو سب سے لاتعلق کھانا کھانے میں مصروف تھی ۔

" جی بیگم جی ! ! ! آپ بتانا پسند کریں گی آپ نے میری شہزادی کو کیوں قید کیا ہوا ہے؟؟۔ " احد نے نرمی سے پوچھا کیونکہ وہ کبھی بھی ایزل پے غصہ نہیں کرسکتا تھا چاہیے ایزل غلطی پر ہی کیوں نہ ہو۔۔۔۔۔۔

" آپ کی صاحبزادی کو نیا شوق لاحق ہوا ہے کہ اس نے اب چیونٹیاں پالنی ہیں ۔۔۔۔ " ایزل غصے میں بولی ۔

احد کی آواز سن کر ازوشا جلدی سے کمرے سے باہر آگئی۔ کمرے کا لاک کھولنا اسکے لیے کوئی آسان بات نہیں تھی،

کیونکہ اس نے بہت سے جانور پالے ہوئے تھے جو اسکی مدد کرتے تھے۔

احد نے حیرت سے ازوشا کو دیکھا جو معصومیت سے پلکیں جھپک رہی تھی، جیسے یہ بالکل عام سی بات ہو۔

NOVEL HUT

"چیونٹیاں پالنی ہیں؟" احد نے آہستہ سے دہرایا، جیسے اسے یقین نہ آیا ہو۔

"جی بابا ! وہ بہت محنتی ہوتی ہیں، آپ نے نہیں دیکھا کیسے کام کرتی ہیں؟ میں نے ان کے لیے ایک چھوٹا سا گھر بھی بنایا ہے !" ازوشا نے پرجوش ہو کر بتایا۔

احد نے آنکھیں گھما کر ایزل کی طرف دیکھا، جو پہلے ہی آنکھیں بند کیے سر دبا رہی تھی۔

"بیگم جی، کچھ کہیے۔"

NOVEL HUT

ایزل نے گہری سانس لی اور نرم مگر تھکی ہوئی آواز میں بولی، "کیا کہوں، میر جانی؟ صبح میرے کمرے میں ایک پوری چیونٹی برادری مارچ کرتی ہوئی داخل ہوئی تھی۔ میں سمجھ رہی تھی شاید حملہ ہوگیا ہے!"

"اچھا؟" احد نے بمشکل ہنسی دبائی۔

"اور جب میں نے دیکھا، تو محترمہ ازوشا انہیں چینی کے دانے ڈال رہی تھیں کہ 'چلو، اچھے بچے بنو اور کھاؤ'!" ایزل نے غصے سے بتایا۔

احد نے بمشکل خود کو سنجیدہ رکھا، "ازوشا بیٹا، یہ چیونٹیاں پالتو جانور نہیں ہوتیں!"

"تو کیا ہوا؟" ازوشا نے خفگی سے کہا، "کیا ماما نے آپ کو نہیں بتایا کہ میں نے ان کے لیے ایک جوس کا ڈھکن پانی سے بھر کر چھوٹا سا تالاب بھی بنایا تھا؟ وہ بہت خوش تھیں!"

احد نے حیرت سے ایزل کو دیکھا، جو بس افسوس سے سر ہلا رہی تھی۔

"اور ہاں بابا! میں نے ان میں سے ایک کا نام بھی رکھا تھا، نبو!" ازوشا نے مزید اعلان کیا۔

احد نے قہقہہ لگایا، "نبو؟ ازوشا، تم واقعی نرالے شوق

رکھتی ہو!"

"اور بابا، میں نے حساب بھی لگایا ہے، اگر سب چیونٹیاں خوش رہیں تو سال کے آخر تک ہمارے گھر میں کم از کم ہزار چیونٹیاں ہوں گی!"

NOVEL HUT

احد نے فوراً اپنے کان پکڑے، "یا اللہ! بیگم جی، فوراً مداخلت کریں، ورنہ یہ چیونٹیوں کا فارم ہاؤس نہ بنا دے!"

ایزل نے گہری سانس لی، "میں نے مداخلت کر لی، اس لیے تو محترمہ کو کمرے میں بند کیا تھا!"

"لیکن ماما!" ازوشا نے فوراً احتجاج کیا، "یہ بہت ظالم بات ہے! میں نے چیونٹیوں کو کھلا کر ثواب کمانا تھا!"

احد نے بے بسی سے آسمان کی طرف دیکھا، "یا اللہ! مجھے ان دونوں ماں بیٹی کے درمیان نیوٹرل رہنے کی طاقت دے!"

حورین جو اب تک مزے سے تماشا دیکھ رہی تھی، آخرکار بولی، "بابا، میرا خیال ہے کہ آپ بھی ازوشا کی چیونٹی

فوج میں شامل ہو جائیں، شاید وہ آپ کو اپنا بادشاہ بنا لے !"

احد نے فوراً کان پکڑے، "نہیں ! میں چیونٹی بادشاہ بننے کا شوق نہیں رکھتا، بس میری معصوم ازوشا کو کوئی نیا شوق دلا دو !"

ازوشا نے منہ پھلا لیا جبکہ ایزل نے ہلکی سی مسکراہٹ دبا کر احد کی طرف دیکھا، "اب اندازہ ہوا کہ میں نے اسے کیوں بند کیا تھا؟"

احد نے گہری سانس لی اور سر ہلا دیا، "ہاں، بالکل۔ لیکن ایک بات بتاؤ؟"

"کیا؟" ایزل نے پوچھا۔

"آپ کو یقین ہے کہ ہمارے بیڈ کے نیچے چیونٹیوں کا کوئی خفیہ اڈہ نہیں بن چکا؟"

" بابا آپ کو کیسے پتا چلا ، یہ تو سپرائیز تھا۔۔۔۔" ازوشا جوش سے بولی۔

ایزل نے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں، جبکہ ازوشا نے معصومیت سے نظریں چرا لیں۔ احد نے ماتھے پر ہاتھ مارا،

"یا اللہ ! مجھے بچا !"

" لیکن آپ فکر نا کریں میں نے انکو وہاں سے ہٹا دیا ہے۔۔ " ازوشا احسان کرتے لہجے میں بولی۔

احد نے سکون کی سانس لی کہ چلو چیونٹیوں کا مسئلہ ختم ہوا، لیکن اگلے ہی لمحے ازوشا نے چمکتی آنکھوں کے ساتھ اعلان کیا،

"بابا ! اب میں مکھیاں بھی پالوں گی ! "

NOVEL HUT

احد نے جھٹکے سے سر اٹھایا، "کیا؟"

ایزل نے پہلے ہی تھک کر سر میز پر رکھ دیا تھا۔

"ہاں بابا ! مکھیاں بہت خاص ہوتی ہیں، وہ ہوا میں اُڑ سکتی ہیں، اور سب سے اچھی بات، وہ مفت میں ہر جگہ مل جاتی ہیں ! " ازوشا نے پرجوش ہو کر کہا۔

"تو پھر؟" احد نے بے یقینی سے پوچھا۔

"تو میں نے کچھ مکھیاں اکٹھی کر کے ایک بوتل میں رکھ دی ہیں ! وہ اب میری دوست بنیں گی ! "

ایزل نے فوراً اپنا چہرہ اوپر اٹھایا، "کیا؟ کہاں رکھی ہیں؟"

"میرے کمرے میں!" ازوشا نے معصومیت سے جواب دیا۔

احد نے ہڑبڑا کر کرسی پیچھے کی، "بیگم جی! فوراً حرکت میں آئیں، ورنہ ہمارا پورا گھر مکھیوں کا باغ بن جائے گا!"

"یہ سب کیا ہو رہا ہے؟" ایزل نے خود سے سرگوشی کی اور فوراً ازوشا کی طرف لپکی، "ابھی چل کر وہ بوتل باہر پھینکو!"

"لیکن ماما! وہ میرے پالتو جانور ہیں!" ازوشا نے احتجاج کیا۔

"پالتو جانور؟" حورین نے حیرت سے کہا، "اور کتنے عجیب جانور تم نے پال رکھے ہیں؟"

ازوشا نے فخر سے سینہ تان کر جواب دیا، "بہت سارے !

میری کھڑکی کے پیچھے ایک چھپکلی رہتی ہے، میں اسے چینی کے دانے دیتی ہوں۔ پھر میرے پاس ایک گونگا ہے، جو میں نے گیلی مٹی میں رکھا ہوا ہے۔ اور ہاں ! میری میز کے نیچے کچھ مکڑیاں بھی رہتی ہیں، وہ بہت محنتی ہوتی ہیں !"

احد کا رنگ فق ہو گیا، "یا اللہ ! ایزل، ہمارے گھر میں کوئی نارمل پالتو جانور ہوگا یا نہیں؟"

ایزل نے بے بسی سے سر پکڑ لیا، "میر جانی، یا تو آپ اپنی بیٹی کو سمجھائیں یا میں کسی اور گھر چلی جاؤں !"

حورین تو ہنسی سے دوہری ہو چکی تھی، "بابا، لگتا ہے ہمارا گھر چڑیا گھر بننے والا ہے !"

NOVEL HUT

ازوشا نے منہ پھلا کر کہا، "آپ سب کو میری محبت کی قدر نہیں !"

احد نے آہ بھری اور ایزل کی طرف دیکھ کر کہا، "بیگم جی، یہ بچی واقعی بہت خطرناک ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اگلی دفعہ کوئی مگرمچھ پالنے کی فرمائش کر دے!"

ایزل نے فوراً ازوشا کی طرف دیکھا، "سوچنا بھی مت!"

ازوشا نے معصومیت سے آنکھیں جھپکائیں، لیکن اس کے چہرے کی مسکراہٹ کچھ اور ہی کہہ رہی تھی!

ایزل غصے میں ازوشا کی طرف بڑھی، احد فوراً اٹھا اور بیچ میں آگیا، "بیگم جی! پہلے میری بات سن لیں!"

"میر جانی ! ہٹیں میرے راستے سے، آج میں اس بچی کی ساری جنگلی سفارت کاری ختم کر کے ہی دم لوں گی !" ایزل نے سخت لہجے میں کہا۔

"بیگم جی ! وہ ابھی بچی ہے، نا سمجھی میں شوق پال رہی ہے، آپ ایسے غصہ کریں گی تو کہیں یہ کسی اور انوکھی مخلوق کو گھر نہ لے آئے !" احد نے چالاکی سے دلیل دی۔

NOVEL HUT

ازوشا نے فوراً موقع دیکھا اور احد کے پیچھے چھپ گئی، "دیکھا ماما ! بابا کتنے سمجھدار ہیں !"

ایزل نے غصے سے احد کو گھورا، "تو آپ کہہ رہے ہیں کہ میں اسے بس یونہی چیونٹیاں، مکھیاں، چھپکلیاں، اور

جانے کیا کیا پالنے دوں؟"

احد نے جلدی سے سر ہلایا، "نہیں، نہیں! میرا مطلب ہے کہ ہم پیار سے سمجھاتے ہیں، سختی سے نہیں!"

NOVEL HUT

"میر جانی، آپ ہمیشہ اسے بچاتے ہیں، اسی لیے یہ دن بہ دن زیادہ نڈر ہو رہی ہے!" ایزل نے بازو باندھ کر کہا۔

"بیگم جی، میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس بار ازوشا کو پیار سے سمجھاؤں گا، ٹھیک ہے نا، میری چھوٹی شہزادی؟" احد نے ازوشا کی طرف دیکھا۔

ازوشا نے فوراً سر ہلایا، "ہاں بابا ! میں وعدہ کرتی ہوں کہ اگلی دفعہ میں کچھ اور نہیں پالوں گی ! "

حورین نے شرارتی انداز میں سرگوشی کی، "پکا وعدہ؟ مگر مچھ تو نہیں لاؤ گی؟"

NOVEL HUT

ازوشا نے فوراً نظریں چرا لیں، " ممم... پہلے سوچوں گی ! "

ایزل نے ماتھے پر ہاتھ مارا، "میر جانی ! میں کہہ رہی ہوں، یہ لڑکی ایک دن پورے گھر کو جنگل بنا دے گی ! "

احد نے ازوشا کو پیچھے کرتے ہوئے مسکرا کر کہا، "بیگم جی، جو بھی ہو، یہ کم از کم ایک مزے دار زندگی تو دے رہی ہے ! "

حورین نے قہقہہ لگایا، "ہاں بابا ! آپ کی بیٹی واقعی جنگلی حیات کی محافظ ہے ! "

ازوشا فخر سے بولی، " وہ تو میں ہوں۔۔۔۔۔۔ ! "

ایزل نے بے بسی سے احد کو گھورا، "یہ سب آپ کی وجہ سے ہو رہا ہے !"

احد نے شرارتی انداز میں کندھے اچکائے، "کیا کروں بیگم جی، باپ ہوں، اپنی بیٹی کی خواہش پوری کرنا تو فرض بنتا ہے نا !"

ایزل نے گہری سانس لی اور میز پر بیٹھ کر اپنا سر پکڑ لیا، جبکہ ازوشا خوشی خوشی اچھلتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی، شاید اگلے نئے پالتو جانور کی منصوبہ بندی کرنے !

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

آج ایک خوشی کا دن تھا، کیونکہ سارے بچے آج ترکی میں ملنے والے تھے، اور یہ لمحہ ایسا تھا جس کا انتظار سب کو تھا۔ ایزل اور احد سعودی عرب میں رہتے تھے، اوزل اور آیسل ترکی میں، اور ابابیل اور حدید پاکستان میں۔ ابابیل کی یہ خواہش تھی کہ وہ اپنے ملک میں ہی رہے گی، تاکہ اس کی جڑیں مضبوط ہوں اور وہ اپنے ملک کی تہذیب اور ثقافت سے جڑا رہ سکے۔

ابابیل کے دو بیٹے تھے: رومان، جو اپنے باپ احد کی طرح سنجیدہ اور عقل مند تھا، اور ایان، جو بہت شرارتی تھا اور ہمیشہ نئی مہمات میں مصروف رہتا۔ رومان کے برعکس ایان ہمیشہ ہنسی مذاق میں ڈوبا رہتا، اور ہر وقت کچھ نہ کچھ کر کے سب کو ہنسانے میں مصروف رہتا۔

اوزل کا ایک بڑا بیٹا تھا، شازل، جو ہمیشہ خاموش اور سنجیدہ رہتا تھا، اور ایک بیٹی تھی، الارا، جو زندگی کو بھرپور طریقے سے جیتی تھی۔ وہ ہر وقت خوش رہتی تھی اور دوسروں کو بھی اپنے جذبات میں شامل کر لیتی۔ اس کے چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ اور آنکھوں میں ایک چمک رہتی تھی جو سب کی دلوں کو جیت لیتی۔

آج کے دن کی خاص بات یہ تھی کہ بچے ایک دوسرے سے

NOVEL HUT

ملنے جا رہے تھے، اور یہ ملاقات ایک نئی کہانی کا آغاز کرنے والی تھی۔ یہ کہانی نہ صرف ان کی تھی، بلکہ ان کی ماؤں اور باپوں کی بھی تھی، جن کی زندگیوں کی یہ کہانیاں بچوں تک پہنچ چکیں تھیں۔ ایزل اور احد، اوزل اور آیسل، اور

ابابیل اور حدید کی زندگی ایک مکمل کہانی تھی، جو وہ ہر رات اپنے بچوں کو سنایا کرتے تھے۔

"یہ وہ کہانیاں ہیں جو ہمیں اپنے بچپن میں اپنے والدین سے سننے کو ملی تھیں۔ ان کہانیوں کا مقصد صرف تفریح نہیں تھا، بلکہ ہمیں ایک سبق دینا تھا۔" ایزل ایک رات اپنے بچوں کو بتا رہی تھی۔ "ہمارے بزرگوں کی کہانیاں ہمیشہ ہمیں سکھاتی تھیں کہ زندگی میں اچھائیاں بھی ہیں، اور برائیاں بھی، اور کبھی کبھی کہانیاں اچھے اختتام کے ساتھ ختم نہیں ہوتیں، لیکن ہمیں ان سے کچھ سیکھنا ہوتا ہے۔"

یہ کہانیاں صرف ایک تسکین نہیں تھیں، بلکہ ان میں زندگی کے سخت حقائق بھی پوشیدہ تھے جنہیں بچوں کو سمجھانا ضروری تھا۔

اب، یہ کہانیاں اب ان کے بچوں کے لئے شروع ہو رہی تھیں۔ لیکن کیا ان کے بچوں کی کہانیاں بھی مکمل ہوں

گی؟ کیا ان کی کہانیوں کا اختتام ہمیشہ اچھا ہوگا؟ یہ سوال تھا جس کا جواب وقت ہی دے گا۔

NOVEL HUT

ایزل نے ایک مسکراہٹ کے ساتھ کہا، "یاد رکھنا، کبھی بھی یہ نہ سوچنا کہ ہر کہانی کا اختتام خوشگوار ہوگا، کیونکہ زندگی میں اچھے اور برے دونوں لمحات ہوتے ہیں۔ لیکن ہر لمحے سے کچھ نہ کچھ سیکھنا ضروری ہے۔"

احد نے اس کی بات مکمل کرتے ہوئے کہا، "یہ ہماری زندگی کی حقیقت ہے، اور اب ہمارے بچے اس حقیقت کا سامنا کرنے والے ہیں۔ ان کی کہانیاں ابھی شروع ہوئی ہیں، اور ہم سب کو مل کر ان کے ساتھ یہ سفر طے کرنا ہوگا۔"

NOVEL HUT

یہ لمحہ وہ تھا جس میں سب کو یہ احساس ہو رہا تھا کہ اب ان کے بچوں کے لئے ایک نئی کہانی کا آغاز ہو رہا تھا، اور اس کہانی کا ہر حصہ اہم ہوگا۔ ان کی زندگی

میں وہ لمحے آئیں گے جو خوشی سے بھرپور ہوں گے، اور کچھ لمحے ایسے بھی ہوں گے جو دکھ اور تکالیف سے بھرپور ہوں گے، مگر ان سب کا مقصد ایک ہی ہوگا: سیکھنا، بڑھنا، اور ایک دوسرے کا ساتھ دینا۔

آج یہ ملاقات ایک نیا آغاز تھا، اور ان سب کے دلوں میں

ایک ہی سوال تھا: "یہ کہانیاں کہاں تک پہنچیں گی؟"

NOVEL HUT

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

(ختم شدہ)

اگر آپ کو یہ ناول پسند آیا ہو تو براہ کرم اپنی قیمتی رائے ضرور دیں۔ آپ کے فیڈبیک سے نہ صرف مجھے اچھا لگے گا بلکہ میں اپنی تحریر میں مزید بہتری لا سکوں گی۔ اگر کسی مقام پر آپ کو لگے کہ کچھ اور ہونا چاہیے تھا یا کسی کہانی کے حصے میں کمی بیشی محسوس ہو تو براہ کرم ضرور بتائیں۔ میں ہمیشہ اپنی تحریر کو بہتر بنانے کے لئے تیار ہوں۔

اس کے علاوہ، اگر آپ کو میری تحریر میں کہیں بھی غلطیاں نظر آئیں، چاہے وہ زبان کی ہوں یا کسی اور چیز کی، تو براہ کرم مجھے آگاہ کریں تاکہ میں ان پر کام کر سکوں اور اپنی غلطیوں سے سیکھ سکوں۔

آپ کی رائے میرے لئے بہت اہم ہے، اور میں ہمیشہ اس کا خیر مقدم کرتی ہوں۔ (بنت ندیم)

CONTACT THE AUTHOR

If you want to contact the author we will mention her

instagram link here .

Novel-hut at your service

JazakAllah

writer's instagram :fizza ayub